حمیدہ متخلق بہ نکات پسندیدہ ذوالشرف والعلی والمجد البہی حکیم کریم بخش صاحب
سلمہ الرب الواہب ڈاکٹر جریدہ مذکور کا واسطے تعلم قرآن مجید کے باعث ظہور ارادہ قدیمہ
ہوا لہذا یہ رسالہ لکھا ہے مشتمل چار باب اور خاتمہ پر باب اول مین فرق حروف
مشتبہ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کا بیان ہے باب دوم احوال نون ساکن کا بیان
ہے۔ باب سوم مین مد کا بیان ہے باب چہارم مین وقف و وصل کا بیان ہے،
خاتمے مین چند فوائد مذکور ہین اور نام تاریخی اس رسالے کا البیان الجزیل للترتیل
ہی۔ باب اول حروف مشتبہ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کے بیان مین حروف
مشتبہ الصوت وہ حروف ہین جنکی آواز ایک سی ہی عوام اُن کو اسطرح پڑھتے ہین
کہ فرق نہین معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہین ا ع ت ط ث س ص ح ہ ذ ز ظ ض
فرق ا ع مین یہ ہی کہ ا حلق کے تلے سے نکلتا ہی اور ع حلق کے بیچ سے نکلتا ہی اور
ت ط مین یہ فرق ہی کہ ط پُر ہے اور ت پُر نہین اور ث س ص مین یہ فرق ہی کہ ث
آہستہ سے نکلتی ہے زبان کی نوک اوپر کے سامنے والے دانتونمین لگانیسے اور س ص
کے تلفظ مین کنارہ زبان نیچے کے اگلے دانتون مین لگتا ہی اور سیٹی کی آواز نکلتی ہی ث
مین نہین نکلتی اور س ص مین بھی فرق ہی کہ ص پُر ہی اور س پُر نہین اور فرق ح ہ مین
مثل ع ا کے ہی یعنی ہ حلق مین تلے سے نکلتی ہی اور ح حلق کے بیچ سے اور فرق ذ ز مین
یہ ہی کہ ذ مثل ث کے آہستگی سے نکلتی ہی نوک زبان کو اوپر کے سامنے والے دانتونمین
لگانیسے اور ز تلے کے دانتونمین لگانیسے اور ز مین سیٹی نکلتی ہی ذ مین نہین اور ظ پُر ہی
اور ض بھی پُر ہے لیکن ض اور ظ مین فرق یہ ہی کہ ض نکلتا ہی سارے کنارہ زبان کے
لگانے سے بائین طرف کی اوپر کی ڈاڑھون کی جڑ سے یا سیدھی طرف کی مگر بائین طرف سے
آسان ہی اور ظ نکلتا ہی کنارے زبان کے سامنے کے اوپر والے دانتون مین لگانیسے
ادا کرنا ض کا بہت مشکل ہی اور فرق ض ظ مین بھی بہت مشکل ہی اسلیے جزری وغیرہ قرات
کی کتابون مین اور کتب تفسیر مین تفرقہ ض کا ظ سے باہتمام تمام بیان کیا ہی اگر آدمی بیان
کر سکے تو آسان ہی مگر ایک بلائے عام اس زمانے مین یہ ہو گئی ہی کہ ض کو بصورت دال کے

پڑھتے ہیں مشتبہ الصوت دال کا واسطے کر دیا ہے کہ دال پڑھتے ہیں وہ بہت ہی [illegible]
قراءت اور تفسیر اور فقہ کے خلاف ہے سب کتابوں میں ضاد کو مشتبہ بالصوت ظا کا [illegible]
ہوتا ہے نہ دال سے شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیز میں آیت وما ہو علی الغیب
بضنین کی تفسیر میں اور ایک مقام میں ضاد کا مشتبہ بالصوت ہونا ظا کے ساتھ لکھا ہے اور
اور فتح القدیر اور فتاوٰی قاضی خان اور اتقان اور بہت کتابوں میں اس کی
کی تصریح ہے فائدہ حروف مشتبہ الصوت کا فرق سیکھ لینا فرض ہے اور نہایت ضروری
اس واسطے کہ ان حروف کے فرق نہ کرنے سے کلمہ بدل جاتا ہے اور اکثر معنی بھی بدل جاتے
ہیں اور فرق سیکھ لینا کچھ بہت مشکل نہیں مگر لوگ دین کے کاموں میں ذرا محنت نہیں
کرتے اور مشکل اور محال سمجھتے ہیں حالانکہ دنیا کے کاموں میں کیا کیا محنتیں اٹھاتے
ہیں اور کیسے کیسے مشکل انجام دیتے ہیں اور ایک بڑا عمدہ فائدہ یہ ہے کہ جو اس فن کا
ہو اور نہ سیکھا ہو وہ دشوار ہو سارا [illegible] کوشش کرے جب ہی یہ کام
[illegible] میں بیان تفخیم اور ترقیق کا تفخیم کہتے ہیں پر پڑھنے کو اور ترقیق کہتے
ہیں باریک پڑھنے کو سو بعضے حروف ہمیشہ پر پڑھے جاتے ہیں وہ یہ ہیں خ ص ض
ط ظ غ ق یہ حروف ساکن ہوں یا متحرک کسی حرکت سے ہمیشہ پر پڑھے جاتے ہیں اور بعضے
حروف کبھی پر پڑھے جاتے ہیں اور کبھی باریک وہ ر اور ل ہیں ر جب مفتوح یا مضموم ہو پر
پڑھی جاتی ہے جیسے رَبَّنَا اور رُسُلِہٖ اور جب مکسور ہو پر نہیں پڑھی جاتی جیسے رِجَالٌ
میں اور جب ساکن ہو بغیر وقف کے اور ماقبل اسکے ضمہ یا فتحہ ہو پر ہوتی ہے جیسے بُرْدًا اور
اُذْکُرْ میں اور جو ماقبل اسکے کسرہ ہو پر نہیں ہوتی جیسے کُفِرْ میں لیکن اگر کسرہ
ماقبل کا عارضی ہو جیسے اِرْجِعُوْا میں یا دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ میں
اور بعد اسکے حرف پر ہو جیسے مِرْصَادًا میں کہ بعد را ساکن ماقبل مکسور کے ص حرف پر ہے
تو ایسی را ساکن بھی پر پڑھی جائیگی اور اگر ساکن بسبب وقف کے ہو پس اگر وہ ساکن ی
ہو جیسے خَیْرٌ یا خَبِیْرٌ باریک پڑھی جائیگی اور اگر کوئی اور حرف ہو تو ماقبل سے ماقبل کو
دیکھیں گے اگر مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَدَّرَ کُفِرَ تو پر ہوگی سوائے لفظ کَبِیْرًا اور وَالْفَجْرِ

سکے کو اسمین باریک پڑہنے کو اولی لکھا ہے نہین تو باریک جیسے مجریہا مین سو لفظ مصفیٰ
سکے لؔ کا یہ حال ہو کہ لام لفظ اللّٰہ کا جب ماقبل اُسکا مفتوح ہو جیسے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یا مضموم جیسے یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ پُر پڑہا جاتا ہے اور جو ماقبل اُسکا مکسور
ہو تو باریک پڑہا جاتا ہے جیسے لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ **فائدہ**
حقیقت پُر پڑہنے کی یہ ہو کہ حرف کو اوسکے مخرج مین بڑا اور بھاری پڑہے لوگ جو حقیقت
پُر پڑہنے کی یہ سمجھتے ہین کہ قریب مضموم پڑہے بلکہ بعضے حرف پُر کو اس طرح ادا کرتے
ہین کہ اُسکے بعد واو معلوم ہوتا ہے مثلاً طَالِبْ کو بطور طوالب کے پڑہتے ہین سو یہ
غلطی ہے پُر پڑہنے کو عربی مین تفخیم کہتے ہین اوسکے معنی ہین فخیم کرنا یعنے بڑا کرنا
اور پُر کے معنے ہین زیادہ کے اور بھرے ہوئے کے اور موٹے کے جیسے پُر قلم بولتے
ہین یہ الفاظ بڑا کرنے پر دال ہین نہ قریب بضمہ کرنے پر تو لہذا تفخیم بوقت مضموم
ہوتے حرف کے بھی ہوتی ہو حال آنکہ اُسوقت مین مائل بضمہ ہونے کی کوئی صورت
نہین **باب دوم** نون ساکن کے بیان ہین نون ساکن کے چار حال ہین اور
ایسے ہی تنوین کے کہ بصورت دو زبر یا دو زیر یا دو پیش کے لکھی جاتی ہے اور
حقیقت مین وہ بھی نون ساکن ہے اِدْغام + اِخْفا + اِظْہار + اِبْدال
ادغام کہتے ہین ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملا دینے کو اور مشدد کرنیکو جب
نون ساکن یا تنوین یَرْمَلُوْنَ کے حرف مین سے کسی حرف سے پہلے پڑے اُسکو
اُس حرف مین ادغام کرتے ہین لیکن لؔ اور رؔ مین بے غنہ جیسے لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مِنْ
لَّدُنَّا مِنْ لَّدُنْکُمْ + مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ + مِنْ رَّبِّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اور یؔ
وؔ مؔ نؔ مین جس کا مجموعہ یُوْمِنُ ہے با غنہ جیسے مَنْ یَّرْغَبُ مِنْ وَّرَآئِہِمْ
بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ + رَسُوْلًا یَّتْلُوْ + مِمَّا خَطِیْٓئٰتِہِمْ + نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ + مِنْ
نِّعْمَۃٍ **فائدہ** قاعدہ یرملون اُسی نون کے لیے ہو جو آخر مین ہو اور جو بیچ مین ہو جیسے
دُنْیَا اور صِنْوَانٌ اوسکے لیے یہ قاعدہ نہین ہو وہ ادغام نہو گا بلکہ اظہار ہو گا اِخْفاء
اوسے کہتے ہین کہ نون کو مابعد کے حرف سے اسطرح ملا کے پڑہین ادغام تو نہو

مگر قریب باد غام ہو جاوے اور علیحدگی اُسکے سکون کی ظاہر نہو اور نون ساتھ غنہ
کے ادا کیا جاوے اور اِظْهَار اُسے کہتے ہین کہ مابعد کے حرف سے نون ساکن کو اس
طرح پڑہین کہ علیحدگی اُس سے سکون کی ظاہر ہو سو نون ساکن یا تنوین جب ماقبل
حرف حلق کے ہو اُسکا اظہار چاہیے حروف حلق چھ ہین آ ہ ع ح غ خ فارسی
کا شعر حرف حلق ہین مشہور ہر ست حرفِ حلقی شش بود اے نور عین ٭ ہمزہ ہا و
عا و حا و غین و خین مثال مِنْ عِنْدِنَا + مَنْ هُوَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور سوا حرف
حلق کے سب حرفون سے ماقبل نون ساکن اور تنوین کا اخفا چاہیے جیسے مَنْ فَعَلَ
مَنْ كَفَرَ + مَنْ شَكَرَ + مَنْ دَنَا اَنْفُسَكُمْ + اَنْسَلْنَا سُوْءًا قَصَصًا جِبَارَةً
تُخْفِيكُمْ فائدہ قاعدہ اخفا اور اظہار نون کا اُس نون کے لیے بھی ہے جو کلمے کے بیچ
مین ہو جیسے اَلْفُ اَنْفُسٍ مِنْ عِنْدِهِمْ بخلاف قاعدہ مثلون کے کہ وہ آخر کے ہی
نون کا ہی جیسا کہ ذکر کر دیا ہے فائدہ اکثر مصاحف مین علامت اظہار نون کی تین
نقطے چھوٹے چھوٹے سرخی سے درمیان نون یا تنوین اور حروف حلق کے لکھ دیتے
ہین اِبْدَال کہتے ہین بدل ڈالنے کو سو نون ساکن یا تنوین کو ب سے پہلے ہو
م سے بدل دیتے ہین جیسے مِنْۢ بَعْدِ + مَنْۢ بَعَثَنَا لَبَصِيرٌۢ بِالْعِبَادِ سَمِيعٌۢ
بَصِيرٌ فائدہ اکثر مصاحف مین علامت ابدال کی چھوٹا سا میم باریک سرخی سے
بعد نون یا تنوین کے لکھ دیتے ہین باب سوم مد کے بیان مین و ا ی کو ان کو
حرف علت کہتے ہین انہین مین مد ہوتا ہے جب کہ ساکن ہون اور حرکت ماقبل کی
موافق ہو یعنی واو کے ماقبل ضمہ ہو اور ی کے ماقبل کسرہ ہو اور الف کے ماقبل
تو ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے سو ایسے حروف علت کو مدہ کہتے ہین سو مد کے چار موقع ہین ایک
یہ کہ مد کے بعد ہمزہ ہو ایک ہی کلمہ مین جیسے جَآءَ جِيْٓءَ سُوْٓءَ اور اسے متصل
کہتے ہین اور سیاہی سے لکھتے ہین یا دو کلمہ مین جیسے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا
اللّٰهَ + فِيْٓ اٰذَانِهِمْ اور اسے مد منفصل کہتے ہین اور سرخی سے لکھتے ہین ان
دونون قسمونکی مد مین چار الف کے برابر بڑہاوے اور مد متصل و منفصل مین جو فرق

مشہور ہے کہ متصل کو زیادہ اور منفصل کو کم پڑھا وے کتب معتبرۂ قراءت میں یہ بات دیکھی نہیں گئی بلکہ دونوں کا حکم ایک ہی لکھا ہے دوسرا موقع مد کا یہ ہے کہ بعد مد کے حرف مشدد واقع ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ + اَتُحَآجُّوْنِّیْ میں یا ساکن حروف مقطعات میں جیسے الٓمٓ + حٰمٓ میں ایسی جگہ بقدر تین الف کے مد کرنا چاہیے اور حروف مقطعات میں حرف عین میں بھی جو کٓهٰيٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ میں ہے مد کیا ہو بقدر تین الف کے اگرچہ یہ عین کا مد نہیں ہے تیسرا موقع مد کا یہ ہو کہ بعد مد کے جو حرف ہو اوس پر وقف ہو جیسے عَالَمِیْنْ رَحِیْمْ عِبَادِ جَنَّاتٍ یَعْلَمُوْنَ هُوْدًا ایسی جگہ بقدر تین الف یا دو الف کے مد چاہیے اور اگر بقدر ایک الف کے بھی پڑھ لیوے مد نکرے تو بھی جائز ہو فائدہ مد کا بہت لحاظ رکھے اس باب میں تساہل نکرے اتقان میں امام جلال الدین سیوطی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اونکے سامنے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاۤءِ بے مد کے حضرت ابن مسعود نے کہا ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے تو اسطرح نہیں پڑھایا اونسے کہا کہ پھر کیسے پڑھایا ہے حضرت ابن مسعود نے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ یعنے فقراء پر مد کیا اور کہا کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اسطرح پڑھایا ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ بے مد پڑھنا عَلٰى خِلَافِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ پڑھنا ہے فائدہ ایک اور موقع مد کا ہے جس پر وہی لوگ قادر ہیں جو معانی سے واقف ہیں وہ یہ ہو کہ موقع عظمت و جلال میں یا اور کسی جگہ جو قابل اہتمام ہو مد کرے مثلاً لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ + کے سب الفوں پر مد کرکے ہیبت و عظمت پڑھے یا اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ابرار کے الف اور نعیم کی ی پر مد کرے امام جلال الدین سیوطی نے بھی اتقان میں یہ موقع مد کا ذکر کیا ہے فائدہ ایک قسم مد کی منقلب ہے کہ قرآن مجید میں چھ جگہ آیا ہے دو آٰلذَّكَرَيْنِ سورۂ انعام میں دو آٰلْاٰنَ سورۂ یونس میں دو آٰللّٰهُ ایک سورۂ یونس میں ایک سورۂ نمل میں ہمزہ استفہام الف لام التعریف پر جو آیا ہمزہ الف لام کا الف سے بدل گیا اوس سے یہ حاصل ہوا اس لیے

یہ نقلب کہلاتا ہے باب چہارم وقف وصل کے بیان مین وقف کہتے ہین
ٹھہر جانیکو اور وصل ملانے کو کلام اللہ محاورہ عرب کے موافق نازل ہوا ہے اور
عرب کا دستور ہے اپنے کلام مین وقف کرنے کا اختتام کلام پر اور عبارت مسجع
مین مواقع سجع پر اسلیے کلام اللہ مین کئی اوقاف واقع ہین جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے زمانے مین اپنے محاورہ اور سلیقے کے موافق
لوگ وقف کرتے تھے کچھ حاجت اونکی نشانیان مقرر کرنے کی نہ تھی لیکن جو
صرف و نحو اور بیان کے ماہر تھے انکو اسکی حاجت نہ تھی بعد ازان جب اختلاط عجم کے
سب باتون کی یہ ضرورت ہوئی اوقاف کے لیے علامتین مقرر کین کتاب جاوندی اسکی
باب مین مشہور ہے علامتین مشہورہ اوقاف کی یہ ہین ۵ ط م ج ز ص
اور لفظ علامة آیت الی ہر کوئی ہر اوراق لکھتا ہے کوئی ہر لفظ کوئی دائرہ کر دیتا
مین نقطہ اور حکم اوسکا یہ ہے کہ ساتھ آیت کے اگر کوئی اور نشانی ہو جیسے ط م ق
جو اس نشانی کا اقتضا ہو کرنا چاہیے اور کوئی نشانی اور نہو تو ٹھہرنا چاہیے اور اگر آیت پر
لا لکھا ہو جسے آیت لا کہتے ہین تو اس مین بڑا اختلاف ہے اکثر محققین اور قرا اسبات
کی طرف گئے ہین کہ وہان ٹھہرے اور اکثر قرا اسبات کی طرف ہین کہ نہ ٹھہرے اب
مشہور قرا یہی ہین کہ نہ ٹھہرے ط علامت ہے مطلق کی وہان ٹھہرنا اولی ہے
م علامت وقف لازم کی وہان ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے ملا کے پڑھے تو معنے
بگڑ جاتے ہین بلکہ بعضے مواقع پر ایسے معنے ہو جاتے ہین کہ کفر ہے ج علامت ہے
جائز کی وہان ٹھہرنا نہ ٹھہرنا برابر ہے ز علامت ہے جائز کی نہ ٹھہرنا بہتر ہے ص
علامت ہے مرخص کی وہان رخصت ہے اس بات کی کہ ٹھہر جاوے لیکن چاہیے
تو یہی کہ ملا کے پڑھتا چلا جاوے مگر اجازت ہے اس بات کی کہ چاہے تو ٹھہر جاوے
فائدہ اس زمانے کے حافظون کی عادت ہے کہ ز اور ص پر بھی خواہی
نخواہی وقف کرتے ہین حالانکہ حکم ان دونون کا یہی ہے کہ وصل چاہیے
وقف ہو سکتا ہے مگر نکرنا وقف کا بہتر ہے اور ص مین وصل زیادہ ترجیح رکھتا ہے

بہ نسبت آخر کے فائدہ متاخرین نے بعضی علامتین اور زیادہ کی ہین صلی علامت ہے
اَلْوَصْلُ اَوْلیٰ کے یہان وصل اولے ہے ق علامت ہے مطلق کی یعنی کہا گیا ہے یہان
وقف ہے ان دونون موقع پر بھی نہ ٹھہرنا چاہیے اَلْوَصْلُ اَوْلیٰ کے تو یہی معنے
ہین کہ یہان نہ ٹھہرنا اولی ہے اور قیل موافق محاورہ عربی کی علامت ہے ضعف
کی صل علامت ہے قد یوصل کی یہان وقف اولی ہے ك علامت ہے کذلک
کی اس کی یہ معنے ہین کہ یہان وہی وقف ہے جو اوپر گذرا ہے قف صیغہ امر
ہے وصل سے معنے یہان وقف اولے ہے س علامت ہے سکتہ کی او کبھی لفظ
سکتہ بھی لکھدیتے ہین سکتہ اوسے کہتے ہین کہ تھوڑا ٹھہر جاوے سانس نہ توڑے
فائدہ لفظ لا جو بعضے مواقع پر لکھتے ہین وہ علامت ہے اس بات کی کہ یہان ہرگز
نہ ٹھہرنا چاہیے وہ مقابل ہے م کے کہ م مین وقف لازم ہوتا ہے اور لا مین وصل
لازم ہے اگر وہان وقف کرے تو معنی بگڑ جاوین فائدہ چند علامتین اور بھی ہین
ہ ع عب خب تب لب ان علامتون کو وقف سے کچھ علاقہ نہین بلکہ ہ
علامت ہے پانچ آیتون کی جو باتفاق کوفیین اور بصریین کے ہون یا فقط نزدیک
کوفیین کے ع اسی طرح کی دس آیتون کی علامت ہے اور کبھی اسکی جگہ ی لکھدیتے
ہین عب علامت ہے اس بات کی کہ یہان دس آیتین ہوچکین موافق شمار بصریین
کے ع عشرہ کا ہے اور ب بصریین کی اور خب علامت ہے اس بات کی کہ موافق
شمار بصریین کے پانچ آیتین ہوچکین خ خمس کی ہے اور ب بصریین کی اور تب
علامت ہے اس بات کی کہ یہان آیت ہے نزدیک بصریین کے ت آیت کی ہے
اور ب بصریین کی اور لب علامت ہے لَیْسَ بِاٰیَةٍ عِنْدَ الْبَصْرِیِّیْنَ کی یعنے یہان
بصریون کے نزدیک آیت نہین ل لیس کا ہے اور ب بصریین کی خاتمہ چند
فوائد کے بیان مین فائدہ اولی سات قرائتین جو مشہور ہین نام اونکے امامون
کے جن سے اون قرائتون کی سند متواتر ہے یہ ہین نافع مدینہ مین ابن کثیر
مکہ مین ابن عامر شام مین ابو عمرو بصرہ مین عاصم حمزہ کسائی کوفہ مین

فارسی کی ایک رباعی مین یہ سب نام مذکور ہین ۔ رباعی

در مکہ است ابن کثیر است امام	نافع ز مدینہ ابن عامر از شام
در بصرہ ابو عمرو علا دارد نام	عاصم و حمزہ کسائی ہمہ از کوفہ تمام

ہر امام کے دو راوی ہین امام عاصم کے ابوبکر اور حفص اور قرات اون کی بروایت
حفص ہندوستان مین مروج ہے فائدہ ثانیہ قرآن شریف کے پڑھنے والے کو
چاہیے کہ دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خداے تعالے کے حضور مین حاضر ہو
اور خداے تعالے اوس سے کلام فرماتا ہے اور خوش الحانی سے جہان تک ممکن ہو
پڑھے آواز اور لہجہ بنا کے مگر اس کا لحاظ رکھے کہ راگ راگنی نہ بنائی جاوے اور ایسے
وقت مین کہ بھوکا ہو یا جاے ضرور اور پیشاب کی حاجت ہو نہ پڑھے اور قرآن شریف کا
بڑا ادب کرے چومنا آنکھون سے لگانا مصحف شریف کا مستحب ہے اور پڑھتے وقت
رحل پر رکھے یا تکیے پر اگر یہ چیزین نہون تو جزودان کو تہ کرکے اوس کے تلے رکھ لے
زمین یا جس فرش پر بیٹھا ہو نہ رکھے اور بہتر یہ ہے کہ باوضو پڑھے اور بے وضو بھی
پڑھنا جائز ہے مگر کلام اللہ کا چھونا بے جزودان یا غلاف علٰحدہ کے بے وضو جائز
نہین اور جس کو نہانے کی حاجت ہو اوسکو چھونا جائز ہے نہ پڑھنا بلکہ اشباہ النظائر
مین ہے کہ نہانے کی حاجت والے کو اوٹھانا کلام اللہ کا اگرچہ غلاف مین ہو جائز
نہین فائدہ ثالثہ مسلمان کو چاہیے کہ عادت مقرر کر لین کسی قدر کلام اللہ روز پڑھ
لیا کرین امام نووی نے رسالہ التبیان فی آداب حملۃ القرآن مین بزرگان سلف
کی عادتین مقدار تلاوت مین نقل کی ہین جانب کثرت مین ایک بزرگ کی
عادت نقل کی ہے کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے تھے چار دن مین اور چار رات مین
اور ایک ختم روز کی زمانہ صحابہ و تابعین مین بہت بزرگون کی عادت تھی کہ
رات کو تہجد مین قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال
مین لکھا ہے کہ ہر رات مین ایک کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان مین
۱۶ کلام اللہ ختم کرتے تھے تیس رات مین اور تیس دن مین اور ایک امام مسجد کے

ساتھ تراویح مین اور سات دن مین بیشمار بزرگون کی عادت تھی اور ایک سیپارہ
روز بھی بہتون نے پڑھا ہے اور آدھے سیپارہ سے کم کسی کی عادت امام نووی
نے نقل نہین کی سات دن مین ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل فمی بشوق کا ہے یعنے
پہلی منزل سورہ فاتحہ سے شروع ہوتی ہے اور دوسری سورہ مائدہ سے اور تیسری
سورہ یونس سے اور چوتھی سورہ بنی اسرائیل سے اور پانچوین سورہ شعرا سے اور
چھٹی سورہ والصافات سے اور ساتوین سورہ قاف سے حرف سرنام ہر صورت سے
لفظ فمی بشوق حاصل ہوا ہے مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جسقدر بہ اطمینان مداومت
کر سکے اختیار کرے کہ جس عمل پر مداومت ہو اگرچہ تھوڑا ہو خدا تعالی کو بہت پسند ہوتا ہے
چنانچہ حدیث صحیح مین یونہین وارد ہے اور حافظ کو چاہیے کہ جسقدر قرآن مجید تلاوت
کرتا ہو تہجد مین پڑھے صحابہ اور تابعین اور بزرگان سلف کی علی العموم یہی عادت تھی کہ تہجد
مین قرآن شریف پڑھا کرتے تھے فائدہ رابعہ قرآن مجید پڑھنے والے کو بالخصوص حافظ کو چاہیے
کہ قرآن مجید کی تلاوت اور حفظ مین نیت خالص رضاے خدا مدنظر رکھے نمایش اور اپنا حافظ اور
قاری کہلانا منظور نہو صحیح حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا خدا تعالی ایک
قاری سے کہیگا کہ مین نے تجھے جو نعمتین دی تھین اونکے شکر مین تو نے میرا کیا کام کیا وہ کہیگا مینے قرآن مجید
پڑھا اور پڑھایا اللہ تعالی فرماویگا کہ میرے لیے نہین پڑھا پڑھایا بلکہ اسلیے کہ لوگ قاری کہین سو لوگون نے کہا
پھر حکم فرماویگا کہ منہ کے بھل اوسے گھسیٹ کر جہنم مین ڈالدو اس زمانہ کے اکثر حافظ اس بلا مین
مبتلا ہین اکثر فخریہ کہتے ہین کہ ہمین سال بھر پڑھنے کا اتفاق نہین ہوتا مگر رمضان مین سنا دیتے ہین
مقصود یہ کہ لوگ کہین آپکا حافظ بہت اچھا ہے یہ نہین سمجھتے کہ حفظ کلام اللہ کا فائدہ تو یہی ہے
کہ بکثرت تلاوت قرآن مجید کی کرے نہ یہ کہ نمایش کرکے اپنی تعریف کراکے مستحق جہنم ہو جاے
حقتعالی ہمین اور سب مخلصین کو اخلاق ذمیمہ سے بچاوے اور اس رسالہ کو قبول فرماوے
اور مؤلف کو عافیت دارین اور نجات عذاب دارین سے عنایت کرے اور احباب اور
محبان مؤلف کو اپنی مرضیات کی توفیق دے اور مرادات اون کے حاصل کرے
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ وآلہ وصحبہ اجمعین ..

رساله معروف | بسم الله الرحمن الرحیم | بمقصود القاری

بعد الحمد والصلوٰة این چند اوراق در بیان مخارج حروف تہجی وبعضے از فوائد قرآنی کہ
ناچار است مر قاری قرآن را از آن به نهجے که مختار حضرت شیخ شاطبی وشیخ جزری است رحمهما الله
مشتمل بر مقدمه وشش فصل وخاتمه که در موضع پیروان نوشته شده وبمنشاے این
نواب مستطاب معز الدین خان قاضی عزة الله اعزه الله فی الدارین واعلی درجته
فی الکونین وجعل التوفیق رفیقه لعزته مع ازدیاد عمره وعمر اولاده وسلطنته بوده
وهو الملقب الاعلی بالطاف السلطان الاعظم والخاقان الاکرم نور الدین محمد
جهانگیر بادشاه خلد الله ملکه بخطاب قاضی خان از آنکه همگی همت وتمامی همت ایشان
بموجب حدیث قدسی که یقول الرب سبحانه تعالی من شغله القرآن عن ذکری
ومسألتی اعطیته افضل ما اعطی للسائلین وحدیث نبوی صلی الله علیه وسلم
خیرکم من تعلم القرآن وعلمه بتلاوت قرآن مصروف گشته چنانچه فقیر حقیر
نور الدین محمد ان القاری را مفضل زبراے همین معنی از بهره یاب آورده قبل الله
سعیه افادت وجعل عاقبته بالخیر والسعادت ونام این رساله مقصود القاری نهاده
شده امید که هر که این رساله را فهمیده خواند ودر عمل آرد تواند که قرآن را صحیح بخواند انشاء
الله تعالی انه الموفق لمن یشاء بحکمته والمیسر لکل عسیر بکمال قدرته
مقدمه در بیان مخارج حروف بست ونه گانه وبعضے از صفات ضروریه آن چنانچه
همزه از پایان حلق که جانب سینه است الف از کواکے حلق ودهن یا از هر دو لب
تا از سر زبان وبیخ ثنایاے علیا که دو دندان پیش از جانب بالا است ثا از سر زبان ونیز از
ثنایاے علیا جیم از میانه زبان حا از میانه حلق خا از ناے حلق که جانب دهان است
دال با تا ذال با ثاے مثلثه را از کناره سر زبان وبیخ رباعیه تا ب ضاحک که میان
ثنایاے علیا ودندان کرسی است زا از سر زبان وسر ثنایاے سفلی سین با زا شین
با جیم صاد با سین ضاد از تمام کناره زبان تا آنکه متصل شود با دندان کرسی بالا از جانب چپ

یا راست ظا ایضاً با ثا سے ثلثه عین با حا غین با خا فا از سر ثنایا مع علیا و شکم لب پائین
قاف از اقصاے زبان از جانب حنک اعلی کاف فروتر ازان لام با را میم با باے
موحده ثانی نون با را واو غیر مده از هواے لب مده از جوف همچون الف ها با همزه یا
غیر مده ایضاً با جیم و مده از جوف بیان صفات ضروریه وازین جمله چهار مطبقه اند
صاد ضاد طا ظا باقی همه منفتحه باز از همه این حروف بست و نه گانه هفت حروف مستعلیه
که مفخم اند یعنی پر سهمگینی کرده باشند والفے که متصل بهنها باشد نیز مفخم ست مجموع این درین کلمات
است خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ باشد باقی همه مستفله که مرقق اند یعنی باریک کرده شوند ولام اسم الله
که تفصیل وار خواهد آمد ان شاء الله تعالے والفیکه متصل بحروف مستفله باشد باریک باید
خواند و باز از مجموع حروف تهجی هشت حروف شدیده اند یعنی سخت وآن درین کلمات است
که اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ باشد و باقی همه رخوه اند یعنی نرم مگر پنج حروف که بین بین اند یعنی میان
سخت و نرم مجموعه این کلمه لِنْ عُمَر است فصل اول لام اسم الله که لفظ الله
و اللهم باشد اگر بعد از فتحه وضمه واقع شود مفخم است مثل قَالَ اللهُ و مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللهِ و سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ و اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ و با کسره مرقق مثل بِسْمِ اللهِ و قُلِ اللّٰهُمَّ
فصل دوم لام ساکن دو حالت دارد ادغام و اظهار اگر بعد از وی لام یا را آید ادغام ست
مثل هَلْ لَكُمْ و بَلْ رَبُّكُمْ و گرنه اظهار مثل اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ و هَبَطَ الْمَلٰٓئِكَةُ
فصل سوم میم ساکن سه حالت دارد ادغام و اخفا و اظهار اگر بعد از وی میم آید ادغام
مثل مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللهُ و اگر با آید اخفا مثل وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ و گرنه اظهار مثل
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ و اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ فصل چهارم نون ساکن و تنوین چهار حالت دارد
اظهار و ادغام و قلب و اخفا اگر بعد ایشان یکے از حروف حلقی آید اظهار است مثل مَنْ
اٰمَنَ و مِنْهُمْ و مَنْ حَفِظَ و مَنْ عَلَيْهِمْ و مَنْ خَافَ و مِنْ غِلٍّ و عَذَابٌ

اَلِيْمٌ و نحو ذلک و حروف حلقی شش ست درین بیت

همزه ها و حا و خا و عین و غین	حرف حلقی شش بود ای نور عین

سله خاص کرده شده قاریون بدیوار خط را ۱۲

و اگر بعد اسمہا یکے از حروف یرملون آید ادغام شود و آن دو نوع ست ادغام بے غنہ و با غنہ و اگر بعد اسمہا از حروف یرملون را یا لام آید ادغام بے غنہ مثل مِن رَّبِّہِمْ و مِن لَّدُنْہُ و تَوَّابٌ الرَّحِیْمِ وَ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوْا و در باقی حروف کہ جامع آن کلمہ ینمو ست ادغام با غنہ اگر در دو کلمہ باشد مثل مَن یَّقُوْلُ و مِن وَّالٍ و نَحْنُ مَا و مِنْ نُّوْرٍ و لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ وَ تُرَابًا وَّ عِظَامًا وَ شَرَابًا مِّنْ حَمِیْمٍ و خَیْرًا مِّنْ و اگر در یک کلمہ باشد اظہار باید کرد مثل دُنْیَا و بُنْیَانٌ و صِنْوَانٌ و قِنْوَانٌ و اگر بعد از وے با آید قلب با میم باید کرد مثل مِنْ بَعْدِ ھِمْ و اَنْبِئْھُمْ و در دیگر حروف باقیہ اخفا چنانکہ با غنہ ادا باید کرد و مخرج غنہ خیشوم ست کہ دماغ باشد مثل و مِن تَابَ وَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ و مِن ثَمَرَةٍ و صَفًّا ثُمَّ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ و حروف اخفا پانزدہ اند ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک

فصل در تفخیم راے متحرک بفتحہ و ضمہ مفخم ست و بکسرہ مرقق و راے ساکن غیر وقفی اگر بعد از فتحہ باشد مفخم ادا کردہ شود مثل یَرْتَدَّ و اَنْظُرْ اِلٰی الطَّعَامِ و بعد از کسرہ تفصیلے وارد یعنی اگر از کسرہ اصلیہ متصل واقع شود و بعد از وے حرفے از حروف مستعلیہ در یک کلمہ نباشد مرقق ست مثل فِرْعَوْنَ و الا مفخم چنانکہ بعد از کسرہ عارضی باشد مانند اِرْجِعُوْا و بعد کسرہ منفصل مثل رَبِّ ارْجِعُوْا یا بعد از وے حرفی از حروف مستعلیہ باشد مثل مِرْصَادًا و قِرْطَاسٍ و فِرْقَةٍ مفخم ادا کردہ شود و در کلمہ فرق کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ در سورہ شعرای دو وجہ است ترقیق و تفخیم در راے وقفی چون بعد از فتحہ و ضمہ واقع شود مانند سَقَرَ و دُسُرٍ تفخیم باید کرد و بعد از کسرہ ترقیق مثل قُدِرَ و اگر بعد از سکون باشد پس اگر آن ساکن یا است مثل خَیْرٌ و خَبِیْرٌ مرقق ست و الا نظر بہ ما قبل او باید کرد اگر ما قبل او مفتوح ست یا مضموم مثل قَدْرٍ و کُفْرٍ تفخیم باید خواند مگر در کلمہ وَ الَّیْلِ اِذَا یَسْرِ در سورہ و الفجر کہ دران دو وجہ ست اما ترقیق اولی ست کما فی النویری شرح الطیبہ للشیخ محمد جزری رحمہ اللہ و اگر مکسور ست باریک مانند سِحْرٍ مگر در دو کلمہ کہ آن مِصْرَ و قِطْرٍ ست کہ دریہا دو وجہ ست لکن اولے در مصر تفخیم ست و

در قطع و تحقیق فصل ششم اگر بعد از حروف مده که الف ساکن ماقبل مفتوح
و واو ساکن ماقبل مضموم و یاء ساکن ماقبل مکسور است همزه واقع شود خواه در یک
کلمه که آنرا متصل نامند چون اُولٰٓئِكَ و سُوْٓءَ و جِایْٓءَ و خواه در دو کلمه که آنرا منفصل
خوانند چون بِمَآ اُنْزِلَ و قَالُوْٓا اٰمَنَّا و فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ امام عاصم
در ان هر دو نوع مقدار چهار الف مد میکند چون بعد از حروف مد سکون لازمی واقع
شود خواه مشدد مثل وَلَا الضَّآلِّیْنَ و اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ و خواه مخفف در مانند مدات
فواتح سور که الٓمّٓ و الٓمّٓصٓ و الٓرٰ و الٓمّٓرٰ و کٓهٰیٰعٓصٓ و طٰسٓمّٓ و یٰسٓ و صٓ
و حٰمٓ و حٰمٓ عٓسٓقٓ و قٓ و نٓ است نزد جمیع قراء مقدار سه الف مد باید
کرد و اگر بعد از حروف مده سکون عارضی که بسبب وقف عارض میشود در آید مانند
یَوْمِ الدِّیْنِ و سَرِیْعُ الْحِسَابِ و یُوْقِنُوْنَ در ان جمیع قراء را سه وجه است مد سه
الفی و دو الفی و یک الفی که عبارت از طول و توسط و قصر است چون موقوف علیه
همزه نباشد مانند کَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ که در ان سه الفی و دو الفی و یک الفی روایت
از برای آنکه همزه نیز بسبب مد است و ان نه وجه است خاتمه بدانکه دانستن خواندن
قرآن بتجوید که آن عبارت از ادای حروف و ادای حق آن حروف فرض عین و لازم
بر هر کس که قرآن خواند از برای آنکه تجوید نازل شده و همچنین از ان حضرت صلی
الله علیه و آله وسلم بوسائط اساتذه ثقه بما رسیده پس تارک آن آثم باشد و ناخواندنش
اولی است از خواندن آن و چنانکه در شرح مقدمه محمد جزری آورده اگرچه فقهاء سلف
عظام بسبب آنکه نماز فرض عین است و زلت و خطا کردن بعضی جائز تجویز نموده
کرده نماز را جائز داشته اند اما به ترک امامت آنچنین کس فرموده اند معلوم است که
معنی خطا و زلت فعلی ناشایسته بی اختیار از کسی که ارادهٔ آن باشد صادر شدن
نه آنکه چیزی را که نداند و را زلت گویم چنانچه در وسیلة السعادت که یکی از کتب
فقه معتبر است آورده کسی که از ادای حروف و رعایت قواعد قرآنی عاجز باشد بر و لازم است
که باقی عمر شب و روز در تعلیم آن بکوشد و الا نمازش جائز نیست کما فی الفتح القدیر المعروف

یا ابن الهمام شرح الهدایه و در غیر نماز چون تلاوت قرآن نفل ست و ادای آن فرض
پس روا نیست که فرض را از برای نفل ترک کند چنانچه در فتاوی کبیرا آورده است و ادا
عبارت از گرفتن قواعد قرآن ست از استادان ماهر کما فی الدقائق المحکمة شرح المقدمة
للشیخ الامام محمد بن الجزری رح و الاقاری قرآن آثم و داخل حدیث نبوی صلی الله علیه وسلم
رب قاری القرآن والقرآن یلعنه میشود چنانکه در شرح مقدمه ابن المصنف آورده
که چرا کسی خود را ازین نفل محروم سازد که سبب قرب الله تعالی باشد چنانکه احمد حنبل رح
مرات الله تعالی را در خواب دید و پرسید که یا خدایا چه باشد که سبب تقرب بحضرت
تو توان کرد حکم شد که بکلام ما ای احمد عرض کرد یا رب ما با فهم یا بی فهم حکم شد با فهم یا بی فهم
چنانکه در احیاء العلوم آورده که اگر قرآن ایستاده در نماز بخواند بمقابله هر حرفی صد حسنه
عطا میشود و اگر نشسته بخواند پنجاه حسنه و در غیر نماز اگر با وضو باشد بیست و پنج حسنه
کما فی کنز العباد و با فواید دیگر بعضی از آن در دیباچه این رساله نوشته شده است و نیز
بدانکه قرات قرآن عبارات از قرات سبعه است بلکه عشره که از درگاه باری تعالی نزل
شد پس اگر حرفی یا حرکتی از خود زیاده کند کافر گردد و شهرة قرات سبعه ازین ست که بعد از
خلفاء راشدین از بعض مردم در خواندن قرآن غلط واقع میشد پس اتفاق اکابران
زمانه چنین افتاد که هر که از ماهران قرآن در هر شهری که مصحف امیر المومنین عثمان
رضی الله عنه باشد از روی آن مصحف تعلیم کند مسلم و الا معتبر نباشد پس امام نافع
را در مدینه منوره مطهره و امام کثیر را در مکه معظمه و امام ابو عمرو را در بصره و امام ابن عامر
را در شام و امام عاصم و امام حمزه و امام کسائی را در کوفه قرار دادند و هر یکی به نهجی
که از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم بایشان بواسطه استادان رسیده
بود تعلیم کردند و این سبب شهره ایشان گشت این رباعی جامع نام قاریان شهرهاے
مذکورست رباعی

در مکه گشت ابن کثیر امام	در بصره ابو عمرو علا دارد نام
نافع ز مدینه ابن عامر ز شام	عاصم و حمزه کسائی همه ز کوفه تمام

چنانکه قراءت امام عاصم بروایت بکر و حفص درین دیار مشهور گشته و در مدینه قراءت
امام نافع بروایت قالون و ورش و در مکه قراءت امام ابن کثیر بروایت بزی و قنبل و
در بصره قراءت امام ابو عمرو بروایت دوری و سوسی و در شام قراءت امام عامر بروایت
هشام و ابن ذکوان و در کوفه قراءت امام عاصم بروایت بکر و حفص و قراءت
امام حمزه بروایت خلف و خلاد و قراءت امام کسائی بروایت ابو الحارث و دوری
رواج یافته و سبب رواج قراءت امام عاصم درین دیار آن ست که حضرت امام اعظم
شاگرد امام عاصم بوده اند و مردم این دیار بمذهب ایشان اند و این قراءت بمردم
از ایشان رسیده و حضرت امام همین قراءت اکتفا کرده از برای آنکه حضرت ایشان
غیر از علم فقه در علم دیگر کم کوشیده اند چنانکه در رساله مسعودی آورده و رموز
قراءت سبعه بطریق امام شاطبی ازین بیت بدرمی آید ابج دهز حطی کلم نصع
فضق رست لکل امام حرف سر هم حصلا یعنی الف امام نافع ب قالون ج
ورش د ابن کثیر ه بزی ز قنبل ح ازامام ابو عمرو ط دوری ی سوسی ک امام
ابن عامر ل هشام م ابن ذکوان ن امام عاصم ص ابو بکر ع حفص ف حمزه ض
خلف ر ازرق ابو عیسی خلاد ت امام کسائی س ابو الحارث ت دوری فقط والله اعلم

ز نافع کند نقل قالون و ورش	بود بزی و قنبل ز ابن کثیر	چو دوری و سوسی ابو عمرو دان	هشام ابن ذکوان ز عامر بگیر
ابو بکر و حفص آن ز عاصم شده	خلاد و خلف هم ز حمزه اسیر	کسائی به بوالحارث و دوری ست	ز من نظم ره ای پسر یاد گیر
و الف کی ایجد ز قنبل ای حکیم	فا ز حمزه ضاد و خلف قاف خلاد السلیم	را کسائی سین حارث تا در رمز دوری ست	کاف عامر لام هشام امین ذکوان ست میم
از الف نافع با قالون جیم ورش	نون عاصم صاد بو بکر ست عین حفص	ها حطی بصری طا دوری یا سوسی است	شد رموز شاطبی منظوم از فیض کریم

مراد از امام درینجا امام ست قاری باشد یا راوی ۱۲

دوری هرگاه اخذ قراءت از امام ابو عمرو بصری کند آن رمز ط باشد و هرگاه اخذ آن از امام کسائی کند
رمز آن ت است زیرا که دوری شاگرد ایشان اند از هر دو استاد روایت میکند ۱۲

فقط

نظم مشہور | بسم اللہ الرحمن الرحیم | دربیان وقوف قرآن

بدانکہ وقوف منازل قرآن ست از برای استراحت نفس و چون قاری را لابد بود
از وقف کردن باید کہ بر موقعی وقف کند کہ سخن تمام گردد از برای آنکہ وقفہ قطع حسن ست
ازنا بود آن پس اگر قطع جائی کند کہ کلام متصل باشد یا وصل جائی کند کہ کلام منفصل باشد
متغیر و معکوس شود و نامفہوم گردد بلکہ بعض جا کفر لازم آید پس لازم کہ خوب فہمیدہ قرآن
بخواند کہ در خطا نیفتد و این نظم را رعایت کند کہ از خطا باز ماند۔ نظم

حافظا این نظم را بشنو کنون ۔ تا ترا در وقف باشد رہنمون

میم وقف لازمست مگذر از و ۔ گر گذشتی بیم کفرست اندر و

طا بود وقف مطلق آمد مر ترا ۔ مگذر از وی ہر کجا یابی ورا

جیم جائز بگذری زو ہم رواست ۔ لیکن استادن در و بہتر است

زا مجوز ایستی ہم درخورست ۔ لیک بگذشتن ازان اولی تر است

صاد را وقف مرخص خواندہ اند ۔ جملہ قرا از نفس ماندہ اند

قاف لیکن ہر کجا باشد در آن ۔ قیل پنداری میان واقفان

گر بیابی تو صلے در وی نشان ۔ وصل کن آنجا و ہم پیوستہ خوان

وقف کن ہر جا کہ آیت بنگری ۔ لا گرش یابی بہرکب بگذرے

ضا با خفا دادہ اند اینجا بدان ۔ گر علامت ظا بود اظہار دان

گفت عالم چند جیئے در وقوف ۔ عفو کن زو این قدر بود و وقوف

حق بہ نعمت گر بیادش کنی ۔ ور بخوانی فاتحہ شادم کنی

و علامت پنج آیت ہ علامت عشر آیت ی نزد کوفیان و ہر کہ اعراب آیت نوشتہ اند
بخلاف آنجا این علامت نوشتہ ب و علامت پنج آیت خب و ہر جا کہ نزد اعرابان عشرہ است
این شکل نوشتہ اند ع یعنی عشرۃ عند البصریین و ہر جا کہ آخر قصہ است یا سخن تمام شدہ است
امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ در آنجا چون آنجا رسیدہ برکوع رفتہ است این شکل نوشتہ اند یعنی رکوع
عثمان رضی اللہ عنہ و عدد آیات کو حساب ہندسہ یا حروف ابجد نوشتہ اند۔ تمام شد۔

نظم خوش بیان | بسم الله الرحمن الرحیم | در بیان تعداد آیات و الفاظ و سورهای قرآن

آیت قرآن که خوب و دلکش اند ‌ ‌ ‌ ‌ شش هزار و شش صد و شصت و شش اند

یکهزارش وعده و یک در وعید ‌ ‌ ‌ ‌ یکهزارش امر و یک نهی شد پدید

یک هزار او مثال و اعتبار ‌ ‌ ‌ ‌ یک هزارش قصه های بیشمار

پانصد بحث حلال است و حرام ‌ ‌ ‌ ‌ صد از ان تسبیح صبح و در و شام

شصت و شش آنست منسوخ از جناب ‌ ‌ ‌ ‌ در عمل نه در قرائت از کتاب

یکصد است و چارده سوره در آن ‌ ‌ ‌ ‌ چارده سجده دگر ده وقف دان

گفت یاسر وقفه هر شش سند ‌ ‌ ‌ ‌ لفظ الله در کلام الله چند

اقسمش بشنو ز من ای نامدار ‌ ‌ ‌ ‌ دو هزار و پانصد و هشتاد و چار

رقم شش چهار بار نویس ‌ ‌ ‌ ‌ بجز تفصیل آیت قرآن

نصف اول ز چهار منسوخ است ‌ ‌ ‌ ‌ اولین نصف دوم شش گزار

سدس تسبیح و خمس سدس دگر ‌ ‌ ‌ ‌ حل حرمت نموده اند بیان

باقی وعده و وعید و مثل ‌ ‌ ‌ ‌ قصص و امر و نهی در یکسان

کل ۶۶۶۶ - منسوخ ۶۶ - باقی ۶۶۰۰ به تفصیل ذیل ست -
۶۰۰۰ بدین تفصیل آیت وعده ۱۰۰۰ - آیت وعید ۱۰۰۰ - آیت مثل ۱۰۰۰ - آیت قصص ۱۰۰۰ - آیت امر ۱۰۰۰ - آیت نهی ۱۰۰۰ - ۶۰۰ بدین تفصیل آیت تسبیح ۱۰۰ - آیت حل ۲۵۰ - آیت حرمت ۲۵۰ - فائده منقولست از امام ناطق جعفر صادق علیه السلام که از جمله آیات قرآن مجید که شش هزار و شش صد و شصت و شش اند چهار صد آیت در تعویذات ست یکهزار و دو صد شرائع اسلام و یکهزار در ترتیب سلطنت ششصد در قصص چهار صد در معاملات ست و یکهزار در عذر جرائم و یکهزار در ضمان رزق و هفتصد در جهاد و پانصد در حج و باقی در حکم طلاق و نکاح و لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین

دعاے متبرک بذریعہ حروف قرآن - بزرگان دین سے منقول ہے کہ اس دعا کو بہت سے
فائدے ہین منجملہ اونکے چند فائدے یہان لکھے جاتے ہین ہر مسلمان کو چاہیے کہ اسے ایکبار ضرور پڑھا کرے خواہ
روزانہ یا مہینے مین ایکبار اگر یہ بھی ممکن ہو تو اپنے پاس رکھے پریشانی اور محتاجی سستی اور کاہلی رزق کی
تنگی کبھی نہوگی اور آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہیگا علاوہ اسکے فوائد اخروی بے انتہا ہین دعا یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم - الٰہی بحرمت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ الٰہی بحرمت آدم صفی اللہ الٰہی
بحرمت نوح نبی اللہ الٰہی بحرمت ابراہیم خلیل اللہ الٰہی بحرمت موسیٰ کلیم اللہ الٰہی بحرمت عیسیٰ روح اللہ الٰہی بحرمت
ایوب صابر اللہ الٰہی بحرمت یعقوب اسرائیل اللہ الٰہی بحرمت یوسف صدیق اللہ الٰہی بحرمت عزت حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت سی سپارہ کہ در قرآن مجید ست الٰہی بحرمت یکصد و چہاردہ سورہ کہ
کہ در فرقان حمید ست الٰہی بحرمت شش ہزار و ششصد و شصت و شش آیات قرآن الٰہی بحرمت چہاردہ سجدہ قرآن
الٰہی بحرمت ہفتاد و شش ہزار کلمات قرآن الٰہی بحرمت یک لاکھ چہار الف قرآن الٰہی بحرمت دوازدہ ہزار و
چہارصد و پنجاہ ب کہ در قرآنست الٰہی بحرمت ہزار صد ت کہ در قرآنست الٰہی بحرمت سہ ہزار و سی صد و
سی ث کہ در قرآنست الٰہی بحرمت یکہزار و چہارصد پنجاہ و پنج ج کہ در قرآنست الٰہی بحرمت چہار ہزار
صد ح کہ در قرآنست الٰہی بحرمت دوازدہ ہزار و پانصد پنج خ کہ در قرآنست الٰہی بحرمت پنج ہزار و پنجصد
د کہ در قرآنست الٰہی بحرمت پنج ہزار و سیصد و ہفتاد ذ کہ در قرآنست الٰہی بحرمت پنج ہزار و صد و نود و شش
ر کہ در قرآنست الٰہی بحرمت دوازدہ ہزار یکصد و ہفتاد و پنج ز کہ در قرآنست الٰہی بحرمت پنج ہزار و نود و شش
س کہ در قرآنست الٰہی بحرمت پنج ہزار و نود و شش ش کہ در قرآنست الٰہی بحرمت دوازدہ ہزار و سی و
ہفت ص کہ در قرآنست الٰہی بحرمت دوازدہ ہزار و ہفتاد و پنج ض کہ در قرآنست الٰہی بحرمت دوازدہ
ہزار یکصد و سی ہفت ط کہ در قرآنست الٰہی بحرمت یکہزار و یکصد و ہفتاد و پنج ظ کہ در قرآنست الٰہی
بحرمت ہفتاد ہزار ع کہ در قرآنست الٰہی بحرمت سہ ہزار و یکصد و سی غ کہ در قرآنست الٰہی بحرمت ہشت ہزار و
چہارصد ف کہ در قرآنست الٰہی بحرمت دوازدہ ہزار و بست ق کہ در قرآنست الٰہی بحرمت ہزار و چہل پنج ک کہ در
قرآنست الٰہی بحرمت چہل و پنج ہزار و بست ل کہ در قرآنست الٰہی بحرمت شش ہزار و صد و بست م کہ در قرآنست الٰہی
بحرمت چہل ہزار ن کہ در قرآنست الٰہی بحرمت پنج ہزار و پنجصد ہفتاد و ہشت و کہ در قرآنست الٰہی بحرمت نوزدہ ہزار و
ہفتاد ہ کہ در قرآنست الٰہی بحرمت بست و پنج ہزار و نود و نہ ی کہ در قرآنست خدایا این ضعیف را از قضا پرور و چہ

بسم الله الرحمن الرحیم

اشعار منتخب از قصیدۃ القراۃ در بیان ضروریات تلاوت

بعد حمد و ثنا و مدح خدا / نعت پیغمبر و رسول هدا
بشنو این چند بیت تا گویے / مطلع بر قواعد قراء
نون تنوین نون ساکن را / چار حال است با حروف هجا
اول ادغام و دیگرست اظهار / سوم قلب چارمی اخفا
هست در حرف یرملون ادغام / غنه در واو و میم و نون با یا
هست در شش حروف حلق اظهار / حرف قلب است با چو اخفا
در حروف بقیه اخفا ساز / که شود غنه هم در و پیدا
لام الله را بکن تفخیم / فتح و ضم قبل او گر بود نما
ور بود کسره پیشتر زان لام / چون قل اللهم رقیق ادا
را چو مفتوح گشت و یا مضموم / ساز تفخیم تا رہے ز خطا
راے مکسور را بکن ترقیق / چونکه ساکن بود نظر بکشا
بین که ما قبل گر بود مفتوح / یا که مضموم همچو قرنها
ساز تفخیم ور بود مکسور / غیر ترقیق نیست هیچ روا
مگر آن دم که بعد او آید / یکے از حرفهاے استعلا
همچو قرطاس و فرقة مرصاد / شد بفرق دو قول از علما
یا که آن کسره عارضی باشد / مثل ارجع و ما لیصنا بها
یا بود کسره در دگر کلمه / مثل رب ارجعون خذ بها
که به تفخیم اندرین سه حال / گفت اجماع جمله فضلا
حرف مدست واو و یا و الف / همچو یوصے بها و اوذینا

که ۱۲

له و آن ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک است ۱۲

رسالۂ نادرہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | زینۃ القاری

سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اور آخر بھلا ہے پرہیزگاروں کا اور
درود اور سلام اوتارے اللہ اپنے رسول پر جسکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہے اور اونکے سارے آل واصحاب پر اور بعد اوسکے یہ ایک رسالہ ہے کہ علاقہ رکھتا ہے
تجوید کے قاعدوں سے پہلی فصل اظہار کے بیان میں جان تو کہ نون ساکن
یا تنوین جب حروف حلقی کے پاس آوے تب اوس نون اور تنوین کو اظہار کرکے
پڑہیں یعنے زبان سے ادا کریں اور حروف حلق کے یہ ہیں ا ہ ع غ ح خ جسطرح
مَنْ اٰمَنَ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ مِنْ هَادٍ سَلٰمٌ هِیَ مِنْ عِلْمٍ حَمِیْمٌ عَلِیْمٌ فَاِنْ حَکَمْتَ
عَفُوًّا حَلِیْمًا مِنْ غِلٍّ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ مِنْ خَیْرٍ قَرْیَةً خَاسِئِیْنَ ط
دوسری فصل اخفا کے بیان میں اور اخفا کرکے پڑہیں یعنے زبان پر
نہ ظاہر کریں پوشیدہ کرکے ادا کریں نون ساکن اور تنوین کو غنہ کے ساتھ یعنے
ناک میں آواز لیجاکے ادا کریں جب وہ پاس آوے ان پندرہ حرفوں کے —
ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک جسطرح لَنْ تَنَالُوْا اَنْبَتَتْ
تَجْرِیْ مِنْ ثُلُثَیِ اللَّیْلِ مَآءً ثَجَّاجًا مَنْ جَآءَ وَکُنَّا فَاجِرًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
دَکًّا دَکًّا مَنْضُوْدٍ صَفًّا ذٰلِكَ یَنْزِلُ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا مِنْ سُوْءٍ کُنْتُمْ اَسْوِیَا
مِنْ شَیْءٍ لِنَفْسٍ شَیْئًا مِنْ صَیَاصِیْهِمْ رِجَالٌ صَدَقُوْا لِمَنْ صَبَرَ قَوْمًا
ضَالِّیْنَ مِنْ ظَهِیْرٍ قَوْمًا ظَالِمِیْنَ قَوْمًا طَاغِیْنَ مِنْ طِیْنٍ مِنْ فِئَةٍ
کِتَابًا اَنْدَادًا وَقُوْا مِنْ قَرَارٍ شَاکِرٍ قَلِیْلًا مَنْ کَانَ فِیْ یَوْمٍ کَانَ ط
تیسری فصل باب قلب یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلاکر پڑہنے کے
بیان میں اور جب نون ساکن یا تنوین با کے پاس آوے تو نون ساکن اور
تنوین میم ہوجاوے گر وہ میم پوشیدہ پڑہی جاوے غنہ کے ساتھ جسطرح
مِنْ بَعْدِ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا چوتھی فصل میم ساکن کے بیان میں جب میم ساکن

باکے پاس آوے تب جائز ہے اخفا یعنی پوشیدہ پڑہنا اوسکا اور جائز ہے اظہار یعنی
ظاہر پڑہنا اوسکا مگر اخفا کرکے پڑہنا بہتر ہے جسطرح وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اور جب میم
ساکن میم کے پاس آوے تو ضرور ہوا ادغام یعنے ایک کو دوسرے مین ملانا غنہ کے
ساتھ جسطرح فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور جب میم ساکن یا اور میم کے سوا اور دوسرے
حرف کے پاس آوے تب اظہار کرکے پڑہی جاوے خصوصاً جب واو اور فا کے پاس
آوے جسطرح عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ لَهُمْ فِيْهَا پانچوین فصل غنہ کے ساتھ
ادغام کے بیان مین جب نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو کے پاس
آوے تب وہ نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو مین ملا کے غنہ کے
ساتھ پڑہی جاوے جسطرح اَنْ يَّضْرِبَ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ مَنْ يَّشَاءُ حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ
مِنْ مَّالٍ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا مِنْ وَّاقٍ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اور جو اسکے مانند ہے مگر صِنْوَانٌ
بُنْيَانٌ اور دُنْيَا اور قِنْوَانٌ مین ادغام نکرین اور واجب ہے غنہ میم اور
نون مین جب وہ نون مشدد ہوں جسطرح عَمَّ مِمَّ اِنَّ الْجَنَّةَ اور جو اسکے مانند
ہین چھٹی فصل ادغام بلا غنہ کے بیان مین جب نون ساکن اور تنوین را اور
لام کے پاس آوین تب نون ساکن اور تنوین را اور لام مین بے غنہ ادغام کیے
جاوین جسطرح مِنْ رَّبِّهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مِنْ لَّدُنَّا هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ساتوین
فصل بیان مین ادغام مثلین کے معنی یہ کہ ایک ہی حرف دوبار پاس پاس
آوے تو ادغام کیا جاتا ہی سب حرف ساکن اپنے مثل مین یعنی ایک ہی حرف دوبار
آوے پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک مین ملجاوے جسطرح
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ مَا كِدْتَّ هَلَكَ اَيْنَ مَا يُوَجِّهْهُّ
اور جو اسکے مانند ہین مگر مثل اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ يَوْمٍ کے
نہین ادغام ہوتا اسواسطے کہ ایسے مقام مین ادغام ہونے سے اوس حرف کے
مد ہونے کی صفت جاتی رہتی ہے اسواسطے ایسے مقام مین ادغام درست
نہین ہے فائدہ مد حرف علت کو کہتے ہین یعنی واو الف یا ساکن اور اوسکے

پہلے حرف کی حرکت اوسکے موافق یعنے واو ساکن سے پہلے ضمہ اور الف سے پہلے فتحہ
اور یا ساکن سے پہلے کسرہ ہو جسطرح قَالُوْا الَّاتِي تو ایسے مقام میں جو ادغام کریں تو مد
نہ باقی رہے اوسکی صورت کچھ اور ہو جاوے مثل اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا میں ادغام کریں تو اٰمَنُوَّا
ہو جاوے اور فِيْ يَوْمٍ میں ادغام کریں تو فِيَّوْمٍ ہو جاوے آٹھوین فصل بیان میں
ادغام متقاربین اور متجانسین کے یعنے وہ حرف جنکا مخرج پاس پاس ہے انکے ادغام کے
بیان میں ادغام کیا جاتا ہے تا کا طا میں جسطرح وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ اور ادغام کیا جاتا ہے طا کا تا
میں جسطرح لَئِنْ بَسَطْتَّ اور ادغام کیا جاتا ہے تا دال میں دال تا میں جسطرح
اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا مَا عَبَدْتُّمْ اور ادغام کیا جاتا ہے ذال ظا میں جس
طرح اِذْ ظَّلَمُوْا اور لام را میں جسطرح قُلْ رَّبِّ بَلْ رَّانَ اور جو اسکے مانند ہیں
اور بَلْ رَانَ میں حفص کی روایت میں ادغام نہیں ہوتا پہلے حرف کو ظاہر پڑھتے
ہیں اور بعضوں نے کہا سکتہ تھا اوسپر تبھی ادغام نہیں ہوتا حفص کی روایت میں
اور با میم میں اور ثا ذال میں ادغام کیا جاتا ہے فقط عاصم کے نزدیک جسطرح يَا بُنَيَّ
ارْكَبْ مَّعَنَا يَلْهَث ذَّلِكَ نوین فصل را کی تفخیم یعنے پر پڑھنے اور را کے ترقیق
یعنے باریک پڑھنے کے بیان میں را پر پڑھی جاتی ہے جب مفتوح یا مضموم ہوتی
ہے جسطرح رِجَالٌ رُزِقُوْا پر پڑھنا اور باریک پڑھنا کب ہے جب را متحرک
ہو یعنی اوسکو فتحہ ضمہ کسرہ ہو لیکن جب را ساکن ہوگی تب اوسکا یہ حال ہے
کہ اگر ماقبل اوسکے فتحہ یا ضمہ ہوگا تو پر پڑھی جاویگی جسطرح قَرْيَةٍ قُرْبَانًا اور اگر
ماقبل اوسکے کسرہ ہوگا تو باریک پڑھی جاویگی جسطرح فِرْعَوْنَ مِرْيَةٍ مگر جب ماقبل
را سے ساکن کے کسرہ عارضی یعنے اصل میں وہ کسرہ نہ ہو بلکہ پیچھے سے آیا
ہو مثلاً پہلے ساکن رہا ہو پیچھے سے اوسکو کسرہ ہوا ہو تو اوس وقت وہ پر پڑھی
جاویگی جسطرح اِنِ ارْتَبْتُمْ اَمِ ارْتَابُوْا یا را سے ساکن جسکے ماقبل کسرہ ہو حرف
استعلا کے پاس آوے اور حرف استعلا کے ان الفاظ میں سب جمع ہیں خُصَّ
ضَغْطٍ قِظْ تب بھی وہ را پر پڑھی جاویگی جسطرح قِرْطَاسٍ مِرْصَادٍ فِرْقَةٍ فِرْقٍ کی

راء پُر اور باریک پڑھنے میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ پُر پڑھینگے کیونکہ اوسکے
بعد حرف استعلا کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ باریک پڑھیں گے کیونکہ باریک پڑھنے
کی وجہ غالب ہے اسواسطے کہ راسکے پہلے بھی کسرہ ہے اور راسکے بعد بھی کسرہ ہے لیکن پُر پڑھنا
لوگونکا معمول ہے اور اگر ماقبل را کے یاے ساکن ہو تو وقف میں وہ را باریک پڑھی جاویگی
جسطرح خَیْرٌ سَیْرٌ اور اگر اوسکے ماقبل یا نہو بلکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور اوس ساکن
حرف کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پُر پڑھی جاویگی جسطرح اَلْقَدْرُ اِلَیْہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ
اور اگر اوس ساکن حرف کا ماقبل مکسور ہو تو را باریک پڑھی جاویگی جسطرح ذِکْرٌ شِعْرٌ اور
سواے انکے۔ دسویں فصل لام کے باریک اور پُر پڑھنے کے بیان میں لام سب مقام
میں باریک پڑھا جاتا ہے مگر اللہ کی لفظ میں پُر پڑھا جاتا ہے سو کب جب اوسکا ماقبل مفتوح
یا مضموم ہو جسطرح وَاللّٰہُ یُحِبُّ خَتَمَ اللّٰہُ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ یَفْعَلُ اللّٰہُ اور اگر
اللہ کی لفظ کے ماقبل کسرہ ہو تو باریک پڑھا جاوے خواہ وہ کسرہ اوس حرف کو
ہو جو اللہ کی لفظ میں ملا ہے جسطرح بِاللّٰہِ لِلّٰہِ اور خواہ وہ کسرہ اوس حرف کو جو
اللہ کی لفظ میں نہیں ملا ہے اور ماقبل لفظ اللہ کے ہے جسطرح بِاٰیٰتِ اللّٰہِ بِسْمِ
اللّٰہِ اور سوا اسکے۔ گیارہویں فصل ہاے ضمیر کے بیان میں یعنی جو ہا اشارہ کے
واسطے آتی ہے اور اوس ہا کے معنے اوس ہوتے ہیں سو اوسکا بیان یہ ہے کہ قاری
قرآن سے وصل کرتے ہیں یعنے ملاتے ہیں ہا کو جسوقت کہ ہا کے ماقبل اور مابعد کا
حرف متحرک ہو یعنے اوسکو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ ہو اور ملانے کی حقیقت یہ کہ اوس ہا
میں اگر وہ مکسور ہو تو یا زیادہ کریں اگر وہ ہا مضموم ہو تو واو زیادہ کریں اور یا و واو
جو زیادہ کرین سو مدہ ہے اور مدہ معلوم ہو چکا جسطرح کَہٗ بِہٖ اور اگر ہا کے ماقبل کا
حرف ساکن ہوگا تو ملاوینگے جسطرح عَلَیْہِ فِیْہِ مِنْہُ مگر ابن کثیر اس صورت میں
بھی ملاتے ہیں اور حفص بھی اونکے موافق ہیں فقط فِیْہٖ مُہَانًا میں اور یَرْضَہُ
لَکُمْ میں نہیں ملاتے ہیں کیونکہ اصل میں یَرْضَاہُ لَکُمْ ہے تو ہا کے پہلے سکون
ہے اسیطرح جو سورہ ہود میں نَفْقَہُ اور [illegible] سورہ مریم میں اور لَمْ یَتَسَنَّہْ

سورۂ تلک مین ہی اوسمین نہین ملاتے کیونکہ یہ ہا ضمیر کی نہین ہی بلکہ اصل لفظ کی ہا ہے
اور ملاتے ہین مانند نُؤْتِهٖ نُوَلِّهٖ نُصْلِهٖ کے لفظ مین اور جو اوسکے مانند ہو فائدہ اور
مصنف رحمۃ اللہ نے ایک صورت کو مفصل نہ بیان کیا اوپر کے اشارہ سے بوجہ آگیا
اسواسطے اوسکا ذکر چھوڑ دیا وہ یہ ہی کہ اگر اس ہا کے بعد کا حرف ساکن ہوگا تو نہ ملاوینگے
یعنے واو و یا زیادہ کرینگے اسواسطے کہ اجتماع ساکنین کا ہوگا تو پڑہ نہ سکین گے بلکہ اوس ساکن
حرف مین اخفو ملجاویگی جسطرح بِهِ اللّٰهُ لَهُ الرَّسُوْلُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ بارہوین فصل
قلقلہ کے حرفون کے بیان مین اور حرف قلقلہ کے پانچ ہین ان دو لفظ مین سب جمع ہین قُطْبُ
جَدٍّ اب بیان قلقلہ کا ان حرفون مین ضرور ہے وہ یہ ہے کہ اگر یہ حرف ساکن ہون
لفظ کے درمیان مین تو قلقلہ کیا جاوے جس طرح يَقْطَعُوْنَ فَطْمِيْرٍ يَجْعَلُوْنَ
يَدْخُلُوْنَ اور اگر حرف قلقلہ کا وقف یعنے رہاؤ مین ہو تو قلقلہ زیادہ ظاہر کیا
جاوے جسطرح خَلَاقٍ مد کے پاس حرف مدغم یعنے مشدد آوے تو اوس مد کو مد
ضروری اور لازمی کہین گے جسطرح وَلَا الضَّآلِّيْنَ حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اَتُحَآجُّوْنِّيْ
مَا مِنْ دَآبَّةٍ اور مانند اسکے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے
کہ جسکا سکون وقف کی حالت مین باقی رہے یعنے جسکا سکون آگے ملاکے پڑہنے
مین بھی باقی رہے تو اس صورت مین مد کیا جاوے اور اسکو مد لازم کہین جسطرح
آٰلْاٰنَ ءٰآللّٰهُ فائدہ پہلی مثال وقف کی ہی یعنے آٰلْاٰنَ کے لام کو آگے نہین ملاتے
اور دوسری مثال وصل کی ہے یعنی ءٰآللّٰهُ کے لام کو سکون کرکے آگے ملاتے
ہین جیسا کہ تشدید پڑہنے کا دستور ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف
ساکن آوے جسکا سکون ذاتی ہو یعنی ایسا ہو کہ وقف اور وصل دونون حالت
مین اوسکا سکون جدا نہو تو اوسکو مد لازمی خفیف کہتے ہین جسطرح الٓمّٓ طٰسٓمٓ
حٰمٓ قٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ اور اس مد کرنیکا سبب سکون ہے فائدہ اون حرفون
مین جن پر مد ہے حرف مدہ کا ہے اور اوس کے بعد سکون ہے
جسطرح لام مین الف حرف مدہ کا ہے اور میم پر سکون اور سین مین یا حرف مدہ کا

نون پر سکون اور نون مین واو حرف مدہ کا قوان ہے نون کا سکون ہرگز پیدا
نہین ہوتا چاہو وقف کرو چاہو ملا کے پڑھو جیسطرح نٓ وَالْقَلَمِ و نٓ والقرآن
سے پڑھنے مین حرف نون کے آخر مین جو نون ہے اسکی آواز مین سکون پیدا ہو
جاتا ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن ہو کہ جسکا سکون وقف کی
حالت مین باقی رہے اور وصل کی حالت مین نہ باقی رہے تو اوس مین طول یعنی تین
الف برابر اور توسط یعنی دو الف برابر اور قصر یعنی ایک الف برابر تینون وجہ درست
ہین جسطرح یَعْلَمُوْنَ نَسْتَعِیْنُ اَقْرَبُ اور مانند اسکے اور ... المصیر ...
واسطے اپنے قرآن پڑھنے والون کے واسطے ... مد لازم مظہر اور مد لازم
مدغم اور مد عارض مظہر اور مد عارض مدغم اور مد بدل اور مد تمکین مثال مد لازم مظہر
کی جسطرح حروف مقطعات اور حروف مقطعات جیسے الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ
طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ اور مثال مد لازم مدغم کی جسطرح
وَالصّٰٓفّٰتِ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور مانند اسکے اور مثال مد عارض مظہر کی جسطرح
اَلرَّحِیْمِ الدِّیْنِ اور مثال مد عارض مدغم کی اَلرَّحِیْمِ مّٰلِکِ وَالصَّیْفِ فَلْیَعْبُدُوْا
ابی عمرو کی قراءت مین یعنی ابو عمرو کی قراءت مین الرحیم کے میم کو ملک کے میم مین
اور والصیف کی فا کو فلیعبدوا کی فا مین ادغام کرتے ہین اور مثال مد بدل کی جسطرح
ءَاَمَنَ اٰخَرَ اٰتِیْنَا اور مانند اسکے اور مثال مد تمکین کی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ معادیۃ
اَلَّذِیْ یُکَذِّبُ اور مانند اسکے اور حرف مد کا جو لین ہے یعنی حرکت ماقبل کی اوس کے
موافق نہین ہے سو مد لیا جاتا ہے وقف کی حالت مین اور وصل کی حالت مین نہین
جسطرح مَوْتٍ خَوْفٍ بَیْتِ الصَّیْفِ شَیْءٌ اور جو مانند اسکے ہے اور اللہ کا علم پورا
اور ٹھیک ہے اور اوسی کی طرف سب کو پھر جانا اور سب کا ٹھکانا ہے تمام ہوا ترجمہ
زینۃ القاری کا خاتمہ تجوید مین ایک رسالہ مختصر اور بڑا معتبر ہے تمام عرب مین
مشہور ہے عربی زبان مین تھا اوسکا ترجمہ ہندی زبان مین خاکسار علی جونپوری
مشہور کرامت علی نے کیا اور چاہا اوسکی شرح بھی دوسری کتابون سے کر دی

اور یعنے مضمون ان سمجھ مین نہ آتے تھے اونکو اپنے اوستاد قاریون کے پیشوا حضرت
سید ابراہیم بن محمد صدق سے تحقیق کرکے ترجمہ کیا اور اس رسالہ کا نام مصنف نے
نہ لکھا تھا تو اسکو اوستاد موصوف سے پوچھا فرمایا زینۃ القاری بعد اسکے سُنا
چاہیئے کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ بیان مخارج حروف اور صفات حروف اور
اور سب حروف کا لحاظ نہ فرمایا اسواسطے اس خاکسار نے تین فصلون مین معتبر کتابون سے
مثل جزری اور قواعد القرآن وغیرہ کے ان تینون کا بیان کردیا کہ لوگ اسکے لیے دوسری
کتاب کے محتاج نہون اوسی مین اسکو بھی پاوین پندرہوین فصل مخارج حروف
کے بیان مین مخارج حروف یعنے حرفون کے نکلنے کے مقام آپ جاننا چاہیے کہ حروف
تہجی جو کہ مشہور انتیس ہین مگر لا کو چھوڑکر اٹھائیس حروف کا بیان کرتے ہین کیونکہ لا
کوئی حرف علیحدہ نہین ہے بلکہ لام الف سے ملا ہے اور بیان منظور ہے اکیلے اکیلے
حرفون کا بیان مگر ہمزہ داخل ہے اوس بیان مین اور الف اور ہمزہ مین یہ فرق ہے کہ
الف پر نہ کوئی حرکت آتی ہے نہ جزم جسطرح قال و لا اور ہمزہ پر کبھی حرکت آتی ہے
جسطرح اللہ اور کبھی جزم جسطرح یأمر آب بیان مخارج کا مفصل سنو حلق مین
تین مخرج ہین اقصی یعنے حلق کی تامی شکم کی طرف اور اوسط یعنے بیچ حلق اور ادنی
یعنے حلق کا سرا منہ کی طرف ہمزہ اور ہا کا مخرج اقصی حلق ہے اور الف تو فقط ایک
ہوا ہے کہ اندر سے نکلتی ہے اور اسیطرح واو اور یا جو مدہ ہوتی ہین وہ بھی ایک ہوا
ہین اور جو واو یا مدہ نہین ہین اونکے واسطے تو مخرج مقرر ہے جیسا کہ آگے آویگا
اور بعضون کے نزدیک الف کا مخرج بھی اقصی حلق ہے اور اوسط حلق سے دو حرف
نکلتے ہین ع ح اور ادنی حلق سے دو حرف غ خ اور منہ مین دس مخرج اور
اٹھارہ حرف اونسے نکلتے ہین پہلا مخرج ق کا اقصاے زبان اور اقصا اوپر کے
تالو کا اقصا یعنے شکم کی طرف دوسرا مخرج ک کا اقصاے زبان اور اقصا اوپر کے
تالو کا تھوڑا سا قاف کے مخرج سے اوپر کی طرف یعنے منہ کی طرف ہٹ کے تیسرا
مخرج ج ش ی کا زبان کے درمیان اور اوپر کے گنج سے اور دانتون کی گرمی سے

پاس سے اور اوس حرف کو دونون طرف سے پڑھ سکتے ہین مگر بائین طرف سے
بہت آسان ہے اور نقل ہے حضرت امیرالمومنین عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہم سے کہ یہ صاحبین دونون طرف سے خوب ادا کرتے تھے اور بعضون
نے کہا کہ اسکے ادا کرنے کے وقت چاہیے کہ منہ پر شکن نہ پڑے پانچوان مخرج ل کا
آخر زبان یعنی زبان کی نوک کے پاس سے اور اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج ن کا
زبان کے سر اور اوپر کے دانتون کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے پاس سے اور
دماغ سے ساتوان مخرج ر کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتون کے اندر سے
اور مخرج اوس کا نون کے مخرج کے پاس ہے آٹھوان مخرج ط د ت کا زبان
کے سر اور اوپر کے دانتون کی جڑ سے نوان مخرج ظ ذ ث کا زبان کے سر کی تیزی
یعنے زبان کی نوک اور اگلے دانتون کے کنارے یعنی باڑھ سے دسوان مخرج
ص ز س کا زبان کی نوک اور اگلے دانتون کے درمیان سے اور ہونٹھ مین دو مخرج
ہین اور اوس سے چار حرف نکلتے ہین پہلا مخرج ف و کا نیچے کے ہونٹھ کے اندر
اور اوپر کے دانتون کے کنارے سے دوسرا مخرج ب م کا دونون ہونٹھون کے
بیچ مین سے اور دماغ مین ایک مخرج ہے اوس سے دو حرف نکلتے ہین ن اور م
اور یہ نون اور میم دماغ سے کب نکلتے ہین جب سکون اور اخفا کی حالت مین ہون
سولھوین فصل بیان مین حرف کی رعایت کرنے کے یعنے اوس کے نگاہ رکھنے
کا بیان کہ اپنے مقام سے ادا ہو اب جاننا چاہیے کہ لحن دو قسم ہے جلی اور
خفی لحن جلی کہتے ہین اعراب چوک جانے کو یا لفظ مین اوس کی اصل سے کچھ زیادہ
کم کرنے کو اور لحن خفی کہتے ہین حرف مخرج چھوڑنے کو اس طرح پر کہ حرف
اپنے مخرج سے نہ ادا ہو تو قاری کو چاہیے ث اور ص اور س مین اور
ذ اور ز اور ض اور ظ اور ت اور ۃ اور ط مین اور ح اور ہ مین
اور ق ک مین فرق کرے تاکہ اونکے مخارج اچھی طرح بنا دین اور دوسرے
اسباب کا خیال رکھے کہ جہان دو حرف ایک شکل کے آوین خواہ دونون ایک لفظ مین

اگر مشدد ہوں مانند وَتُحِبُّونَ کے خواہ دو لفظ مین مانند فَقُل بَّل علی کے تو ایسے مقام
مین چاہیے کہ ایسا پڑھے کہ ادغام نہو جاوے یا دو مین سے ایک گر نجاوے
اور اس کا بھی خیال رکھے کہ جہان دو حرف آیسے آوین کہ جنکا مخرج پاس پاس
ہو مانند اَلَمْ اَعْهَدْ اور نَطْلُعَ عَ خَیرًا کے تو اونکو جدا جدا ادا کرے اور ہمزہ
کو خوب ادا کرے اور قاریون نے کہا ہے کہ ہمزہ کے ادا کرتے وقت چاہیے کہ ناف
ہلجاوے اور جہان دو ہمزہ مفتوح ایک کلمہ مین آوین مانند ءَاَنْذَرْتَهُمْ اور
ءَاَنْتُمْ کے تو چاہیے کہ ہمزہ کو بخوبی ادا کرے کہ سست نہ پڑھے جاوین فائدہ
جب دو ہمزہ دو کلمہ مین آوین پہلا مفتوح ہو اور دوسرا مکسور تو پہلے ہمزہ کو تسہیل
الف سے کرینگے جسطرح تَفِيءَ اِلیٰ اور اگر دو ہمزہ مکسور ہو تو تسہیل یا سے کرینگے
جسطرح بِالسُّوءِ اِلَّا اور اگر دو ہمزہ مضموم ہو تو تسہیل واو سے کرینگے جسطرح
نَشَاءُ اَصَبْنٰهُمْ اور تسہیل لغت مین سہل اور آسان کرنے کو کہتے ہین ب
جب پر حرف کے پہلے آوے تو ایسی کوشش کرے کہ باریک اور نازک نہ
ادا ہو جیسا بَطَلَ اور تَبِّتْ اور تَحْقِیقِ اور اَلْبَصْرَةِ کے ادا کرتے وقت یہ خیال
رکھے کہ ذال نہو جاوے خاصکر جسوقت کہ ساکن ہو مانند نَقُلْتُ کے اگر ت
پر حرفون کے بعد آوے مانند تَرَكَ وَمُسْتَطِيرًا وَتَصْلٰى کے تو ایسے مقام
مین خوب خیال رکھے ایسا نہو کہ وہ بھی پر ہو جاوے اور اگر ت ساکن کے بعد ہا
یا ل یا ن آوے مانند فَتْرَةٍ تَتْلُوا کانت لَهُمْ فِتْنَةٌ کے تو خوب ادا کرے
اور ت کو کہ ضعیف یعنی بہت ہلکا حرف ہے جب ساکن ہو تو خوب رعایت کرکے
ادا کرین خاصکر جب اوسکے بعد اوسکے پاس کے مخرج کا حرف آوے مانند لَبِثْتُمْ
لَبِثْنَا وَرِثَ سُلَيْمَانُ مِيرَاثُ السَّمٰوَاتِ حَدِيثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيمَ حَيْثُ
لَبِثْتُمْ کے تب خوب ادا کرے اور اظہار کرکے پڑھے ج کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ
مشابہ شین یا ژا سے فارسی یعنی ژ کے نہو جاوے علی الخصوص جبکہ ساکن ہو اور
بعد اوسکے ت یا د یا ذ یا ز یا س یا ث یا ھ آوے جسطرح يَجْتَنِبُونَ اَجْدَ ثَا

مَحْذُوْرًا وَاِذَا جَآءَهُمْ رَحْمَتِيْ فَاَخْرَجْنَا وَجَآءَهُمْ کو بخوبی حلق کے درمیان سے
ادا کرنا چاہیے تاکہ ہا نہو جاوے اور اگر اوسکے بعد حرف استعلا کا آوے تو خوب خیال
کرکے ادا کرے جسطرح اَحَطْتُ حَصْحَصَ الْحَقُّ خ کو خوب خیال رکھے جس میں
پُر ادا ہوا اور غ اور ق سے نہ مل جاوے یعنے اوسمیں غین اور قاف کی بو نہ آوے
ذ کے ادا کرنے میں خوب خیال رکھنا چاہیے تاکہ ز نہو جاوے خاصکر جب ت کے
بعد آوے مانند وَاِذْ جَآءَ کے اور اگر ذ ساکن ہو اور بعد اوسکے ت یا ج یا ن
یا ذ آوے تو اوسکو بخوبی ادا کرے اور زبان کو ذرا سا کنیا دے جس طرح
يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَقَدْ جَعَلَ وَجَدْنَا لَبِعْضِ ذِكْرُهُمْ خَشْيَةِ مَنْ تَابَ
ذ ساکن جب ت یا ن کے پہلے آوے تو بخوبی ادا کرے جسطرح نَبَذْتُهَا اَخَذْنَا
ر کو ایسا ادا کرے کہ اوسکی صفت تکرار کی نہ جاتی رہے یعنے ر میں جو صفت تکرار
کی یعنی دوہری آواز نکلتی ہے وہ جاتی نہ رہے پر بکی ہوا اور صفت تکرار کی بھی
باقی رہے خاصکر جب مشدد ہو جس طرح اَلْبَرُّ الرَّحِيْمُ ز کو خوب خیال رکھے
کہ س سے نہ ملجاوے خاصکر جس وقت کہ ساکن ہو اور بعد اوسکے ت یا ج یا د
یا ہ یا ق یا ک یا ل یا ن آوے جسطرح عَسْكَرُهُمْ جَآءَهُ تَزْدَرِيْ وِزْرَكَ
بِهَا زُقَاقًا زُكِّيْ لِيُزْلِقُوْنَكَ مِنَ الْمُزْنِ س کو خوب ادا کرنا چاہیے تاکہ مشابہ ز
یا ص کے نہو جاوے خاصکر جب س ساکن ہو اور اوسکے بعد ب یا ت یا ج یا ط یا
ن آوے جسطرح يَسْجُدُوْنَ مُسْتَقِيْمًا الْمُبِيْنَا يَسْطُرُوْنَ اَحْسَنَ ش کو چاہیے کہ
خوب ادا کرے تاکہ ج یا س نہو جاوے خاصکر جب ساکن ہو جسطرح يَشْعُرُوْنَ
ص کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ ز کی بو نہ آجاوے مانند حَرَصْتُمْ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ کے
خاصکر جب کہ اوسکے بعد د آوے جسطرح اَصْدَقُ يَصْدُرُ اور صراط کے لفظ
کو خوب ادا کرے جسمیں تینوں حرف پر ادا ہوں ض کو کہ سب حرفوں سے زبان
پر مشکل ہے چاہیے کہ خوب ادا کرے تاکہ مشابہ ظ یا ذ یا ز کے نہو جاوے خاصکر
اسطرح کے لفظ میں اَنْقَضَ ظَهْرَكَ فَمَنِ اضْطُرَّ يَعَضُّ الظَّالِمُ بِبَعْضِ

ذُنُوْبِهِمْ وَاغْضُضْ يَنْقَضْنَ جو سب حرفون مین بڑا ہے اُسے خوب
نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ مشابہ تٓ کے نہو جاوے خاصکر جہان کہین کہ سین اور تٓ کے
درمیان ہووے مانند بَسَطْتَ کے یا اُسکے پہلے تٓ ہو مانند اَفَتَطْمَعُوْنَ کے
یا اوسکے بعد تٓ آوے مانند اَحَطْتُ اور فَرَّطْتُ اور فَرَّطْتُمْ اور بَسَطْتَ اور
اَحَطْتُ ایسی لفظون مین چاہیے کہ ایسا پڑھے کہ باوجود ادغام کے طٓ کے
اطباق اور استعلا کی صفت بھی باقی رہے اور تٓ کے تسفل و ہمس کی صفت کا
خیال رکھے فائدہ اطباق استعلا تسفل ہمس کے معنے قریب ہین کہ صفات حروف کی
فصل مین بیان کرینگے ظٓ کو خوب نگاہ رکھے کہ ضٓ اور زٓ اور ذٓ کی بو نہ آوے خاصکر
جسوقت کہ اوسکے بعد تٓ ہووے مانند اَوَعَظْتَ کے عٓ کو پر نہ پڑہنا چاہیے اور
اگر اوسکے بعد غٓ آوے تو ایسا ادا کرے کہ ادغام نہو جاوے جسطرح وَاسْمَعْ غَيْرَ
اور اگر مشدد ہو تو خوب ادا کرے مانند يَدْعُوْنَ يَدُعُّ کے غٓ کو نگاہ رکھنا
چاہیے تاکہ خٓ یا قٓ کی بو نہ آجاوے خاصکر جسوقت کہ ساکن ہو جسطرح يَغْشٰى وَاسْتَغْفِرْهُ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ وَلَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ضِغْثًا فٓ کو اچھی طرح ظاہر کرکے پڑہو تاکہ
پے اور بے نہو جاوے خاصکر جسوقت کہ اوسکے بعد میم یا بٓ ہو مانند تَلْقَفْ مَا
صَنَعُوْا اَنْ نَّخْسِفْ بِكُمْ کے قٓ کو ایسا ادا کرنا چاہیے کہ اوسکی صفت استعلا کی
نجانے پاوے اور غین کی بو نہ آجاوے اور کاف کے مشابہ نہو جاوے خاصکر جسوقت
کہ اوسکے بعد کاف آوے مانند خَلَقَكُمْ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ کے كٓ کو نگاہ رکھنا چاہیے
کہ خراب نہو جاوے خاصکر جسوقت دو کاف آوین مانند بِشِرْكِكُمْ کے یا اوسکے
بعد حرف مہموسہ آوے تب بھی خوب لحاظ سے ادا کرے جسطرح اُسْكُنْ اَنْتَ کو باریک
اور نازک ادا کرنا چاہیے خاصکر جس مقام مین کہ حرف استعلا کے پاس آوے جسطرح
كَلَّا صَلَّى يَصْلَى الصَّلٰوةَ اِخْتَلَطَ يَسْلُكُهُمْ جَعَلَ اللّٰهُ سُبُلًا اور مانند جَعَلْنَا
قُلْنَا قُلْتُمْ قُلْ اَنْتُمْ هَلْ نَعْلَمُ مِثْلِهِ مِنْهَا بَلْ جَآءَ اَمْ خُلْدُ کے چاہیے کہ خوب
لحاظ سے ادا کرے کہ لام صاف نکلے مٓ کو ایسا ادا کرے کہ پر نہو جاوے خاصکر جسوقت

کہ اوسکے بعد پُر حروف آوے جسطرح مُّخْمَصَةٍ صَرْصَرٍ مَا اللّٰهُ ن کو چاہیے کہ محافظت
کرے جسمین پُر ہو جاوے خاصکر جسوقت کہ ساکن ہو اوسوقت خوب لحاظ کرین کہ اخفا
نہو جاوے بلکہ زبان پر ادا ہوے جسطرح الْعَالَمِينَ يُؤْمِنُونَ تو ایسے مقام پر اخفا نہو
کیونکہ یہ مقام اخفا کا نہین ہے اخفا کا مقام تو اور ہے جیسا کہ گذر چکا تو جب مضموم ہو
یا مکسور ہو تب اسطرح محافظت کرے جسمین خوب ادا ہو جسطرح تَفَاوُتٍ وُجُوهَهُمْ لَا
تَنْسَوُا الْفَضْلَ خاصکر جسوقت کہ دو واو اکٹھا آوین اوس وقت خوب محافظت کرے
جاننا چاہیے کہ اکٹھا ہونا دو واو کا پانچ طرح پر ہے پہلے یہ کہ پہلا واو ساکن ہو اور دوسرا
متحرک اور حرکت ماقبل پہلے واو کی اوسکے موافق نہو یعنے ضمہ نہو تو اس جگہہ ادغام کرین
جسطرح اٰوَوْا زَلُّوْهُمْ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا دوسرے یہ کہ پہلا واو ساکن اور ماقبل اوسکا
مضموم ہو تو چاہیے کہ ایسے مقام مین دونون ہونٹھ کو ملاوین جسمین اوس دوسرے واو
اور اظہار بھی کرے جسطرح اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا اور اسیطرح اوس واو کو بھی ادا کرے جو
ہاے ضمیر کے بعد آوے جسکو ملاتے ہین اور ملانے کے معنے گذر چکے جسطرح فَاسْتَجَبْنَا
لَهٗ وَوَهَبْنَا تیسرے یہ کہ پہلا واو متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت پہلے واو کی
اوسکے موافق ہو یعنے پہلے واو کو جو متحرک ہے ضمہ ہو جس طرح وُوْرِيَ
تَلْوٗنَ وَاوُدَ تو ایسے مقام مین بھی دونون واو کو خوب ادا کرین چوتھے یہ
کہ دونون واو متحرک ہون جسطرح وَوَجَدَكَ وَوَصَّيْنَا هُوَ الْعَفُوَّ وَاْمُرْ پانچوین
یہ کہ پہلا واو مشدد ہو اور دوسرا متحرک جسطرح بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ تو ان سب
مقام مین دونون واو کو خوب ادا کرے ہ کو احتیاط کرنا چاہیے تا کہ ح کی بو نہ آوے
خاصکر جسوقت کہ اپنے قریب المخرج حرف کے پاس آوے جسطرح وَعَدَ اللّٰهِ
حَقًّا فَسَبِّحْهُ سَبِّحْهُ ی کو احتیاط کرنا چاہیے کہ خوب پاکیزہ اور آسان ادا ہو اب
جاننا چاہیے کہ اکٹھا آنا دو یا کا چار طرح پر ہے ایک یہ کہ پہلی یا ساکن ہو دوسری
متحرک اور حرکت اوس پہلی یا کے ماقبل کی اوسکے موافق ہو یعنے کسرہ ہو تو اوسکو
اظہار کرنا چاہیے یعنے صاف ظاہر کرین تا کہ ادغام نہو جاوے جسطرح فِيْ يُوْسُفَ

فِی یَوۡمٍ اور اسیطرح پڑہتے ہین اوس یا کو جو بعد ہاے ضمیر کے جسکو بولاتے ہین آوے جیسطرح
لِقَوۡمِهٖ یٰقَوۡمِ دوسرے یہ کہ پہلی یا متحرک ہو اور دوسری ساکن اور حرکت اوسکی اوسکے
موافق ہو جیسطرح اَلۡحُسۡنَیَیۡنِ تیسرے یہ کہ دونون یا متحرک ہون جیسطرح فَاَحۡیَیۡنٰہُ چوتھے
یہ کہ پہلی یا مشدد ہو اور دوسری متحرک جیسطرح وَلِیِّیَ اللّٰہُ یا فِی یَوۡمٍ ان سب صورتون
مین دونون یا کو خوب درست ادا کرنا چاہیے فائدہ حرف بوف کے تین حرف ہین
ان مین سے ایک حرف میم ساکن کے بعد آوے تو اوس میم کو اظہار کرتے ہین بعضے اوس
میم کو پڑھتے وقت حرکت ضمہ کا اشارہ کرتے ہین جیسطرح عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ وَاَیۡدِ
وَجُهَاتُهُمۡ فِیۡهَا اُمّ فَاَنۡذِرۡ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِیۡنَ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَهُمۡ لیکن میم کے بعد
جو حرف بوف مین سے ب آوے تو اوسکے اظہار پڑھنے مین خلاف کرتے ہین بعضے
اظہار کرتے ہین بعضے نہین سترہوین فصل حرفون کی صفات کے بیان مین
جاننا چاہیے کہ حرفون کی جو صفات ہین تو ہر صفت کی ضد بھی مقرر ہے ضد کے معنے
اولٹے یعنے بعضے حرفون کے واسطے ایک صفت مقرر ہوا اور بعضے کے واسطے اوسکی
الٹی صفت مقرر ہے مثلا بعضے حرفون کی صفت نرم تو بعضون کی صفت کڑی اور بعضون کی
صفت دبی آواز ہے تو بعضون کی بلند آواز اب سب کا بیان دل لگا کے سنو حرف
مہموسہ دس ہین ت ث ح خ ش ص س ف ک ہ ہمس کے معنے لغت مین
دبی آواز کے ہین تو ان حرفون مین چونکہ دبی آواز ہوتی ہے یعنے انکے مخارج پر انکے
ادا کے وقت ٹھہر نہین سکتا بلکہ سانس جاری رہتی ہے بسبب انکے کمزوری کے
اسواسطے انکا نام مہموسہ رکھا گیا اور وہ حرف اس ترکیب مین سب جمع ہین فَحَثَّهٗ
شَخۡصٌ سَکَتَ اور ضد ان مہموسہ حرفون کی مجہورہ ہے کہ انکے ادا کے وقت اونکے
مخارج پر ٹھہر سکتا ہے اور سانس ٹھہر جاتی ہے تو دس مہموسہ ہوئے اور باقی اونیس
حرف مجہورہ ہین اور وہ یہ ہین ا ء ب ج د ذ ر ز ض ط ظ ع غ ق ل م ن
و ی اور چونکہ اونتیس حرف ہجی کے ہین اوس مین سے لام الف نکل گیا باقی رہے
اٹھائیس اور یہان دس حرف مہموسہ تھے اور پھر اونیس مجہورہ تو ہمزہ اور الف کو

یہان مجید ابجد اگرچہ دو حرف ٹھہرایا اسواسطے اونمیں ہوئے نہین تو اتھارہ ہی ہوئے
وریہان ہمزہ اور الف کو ایک ٹھہرایا تھا اور حرف شدیدہ آٹھ ہین ء ب ت ج د ط
ق ک شدت یعنی سختی شدیدہ سخت حرف یعنے وہ حرف کہ جو زور دار ہین ایسے
اونکی قوت کے سبب آواز جاری نہین ہوتی بلکہ ٹھہر جاتی ہے اور حرف شدیدہ اسکا
ترکیب مین سب جمع ہین اَجِدْ قَطٍ بَکَتْ اور ضد شدیدہ حرفون کی رخوہ ہے یعنے نرم
اور وہ پندرہ حرف ہین ث ح خ ذ ز س ش ص ض ظ غ ف و ہ ی اور پانچ
حرف ہین کہ شدیدہ اور رخوہ کے بیچ مین ہین ر ع ل م ن اس ترکیب مین سب
جمع ہین لن عمر اور حرف مدہ کے تین ہین اس ترکیب مین سب جمع ہین
وای اور اونکو حرف مدہ اسواسطے کہتے ہین کہ انہین مین مد ہوتا ہے انکے
سوا دوسرے حرف مین نہین ہوتا اور مد کے معنے دراز پڑھنا کھینچ کے پڑھنا ضد مدہ
کے مقصورہ ہین تو ان تین حرف کے سوا سب مقصورہ ہین یعنے کھینچکے نہین پڑھے
جاتے بلکہ چھوٹی آواز سے پڑھتے ہین قصر کے معنے کوتاہ پڑھنا حرف مستعلیہ سات
ہین خ ص ط ظ ض غ ق جیسا کہ اوپر گذر چکا انکو حرف استعلا اسواسطے کہتے
ہین کہ انکے پڑھتے وقت زبان منہ مین اوپر کی طرف بلند ہوتی ہے استعلا معنے
بلندی کو جانا اور ضد استعلا کے مستفلہ ہین مستفلہ کے معنی نیچے ہونے والا حرف
استعلا کے سوا سب حرف مستفلہ ہین اور حرف مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ انکو
مطبقہ اسواسطے کہتے ہین کہ انکے پڑھتے وقت زبان اوپر کی تالو مین لپٹتی ہے اور ضد
ان حرفون کے منفتحہ تو باقی سب حرف منفتحہ منفتحہ کے معنے کشادہ منفتحہ اسواسطے
نام رکھا کہ انکے پڑھنے مین زبان کشادہ رہتی ہے حروف صفیرہ تین ہین ز س
ص صفیر لغت مین چڑیے کی آواز کو کہتے ہین ان حرفون کو صفیرہ اسواسطے
کہتے ہین کہ انکے پڑھتے وقت منہ مین ایک آواز ظاہر ہوتی ہے مانند آواز کنجشک کے
جسکو ہندی مین گوریا کہتے ہین اور ضد حروف صفیرہ کے جرسیہ ہین جرس کے معنے
بڑی آواز تو باقی حرفون مین بڑی آواز ہے اسواسطے جرسیہ نام پڑا حرف تفشی
ایک ہے ش تفشی کے معنے لغت مین کشادگی اور پھیل جانے کے ہین تفشی اسکا

نام اسواسطے پڑا کہ اسکے پڑہتے وقت مُنہ مین ایک آواز ظاہر ہوتی ہے اور زبان
پر چپھر جاتی ہے اور حرف منحرفہ دو ہین ل ر منحرفہ کے معنے پھرنے والے اِن کو
منحرفہ اسواسطے کہتے ہین کہ پڑہتے وقت یہ حرف اپنے مخرج سے پھر جاتے ہین
لام تو اپنے مخرج سے پھر کے نون کے مخرج کے پاس پہونچتا ہے اور را اپنے
مخرج سے پھر کے لام کے مخرج کے پاس پہونچتی ہے اور حرف را مین صفت
تکرار کی بھی ہے تکرار کے معنے دوہرانے اور دو بار کہنے کے ہین گویا را کے پڑہتے وقت
تشدید سی معلوم ہوتی ہے اس سبب سے کہ را مین نہایت قوت ہے اور ضد
منحرف کے ثابت ہین یعنے اپنے مخرج پر قائم رہنے والے ہین تو لام اور را کے
سوا سب حرف ثابت ہین اور ضد تکرار کی عدم تکرار یعنے تکرار کا معدوم ہونا پس
را کے سوا سب حرف مین عدم تکرار ہے حرف مستطیل ایک ہے ض مستطیل معنی دراز
اسکو مستطیل اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے ادا کے وقت زبان دراز کھینچی جاتی ہے یہان
تک کہ ضاد کے مخرج سے لام کے مخرج پاس زبان پہونچتی ہے اور ضد مستطیل
کی قصر ہے تو ضاد کے سوا اور حرف قصرہ ہین حرف ہوائی ایک ہے آ
ہوائی اسواسطے کہتے ہین کہ اوس کے ادا کے وقت حلق سے ہوا نکلتی ہے اور
اوسکو حرف جوفی بھی کہتے ہین اسواسطے کہ الف جوف سے نکلتا ہے جوف معنے اندر
یعنے حرف مُنہ مین سے نہین نکلتا بلکہ حلق کے اندر سے نکلتا ہے حرف علت کے
چار ہین ء آ و ی انکو حرف علت اسواسطے کہتے ہین کہ انکا حال بدلا کرتا ہے
ایک حال سے دوسرے حال پر ہو جاتے ہین انکو کبھی ساکن کرتے ہین کبھی گرا دیتے
ہین کبھی بدل دیتے ہین جیسا کہ صرف کی کتابون مین مفصل مذکور ہے اور علمار
عربیت کے ہمزہ کو حرف علت مین نہین داخل کرتے اونکے نزدیک وای مجموعہ
حرف علت کا ہے حرف قلقلہ کے پانچ ہین ب ج د ط ق اس ترکیب مین
سب جمع ہین قُطْبُ جَدٍ بیان قلقلہ کا گذر چکا پس صفات حروف کے ہو چکے
اور صفات حروف کے اور بھی کئی نام ہین اوسکو بھی ذکر کرتے ہین کہ کام آوے

حروف حلقیہ جو حلق سے نکلے ء ہ ح خ ع غ اس ترکیب میں سے ہیں
اخر غنہ اور حروف لہاتیہ یعنی جو تالو سے نکلتے ہیں ق ک اور حروف اسلیہ یعنی جو زبان
کے سرے سے نکلتے ہیں ص س ز اور حروف ذلقیہ یعنی جو زبان کی تیزی یعنی نوک سے
نکلتے ہیں ظ ث ذ اور حروف شجریہ یعنی جو منہ کے اندر سے نکلتے ہیں ج ی ش اور
حروف لثویہ یعنی جو سوڑون سے نکلتے ہیں ر ل ن اور حروف نطعیہ یعنی جو منہ کے
نطع اور تالو سے نکلتے ہیں ط ت د اور حروف حنفویہ یعنی جو زبان کے کنارے سے
نکلتا ہے اور اوسکو ضرسیہ بھی کہتے ہیں ض اور حروف شفویہ یعنی جو ہونٹھ
سے نکلتے ہیں ب م ف اور واسطے خوب دریافت ہونے حال مخارج کے
اس جگہ شکل وہان مع مقام مخارج حروف لکھدی گئی تاکہ ناظرین رسالہ اور
شائقین علم قرات کو نہایت آسانی کا ذریعہ حاصل ہو اور بعد دیکھنے نقشہ ہذا کو
مخارج حروف سے آگاہی کامل ہو اور صورۃ المخارج یہ ہے

صورۃ المخارج

بیان اوقاف کا جو قاری کو ضرور ہین ہ اسمین وقف کرنا بقدر روم لینے
کے ضرور ہے لا وقف کرنا یا نکرنا دونون جائز ہے م وقف کرنا لازم ہے
والا معنے مین فرق ہونے سے گنہگار یا کافر ہوگا ط وقف مطلق کی علامت ہے
ج وقف کرنا یا نکرنا دونون جائز ہے مگر وقف بہتر ہے ز تھوڑا سا وقف کرنا جائز
ہو ص وقف کرنے مین اختیار ہے اگر کرے تو جائز ہے اور نکرے تو بھی جائز
ہو ق بعض کے نزدیک وقف ہے اور بعض کے نزدیک وقف نہین ہو وقفہ
سکتہ کی علامت ہے قف قاری کو گمان ہووے کہ یہان وصل کرنا چاہیے سو
اوسکو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ ست وصل کر تھہر جا صل وصل کرنے کی علامت
ہے لیکن وصل نکرنا بہتر ہے صلے وصل کرنا بہتر ہے س سکتہ کوتاہ کی علامت ہے
ک علامت اس بات کی ہے کہ جو وقف اوپر گذرا یہان بھی ہے اور وہ مختصر ہے
لفظ کذلک کا اور جس جگہہ دو علامت ہووین وہان اوپر کی علامت کا اعتبار ہے
نہ نیچے کی علامت کا جیسا کہ ج ز اس جگہہ جائز کا حکم جاری ہوگا اور اسی طرح پر
اور علامتون مین بھی لحاظ رہے قرآن شریف کی جن لفظون کے زیر و زبر مین
غلط پڑھنے سے کفر ہوتا ہے اوسکا بیان جاننا چاہیے کہ تمام کلام اللہ مین سترہ
مقام ایسے ہین کہ زیر کی جگہہ پر اگر پیش یا زبر پڑھے اور پیش کی جگہہ پر زیر یا زبر پڑھے
اور زبر کی جگہہ پر پیش یا زیر پڑھے تو کافر ہووے نعوذ باللہ من ذلک اور اوس
پڑھنے والے کے کفر مین تمام علما کا اتفاق ہے اسلیے ہمنے اون مقامون کی
تفصیل لکھدی تاکہ تلاوت کرنے والے اس بلاے عظیم سے بچین پہلا مقام
سورۃ فاتحہ مین اگر انعمت کی تا پیش پڑھے تو کافر ہووے دوسرا پارہ الم
سورۃ بقر کے ۱۵ رکوع مین اگر اِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰاھیمَ رَبُّہٗ کی با پر فتحہ پڑھے
تو کافر ہووے ۳ پارہ الم سورۃ بقر کے ۱۷ رکوع مین اگر قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ

ف درسورۃ فاتحہ ہفت جا نام شیطان ست بانضمام یک حرف یا حرف لفظ دیگر کہ اینخواندن آن حرف
کفرست وآن ہفت نام اینست ذلیل ہرا بلیق کمئم کنش لعل بعل ۱۲

کی دال ثانی کو پیش کی جگہ زبر پڑھے تو کافر ہووے ۴ ۔ تلک الرسل سورۂ بقر
کے ۳۰ رکوع میں واللہ یُضَاعِفُ کے عین پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۵ پارہ
۶ سورۂ نسا کے ۲۳ رکوع میں اگر رُسُلًا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے
تو کافر ہووے ۶ پارہ دس سورۂ توبہ کے اول رکوع میں اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ
الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ کی لام کو کسرہ پڑھے تو کافر ہووے ۷ پارہ ۱۵ سورۂ
بنی اسرائیل کے ۲ رکوع میں اگر وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر
ہووے ۸ پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ کے ۷ رکوع میں اگر وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ کی با پر
پیش پڑھے تو کافر ہووے ۹ پارہ ۱۷ سورۂ انبیا کے ۶ رکوع میں اگر اِنِّیْ کُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تا کو فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۰ پارہ ۱۹ سورۂ شعرا کے ۱۵
رکوع میں اگر لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے
۱۱ پارہ ۲۲ سورۂ فاطر کے ۴ رکوع میں اگر اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا
کی ہا لفظ اللہ پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۱۲ پارہ ۲۳ سورۂ صافات
کے ۲ رکوع میں اگر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْہِمْ مُّنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر
ہووے ۱۳ پارہ ۲۸ سورۂ حشر کے ۶ رکوع میں اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
کے واو پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۴ پارہ ۲۹ سورۂ حاقہ کے اول رکوع میں
لَا یَاْکُلُہٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ کے ہمزہ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۵ پارہ ۲۹ سورۂ
مزمل کے اول رکوع میں اگر فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کے نون پر فتحہ پڑھے
تو کافر ہووے ۱۶ پارہ ۲۹ سورۂ المرسلات کے ۲ رکوع میں اگر فِیْ ظِلٰلٍ کی
ظا پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۷ پارہ ۳۰ سورۂ والنازعات کے ۲ رکوع
میں اگر اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۔

تمت

از عمدۃ البیان	بسم اللہ الرحمن الرحیم	رسالہ منتخب

فی الحدیث انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سُئل کم انزل اللہ تعالی من کتاب قال مائۃ
واربع کتب منها علی آدم علیہ السلام عشر صحف وعلی شیث علیہ السلام خمسین صحیفۃ
وعلی ادریس علیہ السلام ثلاثین صحیفۃ وعلی ابراہیم علیہ السلام عشر صحائف فی ست
لیال مضین من شہر رمضان والتوراۃ علی موسی علیہ السلام فی ست لیال مضین
من شہر رمضان والزبور علی داؤد علیہ السلام فی ثمانی عشر لیلۃ مضت من شہر رمضان
والانجیل الی عیسی علیہ السلام فی ثلث عشر لیلۃ مضت من شہر رمضان والفرقان
علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ست لیال بقیت من شہر رمضان انتہی من
عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن ونیز در روایت آمدہ کہ جملہ قرآن شریف بیکبار
در ماہ رمضان در شب قدر کہ آن در شش شب ست از عشرۂ اخیرہ رمضان
از بارگاہ احدیت از لوح محفوظ بہ بیت المعمور بر سماے دنیا نزول یافت از آنجا
در مدت بست وسہ سال بہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نجماً نجماً فرود آمدہ سیزدہ سال
در مکہ معظمہ وده سال در مدینہ طیبہ وحق سبحانہ وتعالی علم آن را بیکبار تمام کمال
بدل مبشر نزول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمودہ بود چنانچہ در ابتداے
بعثت ہرگاہ جبرئیل علیہ السلام وحی می آورد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
پیش ادائے آن شروع در تلاوت میفرمود او سبحانہ تعالے با حبیب خود
خطاب فرمود وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ یعنی
تعجیل مکن بخواندن قرآن پیش از آنکہ ادا کردہ شود بسوے تو وحی آن ونیز بدانکہ
اکابرین دین ورمز شناسان اہل یقین گوہر ہاے تعداد سورہ وآیات وکلمات
وحروف قرآن شریف را بسلک بیان آوردند ہر یک ازینجا اختصار بیان
کردہ می آید پس تعداد سورہاے قرآن شریف بقول زید بن ثابت یکصد و
چہاردہ منقولست واین قول را صحیح گفتہ اند ودر تعداد آیات قرآن مجید اختلافہاست

نزد کوفیان مروی از علی مرتضی کرم الله وجهه شش هزار و دوصد و سی و شش
آیت ست و نزد بصریان مروی از ابن عباس شش هزار و دوصد و شانزده آیت
ست و نزد شامیان شش هزار و دوصد و پنجاه آیت ست و نزد مدنیان شش
هزار و دوصد و چهارده آیت ست و نزد مکیان شش هزار و دوصد و دوازده آیت
ست و نزد عبدالله بن مسعود شش هزار و دوصد و هژده آیت ست و بحسب قول
عامه شش هزار و شش صد و شصت و شش آیت ست و اعداد کلمات قرآن شریف
نیز متفق نیست نزد حمید اعرج هفتاد و شش هزار و دوصد و پنجاه و نزد عطاء
بن عبدالله هفتاد و هفت هزار و چهارصد و سی و نه رقم کرده اند و در اعداد حروف تمام
قرآن شریف نیز اختلاف بسیارست نزد عبدالله بن مسعود سه لک و بیست و دو هزار و
شش صد و هفتاد حرف اند و نزد مجاهد سه لک و بیست و یک هزار و یکصد و بیست و یک
اند و وجه اختلاف کلمات و حروف و آیات در قرآن شریف اینست که بعضی یک لفظ را
دو کلمه قرار داده اند و بعضی یک کلمه همچنین بعضی حرف مشدد را یک حرف قرار داده اند و بعضی
دو حرف همچنین اختلاف آیات که بعضی مثلاً هفت آیت در سوره شمار کرده اند و بعضی هشت
آیت کرده اند فنشأ الاختلاف بین الصحابة والعلماء صحیح این مثل اختلاف قراءت قراء ست
که همه صحیح ست و ازین اختلاف کمی و زیادتی قرآن شریف مختلف نخواهد شد والله اعلم بالصواب
فقط و اعلم ان الاستعاذة ادب من آداب الله تعالی ادب بها نبیه لقوله تعالی فَاِذَا قَرَأْتَ
الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ و بسم الله بقول متأخرین مذهب حنفیه
صحیح آنست که بسم الله در اوائل سور آیتی از قرآن انزلت للفصل بین السور لیکن استعاذه
مستحب ست و واجب نیز گفته اند و استعاذه امامان هفت قراءت تلامذه یعنی هفت
اعوذ که از هفت قرا منقولست نوشته میشود از امام نافع مدنی رحمة الله علیه اینست
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الصَّمَدِ الْمَلِكِ الْمُعِیْنِ مِنَ الشَّیْطٰنِ اللَّعِیْنِ الْکَافِرِ الْمُرْتَدِّ الرَّجِیْمِ
عن امام ابی کثیر مکی الهاشمی رحمة الله علیه اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
عن امام حفص السوسی ابو عمرو الدوری امام الحرمین والعراق والشام رضی الله عنهم اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

الْعَظِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ عن امام ابن کثیر مکی و امام نافع مدنی رضی اللہ عنہما اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ عن امام حمزہ رضی اللہ عنہ اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ عن امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ
نَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ والمختار لکل قرار رحمہم اللہ تعالیٰ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پس استعاذہ بقراءت قرآن شریف بظاہر دلالت آیت
فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ضرور است اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ
بِالْعِبَادِ فائدہ ختم فمی بشوق یعنی دہن من در قراءت قرآن شریف با
شوق ست بدین ترتیب است روز جمعہ از سورہ فاتحہ تا سورہ مائدہ کہ پنج جزو
پاو بالا میشود روز شنبہ از مائدہ تا یونس پنج جزو میشود روز یکشنبہ از یونس تا
بنی اسرائیل پاو کم چہار جزو میشود روز دوشنبہ از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا چہار
جزو پاو بالا میشود روز سہ شنبہ از شعرا تا والصافات صفا چہار جزو میشود روز چہار
شنبہ از والصافات صفا تا ق سہ نیم جزو میشود روز پنجشنبہ از ق تا آخر کہ چہار
جزو پاو بالا میشود بخوانند و بعضے بجاے سورہ مائدہ سورہ نسا گفتہ اند و فمی بشوق
با نون روایت کردہ اند دیگر ختم اخزابست فابط عنہ و بعضے روز جمعہ از فاتحہ تا
سورۂ انعام بخوانند کہ شش جزو پاو بالا میشود روز شنبہ از انعام تا سورۂ یونس
کہ پنج و نیم جزو ست بخوانند روز یکشنبہ از سورۂ یونس تا سورۂ طٰہٰ کہ پاو کم چہار
جزو میشود بخوانند روز دوشنبہ از طٰہٰ تا سورۂ عنکبوت کہ چہار جزو پاو بالا میشود
بخوانند روز سہ شنبہ از عنکبوت تا سورۂ زمر کہ سہ جزو یک رکوع میشود بخوانند روز
چہار شنبہ از زمر تا سورۂ واقعہ کہ چہار جزو سہ رکوع کم میشود بخوانند روز پنجشنبہ
از واقعہ تا آخر کہ دو رکوع کم سہ و نیم جزو میشود بخوانند۔

تمت

تعداد سورتہاے کلام اللہ مجید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہاے کلام ربانی ۔ یکصد و چاردہ یقین دانی
اولین فاتحه بقره دیگر ۔ آل عمران و پس نسا بنگر
مائده پیش گیر با انعام ۔ باز اعراف خوان بصدق تمام
بعد از آن است سورهٔ انفال ۔ خوان شب و روز تا رسی بکمال
توبه و یونس است و هود عظیم ۔ یوسف و رعد و باز ابراهیم
حجر و نحل و باز اسرائیل ۔ کهف و مریم شنو ز من بے قیل
نیز طٰه و انبیا دیگر ۔ حج و المؤمنین و نور شمر
سوره فرقان و باز شعرا دان ۔ نمل با قصص و عنکبوت بخوان
روم و لقمان و سجده و احزاب ۔ هم سبا با ملائکه دریاب
نیز یٰسین با و صافات است ۔ صاد با زمر و ملاقات است
ثم من سجده است باز دگر ۔ نیز حم عسق شمر
زخرف است و دخان جاثیه نیز ۔ هم تو احقاف خوان ز روے تمیز
بر محمد سلام ما برسان ۔ فتح و حجرات و باز قاف بخوان
ذاریات است و طور و نجم و قمر ۔ نیز رحمن و واقعه بنگر
پس حدید و مجادله بشمار ۔ بعد از آن حشر باشد اے دلدار
سوره ممتحن رسید و صف ۔ جمعه دار و منافقون در کف
از تغابن طلاق و تحریم است ۔ سوره ملک بر تو تسلیم است
قلم و حاقه و معارج خوان ۔ نوح و پس جن نیز و پس آن
پوشش پیش آر مزمل ۔ نیز مدثر و قیامت دل
دهر و المرسلات و عم بخوان ۔ نازعات است و عبس بعد از آن

کورت هست و سوره انفطرت | طففین ست و سوره انشقت
هم بروج ست و طارق و اعلی | غاشیه و فجر چشم دل بگشا
بلد و شمس و لیل باز ضحی | نشرح و تین سخن بیفشان بها
سوره اقرا و قدر و بینه دان | زلزله نیز بعد ازان برخوان
عادیات ست و قارعه بخدا | از تکاثر بعصر لب بگشا
همزه و فیل با قریش قرین | نیز ماعون خوان بصدق قرین
کوثر و کافرون و نصرت تبت | آخر اخلاص و فلق و ناس از رب

تعداد تنزیل که نزول آن بوحی ملک جلیل جبرئیل رسول علیه السلام در مکه مکرمه و مدینه منوره باین ترتیب شده

بود احمد فقیر لطف الله | از نزول سور کند آگاه
اقرا دنون شناس و مزمل | باز مدثرست تبت نازل
تب و کورت دگر اعلی ها | پس ازان سوره لیل و فجر و ضحی
نشرح و عادیات و عصر همچون | کوثرست و تکاثر و ماعون
کافرونست و فیل همچون فلق | ناس و اخلاص و نجم و اعمی حق
قدر و شمس و بروج و تین و قریش | قارعه پس قیامت ای سر خویش
همزه و مرسلات و قاف و بلد | طارقست و قمر چو صاد رسد
هست اعراف و جن پس یس | باز فرقان ملائکه بیقین
بعد او هست مریم و طه | پس ازان واقعه دگر شعرا
باز نمل و قصص دگر اسرا | یونس و هود و یوسف و زیبا
حجر و انعام و صافات شمر | بعد لقمان سبا رسید بکر

مؤمن و فصلت و دگر شوریٰ است | زخرف آنگه دخان و جاثیه راست
باز احقاف و ذاریات بدان | غاشیه کهف و نحل و نوح بخوان
پس خلیل انبیا زہے تمجید | مؤمنون سجده طور و ملک پدید
حاقه پس معارج آمد و عم | نازعات انفطار گشته رقم
بعد انشقاق آمد و روم | عنکبوت و مطففین معلوم
گوش کن بر رسول حق شامل | این دو سه پاره شد نازل
بقره و باز سوره انفال | آل عمران است خجسته فال
پس احزاب امتحان نسا | زلزله هم حدید بعد احتما
پس قتال است و رعد پس رحمان | باز دهر و طلاق و بینه دان
حشر و نصر است و نور و حج و برات | چون منافق و مجادله حجرات
بعد تحریم بر جناب رسول | جمعه گردید است عزیز نزول
پس تغابن چو صف و فتح دگر | مائده هم توبه بعد شمر
لله الحمد کاین خجسته کلام | گشت در بیست و چار بیت تمام

تعداد هر حرف مفرد کلام مجید

خ	ح	ج	ث	ت	ب	ا
۲۴۱۷	۳۰۹۳	۳۲۰۳	۱۲۷۶	۱۰۱۹۹	۱۱۴۲۸	۴۸۸۷۲
ص	ش	س	ز	ر	ذ	د
۲۰۱۳	۲۱۵۳	۵۰۹۱	۱۵۹۰	۱۱۷۹۳	۴۶۷۷	۵۶۰۲
ق	ف	غ	ع	ظ	ط	ض
۶۸۱۳	۸۴۹۹	۲۲۰۸	۹۲۲۰	۸۴۲	۱۲۷۷	۱۶۰۷

ی	لا	ه	و	ن	م	ل	ک
۴۵۹۱۹	۴۷۲۰	۱۹۰۷۰	۲۵۵۳۶	۴۰۱۹۰	۲۶۵۱۲	۳۰۴۳۲	۹۵۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مشہور بسراج القاری

شکر بسیار اور حمد بیشمار حضرت پروردگار کے لیے سزاوار ہے کہ جسنے ایک کتاب ہم پر نازل فرمائی کہ تعلیم الفاظ اسکا موجب برکت اور شفاے مرض بدنی ہے اور معانی اسکے موجب جمعیت اور تقویۂ ایمان اور علاج سقم باطنی ہے اور ہزارون درود اور سلام اوپر جناب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے نثار ہے کہ خلاصہ عالم چودہ ہزار ہین اور اوپر اولاد اور یارون اونکے کہ ہر ایک زبدۂ امجاد اور عمادۂ ابرار ہین مرد باتمیز حافظ عبد العزیز نے مجھسے کہا کہ یہ فصل مشتمل بر قواعد ضروری علم قراءت و تجوید کے اگر تحریر کیجاوے تو ہر آئنہ موجب منافع خواص و عوام ہوگا سو مین نے مناسب جانا کہ رسالہ خلاصۃ القراء از تصنیف مولوی محمد سعد اللہ صاحب کا ترجمہ کیا جاوے کہ باوجود اختصار کے مشتمل اوپر منافع کے ہو فصل بیان قاریان اور اونکے راویون کا نافع مدنی ابن کثیر مکی ابو عمرو بصری ابن عامر شامی عاصم و حمزہ و کسائی کوفہ والے یہ ساتون اصل قاری ہین اور بسبب شہرت کے انکو مشہور کہتے ہین اور ابو جعفر مدنی اور ابن محیصن مکی اور یعقوب بصری اور اعمش اور خلف کوفہ والے اور حسن اور یزیدی بصرہ والے جو قاری ہین بسبب عدم شہرت کے اونکو بدور کہتے ہین اور ہر ہر قاری کو دو راوی ہین جیسا کہ ان دو نقشون سے ظاہر ہے کہ امام کے نیچے اوسکے دو راوی ہین ؁

نقشہ مشہورون اونکے راویون کے

نافع آ		ابن کثیر د		ابو عمرو ح		ابن عامر ک		عاصم ن		حمزہ ف		کسائی ر	
قالون ب	ورش ج	بزی ہ	قنبل ز	دوری ط	سوسی ی	ہشام ل	ابن ذکوان م	ابو بکر ص	حفص ع	خلف ض	خلاد ق	ابو الحارث س	دوری ت

نقشہ پورے راویان

ابو جعفر ا		ابن محیصن ٭		یعقوب ح		سلیمان اعمش ک		خلف بزاز ن		حسن بصری ف		یحیی یزیدی ر	
عیسی ۰	ابن جماز ۰	بزی ہ	ابن شنبوذ ز	رویس ۰	ابو الحسن ۰	مطوعی ل	شنبوذی م	اسحق وراق س	ادریس ۰	دوری ض	عیسی ثقفی ق	ابو ایوب س	ابن فرح ت

فصل دوم بیان وقف اور اوسکی قسمون کا ۔ وقف کے معنے کہڑا ہونا ہے اور اصطلاح علما
مین ٹھہرنا ہے بمقدار سانس لینے کے آخر کلمہ پر حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہین کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آیت پر وقف فرماتے تھے اور یہی عمل صحابہ و تابعین کا
اور اونکے تابعین کا رہا قرار متاخرین نے وقف کی کئی قسمین کی ہین اور تقسیم ہر ایک کی واقع
اور مطابق نہین ہے بلکہ بعض اقسام مین مطابق اور بعض اقسام مین متبائن ہے اور جو تقسیم کہ امام جزری نے
کی ہے وہ بہت درست اور ضابطہ ہے ایسی تقسیم اور کسی کی نہین ہے اسلئے ہم
اونکے کلام سے نکالکر ایسی تقسیم لکہی ہے کہ جامع سب اقسام کی ہو پس جاننا چاہئے
کہ وقف کی پانچ قسم ہین قسم اول جس کلمہ پر وقف کیا ہو اگر اوسکے ماقبل کو اوسکے
مابعد کے ساتھ کچھ علاقہ اور لگاؤ لفظاً او معنیً نہو پس اگر یہان وقف نکرین اور ماقبل مابعد
کے ساتھ ملاوین تو کچھ معنی مین خلل نہو اسیوجہ درست ہین وقف کرنا بہتر ہو اور اسی قسم
کو وقف غیر لازم کہتے ہین کیونکہ یہ وصل موجب فساد فی المعنی نہین [illegible]
ہے جیسا کہ نستعین اور مفلحون پر وقف کرنا مستحسن اور غیر لازم ہے اور اگر وقف
نکرین تو معنے مین خلل اور فساد پڑتا ہے تو یہان وقف کرنا لازم ہے جیسا کہ
واللہ لا یہدی القوم الظالمین پر وقف لازم ہے کیونکہ اگر وقف نکرین الذین
آمنوا وہاجروا اسکے ساتھ ملادیوین تو وہم فساد فی المعنے پیدا ہوتا ہے اور یہ آیت
سورۂ برات مین ہے قسم دوم اور اگر مابعد وقف کو ماقبل کے ساتھ صرف
معنیً علاقہ ہے نہ لفظاً تو یہان وقف جائز ہے جیسا کہ وقف اوپر لاریب فیہ کے
اور اسکو کافی کہتے ہین قسم سوم اور اگر ماقبل اور مابعد مین تعلق لفظی ہو معنوی
نہووے اسکو حسن بہی کہتے ہین اور اوسکے دو نوع ہین نوع اول یہ ہے کہ جس
کلمہ پر اتفاقاً سانس لینے کے لیے وقف کیا ہو تو دوبارہ پڑہنا ضرور ہے اور جس کو
چہوڑ کر آگے پڑہنا بہتر نہین ہے یعنے اگر الحمد للہ پر وقف کردیا تو اوسکو دوبارہ پڑہنا
چاہئے کہ اسکو چہوڑکر رب العلمین آخر تک پڑہے نوع دوم وقف اس
کلمہ پر مستحسن ہے جیسا کہ الحمد للہ رب العالمین پر اور پہر الرحمن الرحیم پر آخر تک

قسم چہارم صرف مبتدا پر جیسے خبر کے اور مضاف پر جیسے مضاف الیہ کے اور فعل
پر جیسے فاعل کے اور موصوف پر جیسے صفت کے اور مستثنیٰ منہ پر جیسے مستثنیٰ کو اور موصول پر جیسے
صلہ کے اور شرط پر جیسے جزا کے وقف کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ تو ناقص معلوم نہیں
ہوتے ہیں اور اگر اتفاقاً سانس ایسے کلمہ پر ٹوٹ جاوے تو اوس کلمہ کو دوبارہ پڑھنا چاہیے
قسم پنجم اگر معنے بگڑ جاتے ہیں تو وہاں وقف کرنا بہت برا ہے اور اوس کو حرام اور قبیح اور
وقف [illegible] کہتے ہیں جیسا کہ فَمَا پر وقف کرے من الٰہ الا اللہ الا اللہ پڑھنا اور وما پر وقف کرکے
ارسلناک الا مبشرا و نذیرا پڑھنا حرام ہے اور جو کوئی کہ یہ وقف کرے اور [illegible]
اور آگاہی رکھے تو بیشک بارتکاب حرام گنہگار سخت ہوگا اور وقف اضطراری اگر ہمین
میں واقع ہو تو وہی حکم ہے جو قسم چہارم میں گزرا فصل سوم ۵ علامت وقف تام
کی ہے کہ اکثر آخر آیت پر ہوتا ہے م علامت وقف لازم ط علامت وقف مطلق
کی اور یہ وقف ایک نوع وقف کافی [illegible] ہے کہ ابتدا اس کا ما بعد اس سے مستحسن ہے
ج علامت وقف جائز کی کہ جس جا وقف اور وصل بھی [illegible] وقف دونوں برابر ہوں
ز علامت اس وقف کی کہ بنسبت وصل کے اچھا ہے اور وصل وہاں بہتر [illegible] اسکو
وقف مجوز کہتے ہیں ص اگرچہ ما قبل سے ما بعد کو استغنا نہیں ہے مگر بلندی سے سانس
ٹوٹ جانے کے کلام طویل میں وقف کی رخصت ہے اسکو وقف مرخص کہتے ہیں اور جیسے
ضرور نہیں ہے کہ ما قبل کا اعادہ کریں کیونکہ ابتدا ما بعد سے بدون ما قبل کے بخوبی ادا ہوتے
ہیں مثلاً وَالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً صلی علامت ہے کہ وصل اولیٰ ہے

ط الحمد مبتدا ہی اوس پر وقف کرنا جائز نہیں اور اگر سانس ٹوٹ جاوے تو پھر زیر سے الحمد للہ پڑھو اور للہ
اوسکی خبر ہے اور ایسی ہی رب مضاف ہوا اور العالمین مضاف الیہ ہوا اور اللہ موصوف اور رب العالمین صفت
الذین موصول اور یومنون اوسکا صلہ ہے اور ان الانسان مستثنیٰ منہ اور الا الذین آمنوا مستثنیٰ اور اذا قمتم الی
الصلوۃ شرط اور فاغسلوا جزا ہوا اور تبارک فعل اور الذی نزل الفرقان فاعل اوسکا ہوا اور الذی الذان الذین اولا
والے یا من اور ما ہی وانکا اور التی اللتان اللتین واللائی اللواتی موصول ہیں اور جیسے کہ آتی ہیں اوسکو صلہ کہتے ہیں اور جن
دو کلمے میں لا یا غیر یا سوی اور سوا آوے اول کو مستثنیٰ منہ اور دوسرے کو مستثنیٰ اور انکو حرف استثنا کہتے ہیں ۱۲ احمد ہاشم

بہ نسبت وقف کے صلے علامت ہے کہ وصل بھی جائز ہے گو وقف بہتر ہے ق
علامت ہے اسکی کہ یہاں وصل ہے مگر وقف بھی بعض کا قول ہے قف جسپر ہو اگر
گمان وصل ہو تو یہ علامت اسکی ہے کہ وقف کرنا چاہیے تا بسبب گمان وصل کے وقف
ترک نکریں معانقہ جب دو وقف اس طرح واقع ہوں کہ ایک پاس کلمہ کے ہو اور
ایک پہلے اوس سے ہو اسکو معانقہ کہتے ہیں جیسا کہ لاریب فیہ ہدی لاریب پر بھی وقف
ہے اور فیہ پر بھی اور حکم اسکا یہ ہے کہ جب ایک کو اختیار کریں تو دوسرے کو ترک
کریں اور بعض بجائے معانقہ کے مراقبہ اور بعض مع اور بعض تین نقطے لکھتے ہیں
وقفہ علامت اسکی ہے کہ یہاں وقف نہیں ہے س علامت سکتہ کی ہے بدون
سانس توڑنے کے ٹھہرنا کم مقدار سانس لینے سے اور فرق یہ ہے کہ سکتہ قریب وصل کے
ہے اور وقفہ قریب وقف کے ہے چنانکہ بل ران کے لام پر سکتہ ہے اور راء میں
لام کو داخل ادغام نہیں کرتے ہیں اور اوپر ہمزہ کے فَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَ
ارْحَمْنَا کے وقفہ ہے خ یہ علامت پانچ آیت کوفی اور بصری کی معاً یا صرف
کوفی کی ہے خب علامت پنج آیۂ خمسہ بصری کی ہے ع علامت دس آیہ کوفی اور
بصری کی معاً یا صرف کوفی کی اور یہ مختصر عشر کا ہے اور بجائے اسکے ی اس صورت
پر یاے تحتانی لکھتے ہیں اور ھب علامت صرف دس آیۂ کی ہے تب علامت بصری کی
ہے اور لب علامت غیر بصری کی فصل چہارم حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ تمام سورتیں قرآن شریف کی ایکسو چودہ ہیں اور یہی مذہب اکثر صحابہ
کا ہے اور قرآن شریف امام بھی یہی ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور عبد اللہ ابن مسعود
ایکسو بارہ کہتے ہیں اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو داخل
قرآن نہیں کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ بیشک یہ کلام الٰہی ہیں مگر واسطے تعویذ اور دعا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو پڑھتے تھے اور مجاہد کہتے ہیں کہ ایکسو تیرہ
سورتیں ہیں کہ وہ سورہ توبہ کو سورۂ انفال میں داخل کرتے ہیں اور علیحدہ شمار نہیں
کرتے ہیں اور حضرت ابی ابن کعب ایکسو سولہ سورتیں کہتے ہیں اور دعاے قنوت کو داخل

قرآن شریف کرتے ہین اور اسکی انہون نے دو سورتین کی ہین ایک وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ دوسرے اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ سے آخر تک مگر انہون نے سورۂ لایلاف کو داخل سورۂ فیل کیا ہے اسلیے انکے نزدیک ایکسو پندرہ سورتین رکھی ہین آیات کے شمار مین اختلاف ہے کوفی چھ ہزار دو سو چھتیس آیتین کہتے ہین اور یہ قول منسوب طرف حضرت علی کے کرم اللہ وجہہ اور یہی مختار اور اصح ہے اور بصری چھ ہزار دو سو چودہ کہتے ہین اور شامی چھ ہزار دو سو پچاس کہتے ہین اور اسمٰعیل بن جعفر مدنی چھ ہزار دو سو چودہ کہتے ہین اور مکے والے چھ ہزار دو سو بارہ کہتے ہین اور عبد اللہ بن مسعود چھ ہزار دو سو اٹھارہ کہتے ہین اور حضرت عائشہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ کہتے ہین رضی اللہ عنہم اور اعشار یعنی دس آیتے سب قرآن شریف مین بصریون کے نزدیک چھ سو تئیس ہین اور کوفیون کے نزدیک چار سو تیس ہین اور چھ آیتے بھی ہین اور اخماس یعنی پانچ آیتین بصریون کے نزدیک ایکہزار دو سو چھیالیس ہین اور کوفیون کے نزدیک آٹھ سو تینتیس اور دو آیتے بھی ہین اور تمام قرآن کے کلمات مین بھی اختلاف ہے حمید اعرج کہتے ہین کہ چھتر ہزار چار سو تیس کلمے ہین اور مجاہد کہتے ہین کہ چھتر ہزار دو سو پچاس اور عبد العزیز بن عبد اللہ ستتر ہزار چار سو انتالیس کہتے ہین اور ایسے ہی حروف مین اختلاف ہے عبد اللہ بن مسعود تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو اکہتر حرف کہتے ہین اور مجاہد تین لاکھ اکیس ہزار ایکسو اکیس حروف کہتے ہین اور وجہ اس اختلاف کی یہ ہے کہ بعض مکتوبی حرف ہین اور بعض ملفوظی پس انہین مین علما نے اختلاف کیا ہے اور اس سے زیادتی اور کمی قرآن شریف کی لازم نہین آتی اور اسکو دو دائرون مین ضبط کیا ہے —

دونون دائرے صفحہ ۵۲ مین مندرج ہین

اعداد سورتہا
و رکوعہا و آیات و کلمات و
حروف و اعشار و اخماس و
اعراب و نقاط و تشدیدات
و مدات

الدائرۃ الجزئیۃ

اعداد ہریک
از حروف ہجا کہ در قرآنست
موافق قول عبد العزیز ابن
عبد اللہ کذا فی البستان
للفقیہ ابی اللیث
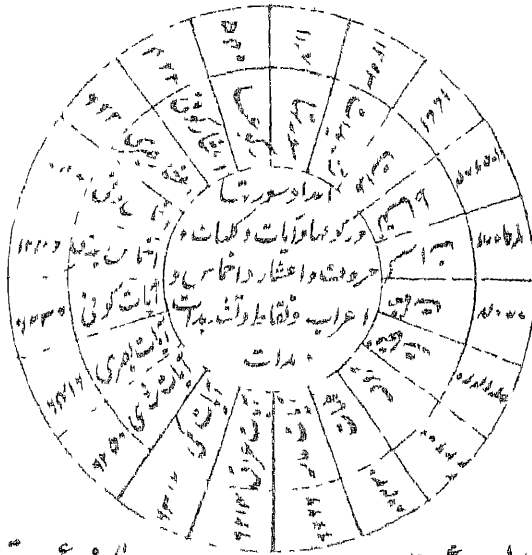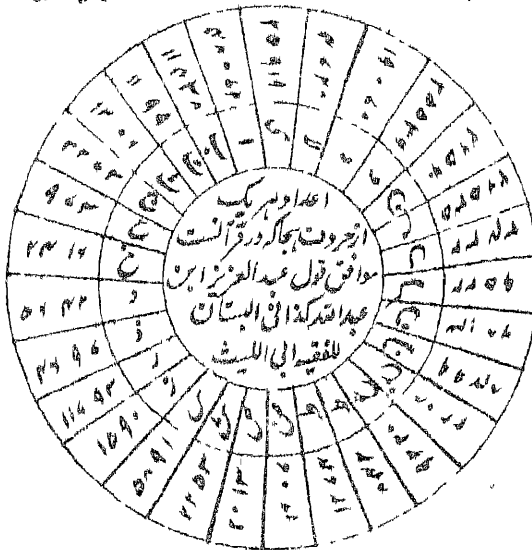
فصل پنجم آیت یا سورۃ مکی وہ ہے کہ مکے مین قبل ہجرت نازل ہوئی ہو اور مدنی وہ ہے کہ بعد ہجرت نازل ہوئی ہو اگرچہ مدینہ مین نزول اوسکا ہو یا کسی سفر مین ہو یا مکہ مین بسال فتح یا سال حجۃ الوداع مین ہو اور ایک قول یہ ہے کہ مکی وہ ہے جسکا مکے مین نزول ہو اگرچہ قبل ہجرت کے ہو اور جسکا کہ مدینہ مین نزول ہو وہ مدنی ہے مضافات مکہ مثل منیٰ و عرفات و حدیبیہ وغیرہ مکہ مین داخل ہین یعنے

جو ان میں نازل ہوا وہ سب مکی ہے اور ایسے ہی مضافات و اطراف مدینہ جیسے احد
و قبا و بقیع و مدینہ میں داخل ہیں جو ان میں نازل ہوا وہ سب مدنی ہے اور ایک قول
یہ ہے کہ جو آیت یا سورۃ بحکم و خطاب اہل مکہ پر نازل ہوئی وہ مکی ہے اور جس میں کہ
حکم و خطاب اہل مدینہ پر ہے وہ مدنی ہے اور قاضی ابو بکر انتصار میں لکھتے ہیں
کہ مکی و مدنی آیات اور سورتوں کا اعتبار صرف حفظ صحابہ اور تابعین پر ہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات میں کچھ منقول نہیں ہے اور
صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں سوگند کھاتا
ہوں اوس خدا کی کہ سواے اوس کے اور کوئی معبود برحق نہیں ہے اس بات
کی کہ مجھکو خوب معلوم ہے حال ہر آیت کا کہ کس بات میں اوتری اور کس جگہ
اوتری اور کس کے مقدمہ میں اوتری فقط اور اعتبار سورتوں کے مکی اور مدنی
ہونے کا بلحاظ شروع کے ہے مثلاً جو سورت کہ اول اوس کا مکے میں نازل
ہوا ہو وہ مکی ہے اگرچہ اوسط یا آخر اوس کا مدینے میں نازل ہوا ہو ابو عبد الرحمن
سلمی عمرو بن مرہ عاصم حمزہ کسائی سفیان ثوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ
اور ہاشم بن میمون و معلی و شہاب اور ایوب بن متوکل اور ابن عامر و یحیے
حضرت عثمان سے اور ابن کثیر و حمید بن قیس اور محمد بن محیص حضرت
ابی بن کعب سے عدد آیات روایت کرتے ہیں اور حسن بن علی مدنی اول اور
ابو جعفر و اسمعیل بن جعفر مدنی اخیر موافق تصریح مدنی پنج کتاب کامل اور غیر اسکے
کہتے ہیں کہ ابو جعفر اور شیبہ مدنی اول اور اسمعیل بن جعفر مدنی اخیر اور تحقیق اسکی
ان جداول میں ہے

دیکھو جدولہاے مندرجہ صفحہ ٥٤ و ٥٥ وغیرہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
الم نشرح	=	۸	=	=	=	=	۲۷	۱۰۳	۱	۹۴
تین	=	۸	=	=	=	=	۳۴	۵۰	۱	[illegible]
علق	=	۱۹	=	۱۸	۲۰	=	۷۲	۱۸۰	۱	۹۶
قدر	=	۵	=	۲	=	۵	۳۰	۱۲۰	۱	۹۷
بینه	مدنی	۸	۹	=	۸	=	۳۵	۱۷۹	۱	۹۸
زلزال	مختلف	۸	۹	=	۸	۲/۴	۴۵	۱۳۰	۱	۹۹
عادیات	=	۱۱	۷	=	=	۲	۴۰	۱۳۸	۱	۱۰۰
قارعه	مکی	۱۱	۹	=	۱۵	=	۳۶	۱۵۲	۱	۱۰۱
تکاثر	=	۸	=	=	=	=	۲۸	۱۲۰	۱	۱۰۲
عصر	مختلف	۳	=	=	=	=	۲۴	۹۰	۱	۱۰۳
همزه	مکی	۹	=	=	=	=	۳۳	۱۳۳	۱	۱۰۴
فیل	=	۵	=	=	=	=	۲۳	۹۶	۱	۱۰۵
قریش	=	۴	=	=	۵	=	۱۷	۷۳	۱	۱۰۶
ماعون	=	۷	=	۲	=	=	۲۵	۱۰۵	۱	۱۰۷
کوثر	=	۳	=	=	=	=	۱۰	۴۲	۱	۱۰۸
کافرون	=	۶	=	=	=	=	۲۶	۹۴	۱	۱۰۹
نصر	=	۳	=	=	=	=	۱۹	۷۹	۱	۱۱۰
تبت	=	۵	=	=	=	=	۲۳	۸۱	۱	۱۱۱
اخلاص	=	۴	=	۵	=	۴	۱۵	۴۷	۱	۱۱۲
فلق	مختلف	۵	=	=	=	=	۲۳	۷۴	۱	۱۱۳
ناس	=	۶	=	۷	=	۶	۲۰	۸۰	۱	۱۱۴

مخرجوں کا بیان جب کہ حروف اپنے مخرج سے بخوبی ادا ہوتے ہیں اور علم جو وقت
ادائے حروف کے حاصل ہو اوسکو علم تجوید کہتے ہین چنانچہ حضرت علی نے ترتیل کے معنے یہی
فرمائے ہین امام سیبویہ سولہ مخرج کہتے ہین اور امام خلیل سترہ کہتے ہین اور سب
مخارج انسان کے دہن میں ہین اول بیچ دہن کا مخرج حروف مدہ کا ہے کہ اونکو
ہوائیہ کہتے ہین دوم جڑ حلق کی کہ وہ مخرج ہمزہ اور ہا کا ہے سوم بیچ حلق کا
کہ اوس مین سے عین اور حا نکلتے ہین چہارم شروع حلق کا کہ اوس مین سے غین اور
خا نکلتے ہین پنجم جڑ زبان کی سے اوسکے مقابل کے تالو کے کہ یہان سے قاف نکلتا ہے
ششم اوسکے نیچے ہے وہ مخرج کاف کا ہے ہفتم بیچ زبان کا سے اوسکے سامنے
کے تالو کے کہ یہان سے جیم و شین و یا نکلتے ہین اور بعضے شین کو جیم پر مقدم کرتے ہین
ہشتم کنارہ زبان کا متصل ڈاڑھ سے کرکے ضاد نکالا جاتا ہے نہم کنارہ زبان کا
تالو کی اوس جا سے نیچے لگاوین کہ یہان سے ضاد نکلتا ہے تا لام بولا جاوے دہم
اس مخرج لام سے نیچے سے خیشوم کے مخرج نون کا ہے جو ظاہر پڑھا جاتا ہے ۔
یازدہم اس سے بھی نیچے مخرج را کا ہے دوازدہم کنارہ زبان کا سے جڑ دو
دانتون اگلے اوپر کے مخرج طا و دال و تا کا ہے ۔ سیزدہم کنارہ زبان سے
کنارہ دو دانتون اگلے نیچے کے مخرج صاد اور زا اور سین کا چہاردہم کنارہ زبان
کا سے کنارہ دو دانت اگلے اوپر کے مخرج ظا و ذال و ثا کا ہے پانزدہم پیٹ لب
نیچے کا سے کنارہ دو دانت اگلے اوپر کے مخرج فا کا ہے شانزدہم ۔ دونون لب
مخرج واو و با و میم کا ہے اور میم ساکن مین خیشوم بھی داخل مخرج ہے ہفدہم
نتھنے کہ اوسکو خیشوم کہتے ہین مخرج نون خفی کا ہے کہ جسکو ظاہر نہ پڑھین اور اوس کو
نون غنہ اور غنوی بھی کہتے ہین نون خفی وہ نون ساکن ہے کہ جسکے آگے حرف
حلقی اور یا حرف یرملون نہون اور اگر حرف حلق ہوگا تو نون ساکن کو بھی ظاہر کرکے
پڑہین گے اور اگر اوسکے آگے کوئی حرف یرملون کا ہو تو نون کو اوس حرف سے بدل
کرکے ادغام کرین گے یعنی تشدید سے اوس حرف کو پڑھینگے اور اس جگہ

واسطے زیادتی توضیح کے شکل دہن کی مع تعیین مخارج حروف کے لکھی جاتی ہے ۔
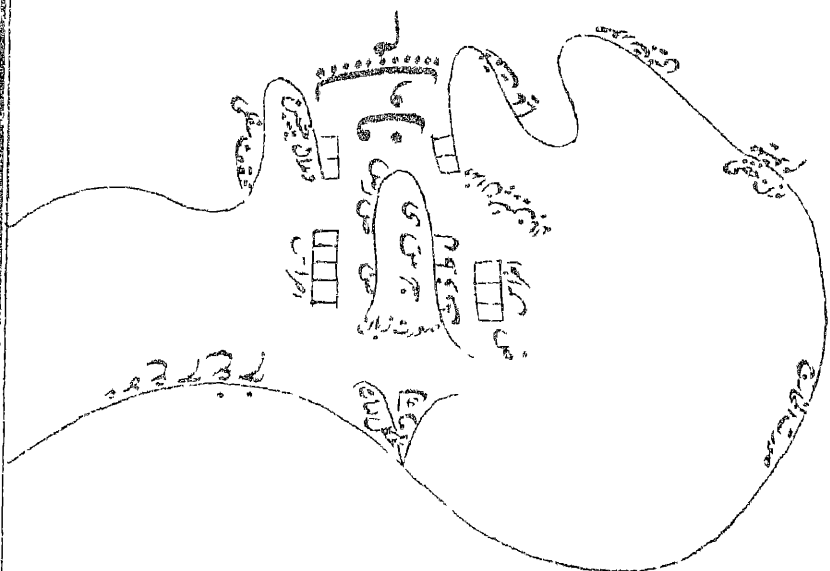
اب واضح ہو کہ ان حروف کی صفات بہت ہیں اور باعتبار صفات کے حرفوں کی
کئی قسمیں ہیں قسم اول مہموسہ وہ آواز کو کہتے ہیں کہ جو اونٹ کے قدم میں سے
بروقت چلنے کے آتی ہے اسی طرح ان حرفوں میں بھی نرمی ہے کہ آہستگی سے
بولے جاتے ہیں اور جب کہ ساکن بولیں تو سانس نہ رکے بلکہ بدستور جاری رہے
اور وہ یہ ہیں س ت ش ح ث ک خ ص ف ہ اور کل
حرف ۲۹ ہیں اونمیں سے یہ دس مہموسہ ہوئے باقی قسم دوم کے اونیس
حرف مجہورہ ہیں کہ جنکے ساکن پڑھنے میں سانس رک جاتی ہے اور جو اونمیں
سے ساتھ سختی کے بولے جاتے ہیں اونکو شدیدہ کہتے ہیں قسم سوم جس کا
مجموعہ یہ ہے اَجِدُكَ قَطَبْتَ اور جو اونمیں سے نرمی سے بولے
جاتے ہیں یہ قسم چہارم ہے جنکا مجموعہ حَسْ شَخْصٌ هَزَّ فَظَ
عَضْ اور پانچ حرف درمیان نرمی اور سختی کے ہیں اور یہ قسم پنجم ہے
جیسا کہ لن عمر اور چار حرف مطبقہ ہیں اور یہ قسم ششم ہے ص ض

ط ظ اور سوا ان مطبقہ کے سب حرف منفتحہ کہلاتے ہین اور یہ قسم ہشتم
ہے اور سات حرف ہین کہ اونکے پڑھنے سے آواز بلند ہوتی ہے اونکو مستعلیہ کہتے
ہین اور یہ قسم ششم ہے اور وہ خص ضغط قظ ہین اور سوا ان کے
جتنے حرف ہین وہ سب پستی سے نکلتے ہین اور یہ قسم نہم ہے اور پانچ حرف
ہین کہ اون کے ادا کرنے مین زبان قرار نہین پکڑتی بلکہ متحرک رہتی ہے یعنے
مخرج پر لگکر اوچٹ جاتی ہے اون حروف قلقلہ کہتے ہین اور یہ قسم دہم
ہے اور یہ جد قطب ہین اور اونکے سوا جتنے حروف ہین وہ سب
ساکن ہین یعنی زبان اون کے ساتھ مخرج پر جم جاتی ہے اور یہ قسم یازدہم
ہے اور تین سے ادا ہوتے ہین اون کو ذلقیہ کہتے ہین اور یہ
قسم دوازدہم ہے اور وے ث ظ ذ ہے اور ان کے سوا جتنے
ہین وہ سب مصمتہ کہلاتے ہین اور یہ قسم سیزدہم ہے اور تین حرف ہین
کہ جنمین سے سیٹی نکلتی ہے جنکو حرف صفیرہ کہتے اور یہ قسم چہاردہم ہو اور وے
ص ز س ہین اور جو حرف علت کہ ساکن ہے اوسکو بسبب نرمی کے لین
کہتے ہین اور جب کہ اون کے ماقبل کی حرکت اونکے مطابق ہو اونکو مدہ[1] اور ہوائی
کہتے ہین اور یا اور حروف مد اور نون اور ہمزہ کو بسبب خفت اور ہلکاپن کے خفیفہ
کہتے ہین اور حروف مطبقہ اور را زبر والی اور پیش والی اور وہ را کہ جسکے پہلے ضمہ یا
فتحہ ہو اور لام اللہ کا کہ اوس سے پہلے کسرہ نہو سب مفخمہ ہین بسبب اسکے کہ پر پڑھے
جاتے ہین اور اسکے ادا کرنے مین زبان کا تالو پر ہوا ... اوس کو مفخمہ کہتے ہین اور ہمزہ کو
بسبب اسکے کہ اوسمین آواز بلند ہوتی ہے مجہورہ کہتے ہین اور شین بوقت ادا کے پراگندہ
ہوکر نکلتا ہے اس لیے اوسکو متفشی کہتے ہین اور ضاد کہ بوقت ادا کے دراز ہوکر

---

[1] جب ضمہ یعنی پیش کو دراز کرتے ہین تو واو پیدا ہوتا ہے اور جب کسرہ یعنی زیر کو دراز کرتے ہین تو
یا پیدا ہوتی ہے اور جب فتحہ یعنی زبر کو دراز کرتے ہین تو الف پیدا ہوتا ہے پس واو کے مطابق کسرہ
اور الف کے مطابق فتحہ ہے ۱۲ محمد ہاشم عفی عنہ

منفتحہ ہے اس لیے اوس کو مستطیل کہتے ہیں اور یہ تمام صفات بالاختصار موافق
قول امام خلیل کے ہیں جیسا کہ توضیح اوسکی اوس دائرے سے ظاہر ہے

دائرہ صفات حروف
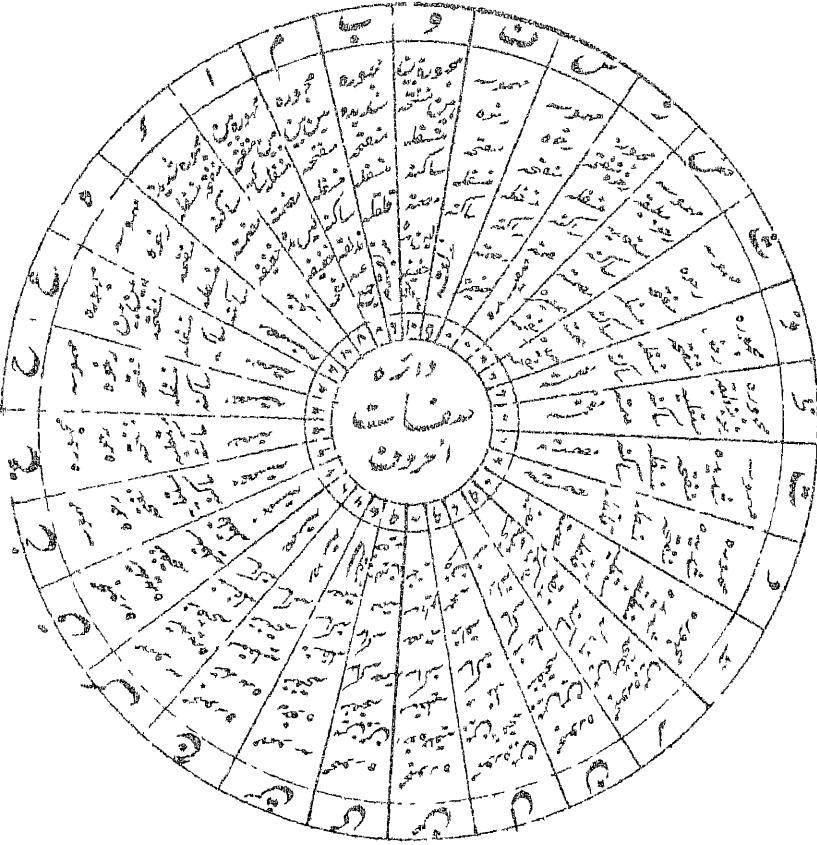
فصل ہفتم تلاوت قرآن شریف نہایت فضیلت رکھتی ہے اور بعد فرائض کے
اورکوئی عبادت موجب اقرب بخدا سواے تلاوت قرآن شریف نہیں ہے حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلام اللہ
تعالے کا سارے کلاموں پر ایسا بزرگ ہے جیسا کہ اللہ تعالے سب پر بزرگ
ہے ابن صلاح کہتے ہیں کہ ایک کرامت اور بزرگی بنی آدم کو یہ دی گئی ہو کہ کسی
اور مخلوق میں یہ نہیں ہے چنانچہ ملائکہ مشتاق رہتے ہیں کہ قرآن شریف کی سے
سنا کریں اور طبرانی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے لڑکے کو قرآن شریف تعلیم کریگا وہ جنت میں

آنچ پاوے گا اور امام احمد عامر سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جس شخص کے پوست میں قرآن شریف ہوگا اوسکے پوست پہ آگ کا اثر نہ ہوگا
اور بعید اللہ کہتے ہیں کہ مراد پوست سے دل مومن کا ہے اور ابوداود روایت کرتے
ہیں کہ جو کوئی قرآن شریف پڑھ کر بھول جاوے گا وہ روز قیامت بے برکت اور اندھا
اوٹھے گا اور لازم ہے کہ پہلے مسواک کرے اور باوضو رو بقبلہ ہو کر بہایت ترتیل اور
عاجزی اور غمگینی سے پڑھے اور اعوذ اور بسم اللہ تمام پڑھکر شروع کرے اور ایسی توجہ
خاطر سے تلاوت کرے کہ گویا اپنے خدا سے باتیں کر رہا ہے اور اپنے خدا کو دیکھ رہا
ہے اور اگر ایسا نہو سکے تو جانے کہ میرا اللہ مجکو حکم فرما رہا ہے اور چاہیے کہ اوپر
آیت خوشخبری کے خوش ہو اور اوپر آیت خوف کے ڈرے اور روے اور اگر یہ بھی
نہو سکے تو رونی صورت ہی بنالے اور باتفاق شرح مہذب میں لکھا ہے کہ وعید اور تہدید
وغیرہ کے معنے پر تامل کرکے اپنے قصور پر روے یا اوپر عمل نیک نکرنے اپنے کے روے
کر یہ بھی بہت بڑی مصیبت ہے اور دہن ناپاک سے تلاوت کرنا قرآن شریف کا بقول
صحیح کروہ ہے اور ایسے ہی بے وضو چھونا قرآن شریف کا بروایت مشہورہ درست
نہیں اگرچہ خلاصۃ الفتاوی اور کشف شرح وقایہ ابوالمکارم میں جائز لکھا ہے موافق
ایک قول امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور جنبی والی اور حیض نفاس والی کو
ہاتھ لگانا قرآن شریف کا اور پڑھنا ایک آیت کا یا زیادہ کا ہرگز جائز نہیں ہے اور امام بیہقی
کہتے ہیں کہ عثمان ابن عبداللہ اپنے دادا اوس ثقفی سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن شریف جو دیکھکر پڑھے اوسکو دو ہزار نیکی ہیں اور جو
یاد پڑھے اوسکو ہزار نیکی ہیں اور اسی لیے عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمیشہ قرآن
شریف پر نظر رکھا کرو کہ یہ عبادت ہے اور قرآن شریف پکار کر پڑھنا بہتر ہے آہستہ پڑھنے
سے بشرطیکہ ریا نہو اور کسی کو ایذا نہو اسلیے کہ اسمیں جگانا ہے دل خفتۂ غفلت کا اور
جگانا خفتگان غفلت کا اور متوجہ کرنا اپنے کانوں کا اور زیادہ کرنا خوشی کا مقصود ہے
اور بھی تحسین اور نرم وغمگین کرنا آواز کا فضائل و مستحبات سے ہے بشرطیکہ تحسین

وتحرین موافق اقتضاے طبیعت کے ہو اور زیادتی اور کمی حروف کی بھی منع و حرام
و مکروہ ہے اور اگر ساتھ نغماے موسیقی کے ہو تو نہایت فسق ہے
اور جو شخص کہ پسند کرے وہ بھی گنہگار ہے اور شعب الایمان مین حذیفہ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑہا کرو تم قرآن شریف کو عرب کے لحن
اور آواز سے اور دور رہو تم آواز اہل عشق اور اہل کتاب کے دور ہے اور پیچھے
میرے ایک قوم ہوگی کہ ترجیع کرینگے جیسے گانے اور نوحہ مین ترجیع ہوتی ہے نہ ہوگا قرآن پڑہنا
اونکا اونکے حنجرۂ گردن سے اوپر نہ چڑہے گا کہ قبول ہوسکے اور بہتر مقام واسطے قرآن خوانی
کے مساجد ہین اسی بہروسے روایت ہے کہ جو لوگ مساجد مین واسطے قرآن خوانی
کے جمع ہوتے ہین اونکو اطمینان اور رحمت خدا کی طرف سے عنایت ہوتی ہے اور
فرشتے اون کو گہیر لیتے ہین اور یاد فرماتا ہے اونکو خدا تعالے اپنے مقربون مین
اور بہتر یہ ہے کہ قرآن شریف متصل با ترتیب پڑہا کرین مگر جو سورتین کہ شروع
مین وارد ہوئی ہین جیسا کہ فجر جمعہ مین سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر اور بہتر وقت
قرآن خوانی کا آخر شب ہے خصوصاً نماز مین اور سب سے بہتر دنون جمعہ و پیر
و پنجشنبہ اور عرفہ اور عشرۂ اول ذیحجہ اور اخیر عشرۂ رمضان واسطے تلاوت
قرآن کے ہین اور چالیس روز سے زیادہ مین اور تین دن سے کم مین ختم قرآن مکروہ ہے
اور حضرت عثمان بن عفان شب جمعہ کو قرآن شریف شروع کرتے تھے اور شب پنجشنبہ
مین ختم کرتے تھے اسی لیے سات منزلین قرآن شریف کی مقرر ہوئین سورۂ فاتحہ سے
سورۂ نسا تک اور سورۂ مائدہ سے سورۂ توبہ تک اور سورۂ یونس سے سورۂ نحل
تک اور بنی اسرائیل سے سورۂ فرقان تک اور سورۂ شعرا سے یس تک اور سورۂ والصافات
سے سورۂ حجرات تک اور ق سے آخر تک یہ سات منزلین قرآن شریف کی ہین اور بہتر یہ ہے کہ موسم
گرما مین اول دن مین اور موسم سرما مین اول شب مین ختم کیا جاے تاکہ باقی تمام روز فرشتے استغفار
بہیجتے رہین کیونکہ ابتداے ختم سے جسقدر دن باقی رہتا ہے اوسمین فرشتے درود بہیجتے ہین اور اسیطرح
تمام شب مین بہی اوسپر درود بہیجتے ہین۔ اور جو شخص کہ بعد ختم کے دعا کرے اوسکے لیے

چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں اور استعاذہ یعنی پناہ مانگنا قبل شروع قرآن شریف سنت ہے اگرچہ اوس
واجب بھی کہتے ہیں اور بعض نے اس شکل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پر اور امام حمزہ نے استعیذ باللہ من
الشیطان الرجیم کو ترجیح دی اور یہی شاطبی نے اختیار کیا ہے اور اصل یہ ہے کہ استعاذہ آہستہ پڑھنا سنت ہے اگر پڑھنے
اگر چند قاری ہوں تو ایک کا پڑھنا اور باقی نہ پڑھیں تو نہ ہوئے گنہگار ہونگے اور جب ترک کیا تو ہوئے سورہ برأت
کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو امام صاحب فرماتے ہیں کہ ایک آیت ہے کہ پڑھے ایک رکعت دوسری سورت
میں علاحدہ کی معلوم ہوتی ہے اور جزو کسی سورت کی نہیں ہے مگر بعض کہتے ہیں کہ ہر سورت کی جزو ہے اور جائز ہے کہ پڑھنے والے کو
کوئی سلام نہ کرے اور اگر کوئی سلام کرے تو قاری کو اشارے سے جواب دینا چاہیے اور لازم ہے شروع کرنے سے پہلے
یہ دعا پڑھے اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور جسے قرآن شریف یاد رہنا منظور ہو چاہے
تو چار رکعت نماز نفل اس طرح سے پڑھے کہ رکعت اول میں سورہ یٰس اور دوم میں حم دخان اور سوم میں الم سجدہ اور
چہارم میں سورۃ الملک اور بعد فراغت تشہد اور درود کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَ
ارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ
تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ بَدِيعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَ
نُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَ
أَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یہ عمل تین یا پانچ یا سات جمعے کرے نہایت مجرب اور مفید ہے اور یہ بعد تلاوت
یعنی ختم تلاوت کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ بِعَدَدِ مَا فِي جَمِيعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا
وَبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ أَلْفًا أَلْفًا یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْهُ لِي إِمَامًا وَّنُورًا وَّهُدًى
وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِي مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَعَلِّمْنِي مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِي تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ
النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تِلَاوَةَ الْقُرْاٰنِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ
النَّهَارِ وَوَفِّقْنَا لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَجِرْنَا مِنَ النَّارِ وَاحْشُرْنَا مَعَ الصَّالِحِينَ مِنْ أُمَّةِ حَبِيبِكَ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ
وَصَلَّى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا فقط

فقد تم سراج القاری

رساله موسوم	بسم الله الرحمن الرحیم	به مرغوب القاری

بعد از حمد و ثنا و درود بر مصطفے صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم بدانکه این رساله ایست منظومه در بیان بعضے قواعد و قوانین علم قرارت که مر حافظان قرآن شریف را از لابد و ناچاریست مشتمل چند فصول جمع آورده شده تا طالبان این علم را بر وقت بکار آید

فصل در قواعد نون ساکن و نون تنوین که مشتمل چهار حکم است

نون ساکن هم وگر تنوین دارد حکم چار — قلب[1] و ادغام[2] آمد و اظهار[3] و اخفا[4] را شمار

حکم اول

گر ملاقی با بود آن هر دو را پس این بخوان — هر یکی را قلب کن از میم و با غیرش بخوان
نون ساکن نیز تنوین گر در آید در سخن — چون رسد با هم بهمش قلب کن آنرا بدان
مثل من بعد و تنوین رؤفٌ بالعباد — در کلام حق بخوان بشنو تو این با اعتقاد
هست اندر در مثالش هم سمیعٌ بالبصر — یاد دار این از کلام خالق جن و بشر

حکم دوم

حافظا حرفی یرملون گر بیاید بعد از آن — پس کنی ادغام با غنه تو هر یک اندر آن
در مثال یا بخوانی از کلام بے چگون — عن یّدٍ در نون و در تنوین قومٌ یّعقلون
من وّلیٍّ در نظیر واو بومن را شمار — همچنان ظلًّا وّ [illegible] در مثالش یاد دار
یا ز من مّاءٍ مّهینٍ در مثال میم دان — من نّشاء سجّدًا نّغفر لکم در نون بخوان
لیک مستثنی بود صنوانٌ و قنوانٌ دگر — لفظ بنیان چنین دنیا بود ای با هنر

فصل در بیان ادغام بے غنه

در بیاید بعد آن از را و لام یرملون — پس بخوان ادغام بی غنه دران [illegible]
چونکه من رّبٍّ رّحیمٍ من لّدنّا ای کمال — رحمةً للعالمین را هم شمار اندر مثال

حکم سیوم

حرف اظهار آمده شش ای برادر اندر آن | حا و خا و ها و عین و همزه و غین تا بدان
گر کسی زین شش بیاید بعد آن تنوین و نون | پس بکن اظهار هر یک ای ... ذوفنون
اِنْ حُکْمُ اِنْ نَحْنُ مِنْهُمْ اِنْ عَلَیْهِ یَنْغِضُوْنَ | اِنْ اَسَأتُمْ اِنْ هٰذَا تا اِلَیهِ در مثال نون
شش دگر اشکال تنوین دان آنِیَه او | چونکه خبیرٌ حافظاً پس ذرة نارٌ حامیة
کُلٌّ بَیْنَ نیز این را هم جمع شد او زکی | چونکه لا خوفٌ علیهم طالبا اذ نادی الیه
آیت آنجا خیره در مثل همزه یادگیر | در نظیر های ... کاهم را بگیر

حکم چهارم

حرف اخفا پانزده دان تا و ثا و جیم و دال | ذال و زا و سین و شین و صاد و ضاد ای ذو کمال
طا و ظا و فا و قاف و کاف ای صاحب وقار | جمله این احرف اخفا پانزده شد در شمار
گر کسی زین پانزده حرفی که آید بعد آن | وا بکن اخفا مع الغنه بخوانی اندر آن
انشئوا مِن ثَمَرَةٍ پس مِن جِبَالٍ مِن دُونِهِ | مُنذِرُونَ اَنزَلتُ را در مثال اَنتُم
باز بشنو یَنسِلُونَ یُنذِرُونَ یَنصُرُونَ | مِن ضَلَّ وَ کُنتُم یَنطِقُونَ یُنظَرُونَ
یَنقَضُونَ یُنقِذُونَ باز مِنکُم این ترا | در مثال نون کنتم هم بشنو تنوین را
نعمةٌ تجزی مثال تا بود ای هوشیار | سائحاتٍ ثیباتٍ در مثال ثا شمار
گیر هم از قرآن مثال جیم مِن خَلقٍ جَدِید | پس مثال دال قنوانٌ دانیةٌ آید پدید
هم قبیله ذال بشنو چون عزیزٌ ذو انتقام | نیز بعض زخرف القول از غدا و ندا نام
زلفه ریست با سین و شین صبارٍ شکور | در مثال صاد ریحاً صرصراً ای ذو شعور
عاقلا کلاً ضربنا در مثال ضاد دان | در نظیر طا صعیداً طیباً دائم بخوان
مثل ظلاً ظلیلاً مثل فاکهم ترا | در مثالش یاد دار این نسطة فی العام
گویمت تمثیل قاف و کاف ای خوش ضمیر | سوء منقلبٍ فانقلب پس کراماً کاتبین
این مثالها تمامی شد بفضل حق تمام | بعد ازین بشنو بیان قلقله ای نیکنام

فصل در قواعد حروف قلقله

پنج در قلقل بشنو ز عبدالله بصیر	قاف و طا و با و جیم و دال باشد یادگیر
بر سر هر یک ازین آید ترا وقف اگر	باید آن کان حرف اخفائی بتنبیهی سخت‌تر
چون منافی سست حیاست حیاهم آجا	پس مهیا کرد امثال از آن خوش مراتب
لیک و کثر تخوانی نیز در جای سکون	در نظیرش گویمت چون اطّلعون تعقلون
باز باشد ای عزیزم یبصرون تجعلون	نیز حجیتم بشنو از من زان اثما یفلحون

فصل در قواعد میم ساکن و از حروف بوف

میم ساکن را ملاقی میم آخر گر شود	پس بود ادغام با غنه ترا لایق شود
ما لکم فیه دو نیز در ادغامش یاد دار	از کلام آن خدای خالق لیل و نهار
در ملاقی با و واو و فا بود آن میم را	هر یکی جائز بود اظهار و اخفا مر ترا
لیک اخفا پیش با ای الفه و اول بهتر است	بهر تشبیهش ترا اصبتم به واضح است
چونکه آید بعد و در بلی بعد ه بشنو دگر	عنهم فی دینهم و مثل فا ای بهره ور
گر شود میم با هم نون آید در کلام	واجبست اظهار غنه سخت تر در هم مدام
گویم از مصحف مثال میم لمّا جاءهم	پس نظیر نون را بتحقیق میدان انّکم

فصل در قواعد قسم ادغامات حروف بحروف و امثال وی

حرف ساکن را ملاقی حرف مثلش هم بود	آن زمان ادغام اول در دگر لازم بود
مثل آن فاضرب به و دیگر مثالش بل لهم	همچنان یدرککّم الموت ست واذکر ربهم
بعد مد گر بود در کلمه آخرش مکرر	حرف یکجنسش از آن ادغام باشی چونکه
تا نگردد زائل آن مد کاثباتش دائم	لازم و واجب بود هر جا که آید در کلام
ممتنع ادغام از فی یوم الذی یتعمم نظیر	نیز ها ذوا و النّذی ای برادر یادگیر

قسم ادغام دال قد

قسم ادغام ثا در ذال

گر کنی ادغام ثا در ذال هم جائز بود — چونکہ یلهث ذلک آمد در کلام احمد

فصل در قواعد صلۂ هاے ضمیر و عدم آن

هاے ضمیر را کنم اکنون بیان در گوش آر — سہ بود احوال او گویم ترا تفصیل وار

چون بود مضموم یا مفتوح قبلش از زبان — واو ساکن ای عزیزم بعد آن مضمر بخوان

در مثالش بشنو از حق احرٰکہ هم انّہٗ — لیک مستثنی بود زین حکم لفظ یرضہ

گر بود مکسور قبلش بعد آن هاے ضمیر — یاے ساکن را بخوانی چون بہٖ آید نظیر

در سکون بعدش بباید یا اگر باقبل وے — پس صلہ و یا نیاری آنزمان ای هیچ شی

چون لہ الدین ست منتہ انگہ سیم — وصلا و در وقفش باشی همیشہ در حذر

لیک فیہ مُهانًا حکم استثنا شمر — بشنو از من این خبر از قاریان معتبر

فصل در قواعد حروف استعلا و حروف مطبقہ

گر بباید در تلاوت حرف استعلا بشر — پس تفخیمش ادا کن هر کجا یابی ورا

حرف استعلا بباید هفت حرف ای پسر — خا و صاد و ضاد و طا و ظا و غین قاف

چار حرف مطبقہ زان هفت آمد در شمار — صاد و ضاد و طا و پس ظا بود این چهار

هر یکی زین چار را مخصوص تفخیم اشد — دایما بیدار و با شدت بخوانش بر آید

چون لبالمرصاد دیگر با فرطت اش مثال — اندران تفخیم بشنو از خداے لایزال

فصل در قواعد تفخیم و ترقیق را و لفظ الله

را اگر مفتوح یا مضموم آید در کلام — هم بہ تفخیمش ادا کن از زبان آنگہ تمام

در مثال فتح بشنو گویت چون یُهْرَعُونَ — در نظیر ضم بباید چون ولاهم یشعرون

راے ساکن آید و قبلش فتح یا ضم بود — حکم تفخیمش در ان احوال را هم بود

بہر هر یک آرم مثال از قول رب العالمین — قَریَۃ اول بدان باز قرآن مبین

را اگر مکسور آید پس تو باریکش بخوان — راے ساکن را کہ قبلش کسرہ باشد همچنان

۱ تفخیم بجاے معجمہ حرف را ادا کردن ۱۲ منتخب —

بعد آن احرف مد چون همزه آید پدید — همچنان باشد الف مقدار مد باید کشید

گر بیک لفظی بیابی مجتمع آن هر دو را — نزد قرا متصل نامش بود گویم ترا

گر بیابی در دو لفظ آن هر دو را آنگه کلی — نزد قرا نام او آن وقت باشد منفصل

باز بشنو منفصل را گویمت تفصیل وار — تا ترا آسان شود و اتقنش ای کامگار

در اخیر لفظ اول نیز باشد حرف مد — ابتدای لفظ ثانی باز آن همزه بود

چون سماء آء بشنو از حق در مثال متصل — باز فی اعناقهم اندر نظیر منفصل

گر شود آخر حرف مد را حرف ساکن متصل — یا شود آن حرف گه بر وقف باشد مشتمل

سه الف مقدار مد در هر دو بکش ای پر فنان — در نظیرش گویمت چون ءالآن یفتنون

نام اول مد ساکن نام ثانی ایچوان — لازم و عارض بود در اصطلاح قاریان

بعد یای مضمره گر همزه آید ای کبیر — هم نباشد حرف ساکن قبل آن یا ضمیر

تا بقدر دو رسد انگشتان بکش مد را طویل — چون له اسرای از مصحف بشر آن هم نظیر

مد بکش آن وقت هم مقدار آن مد ضمیر — چونکه لیس و دگر حسن آید در نظیر

مد هر حرف مخفف اسم او موضوع شد — همچنان از راویان معتبر مسموع شد

فصل در قواعد مخارج حروف

در حروف آمد مخارج شانزده ای نامور — بشنو از من گویم از قول متین معتبر

وانکه غنه وصف میم و نون بود از بهر آن — از مخارج مخفی گردم بیان ذکر آن

همزه و هم ها بود ز اقصای حلق هم دگر — عین و حا آید برون از وسطش ای بهره ور

نیز از ادناش خا و غین می آید برون — مذهب خفا این است و علیه الاکثرون

حرف مد از جوف حاصل میشود ای چیره رو — قاف از اقصی اللسان از حنک خارج بود

کاف اندک اسفل است از قاف من حنک الاعلی — یا و وارش در دولت اصحاب علم و صفا

در میان لام وقت نطق از کام بلند — جیم و شین و یا بحرکت گر بود ای بهره مند

یای ساکن گر بود مفتوح قبلش نیز او — از همان مخرج برون آید بدان ای نیکخو

از کنار آن زبان و باز از اضراس بلند — کن تلفظ ضاد را هم اینچنین ای هوشمند

ضاد از اطراف خارج میشود تنها دگر — هیچ حرفی زین مکان ناید برون ای خوش سیر

فیه در مصحف کثیر آمد ولیکن از کی / لفظ فیه واحد نیست همچنان لفظ لذی

اول اندر سورهٔ فرقان بود آمد دوین / سورهٔ والفجر اندر لفظ ثانی ۔ این

در کلام الله یک لفظے بود لفظ لذی / آنچنان در سوره حج واحد بیا بر غلیدین

لفظ اول را جزو الحج و مشرح ان / لفظ ثانی را جزو تا ن و عشرون دوان

وانکه در تنزیل تجری من تحتها الانهار ست / لیک تجری تحتها الانهار کجا واقع ست

حافظ این لفظ را فتی کسی پرسد ترا / گو که اندر سورهٔ توبه نگر باشد درا

گر کسی پرسد ترا الفاظ عزیز ذی انتقام / گو که آن باشد یکی در مصحف ربا الانام

و من اظلم اگر خواهی در یابی شتاب / در رکوع اولش والله اعلم بالصواب

فصل در معذرت ناظم این رساله

رفته باشد اندرین نظمی اگر سهو و خطا / قصد اصلاحش بفرما ای کریم پر عطا

زانکه یک باب گلستان در طفولی خوانده ام / از زبان فارسی من عاجز و درمانده ام

منتهی شد این رساله از عنایات خدا / از زبان مصنف این مسکین عبدالله گدا

ده الٰہی طالبان را زین فوائد منفعت / جامع و هم کاتبش را دو نعمت مغفرت

از طفیل سید الکونین ختم المرسلین / هم طفیل آل و اصحابش کبار مجتهدین

پند سودمند

علم کی تحصیل پر کر دل رجوع / پہلے کر قرآن کا شغل شروع

بعد اسکے پڑھ تو علم صرف و نحو / لے سبق جتنا نہ کر تو اسکو محو

پھر حدیث و فقہ تفسیر اے عزیز / پہلے پڑھ جو تجھکو ہو عقل و تمیز

کیونکہ اس سے ہوگی عقبٰے تیری پاک / پاک جب عقبٰے ہو گیا دنیا سے پاک

چھوڑ غفلت وقت بازی کا نہیں / پھر نہ پائے گا تو وقت ایسا کہیں

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ سب سے پہلے اپنی عمر کا قیمتی حصہ مذکورہ بالا نظم کے بموجب صرف کرے بعدہٗ

تعداد سیپاره و سورتہا	بسم اللہ الرحمن الرحیم	و رکوع و سجود

بعد از حمد خدائے ذو الکرام
نعت حضرت مصطفے خیر الانام

بشنو اے صاحب تلاوت پاک دین
چند چیزے از من مسکین حزین

تا بر اسرار خدا آگہ شوے
واقف از سر کلام اللہ شوی

ہم ز سیپاره رکوع و ہم سجود
ہم ز سورتہا و آیتہا و ورود

ہم ز آداب تلاوت اے جوان
واقف و محرم شوی چون فطان

ہم ز ہر یک جا آگہ شوے
ہمچو مردان راه مروره شوی

بے وضو ہرگز مخوان قرآن را
لا یمسه را بخوان اے خوش لقا

گفت شخصے یا محمد مصطفے علیہ السلام
جملگی چند ست الکتاب خدا

کرد بادی انچنین احمد خطاب
یکصد و چار آمده جمله کتاب

ده صحیفه یافته آدم صفی علیہ السلام
شیث را پنجاه بر او لیس سنی

ده صحیفه بر خلیل الله کریم علیہ السلام
آمده توریت بر موسے کلیم علیہ السلام

وان کتاب عیسے تو انجیل را
ہم زبور آمد بداود از خدا

وان تو فرقان بمحمد مصطفے
مصطفے گفت او سے بدر الدجی

مصطفے گفت از زبان خویشتن
امتم را بر شما اے مرد و زن

افضل الطاعات قرآن خواندن است
اہل قرآن اہل اللہ بے ظن ست

بشنو اے تالی تو این نظم ز ما
تا بدانے نام سی سیپاره را

اولین سیپاره الف لام میم
دومے سیقول شد بیشک و ہم

سومی تلک الرسل اے مرد دین
لن تنالوا البر چار آمد ہمین

پنجمین والمحصنات اے مرد راه
لا یحب اللہ ششم کن نگاه

ہفتمے واذا سمعوا ای ہمین
ہشتمین بدان لو اننا را ہشتمین

نهم شد قال الملا از شک برون
واعلموا ده یازده یعتذرون

دان توقف نیز از این قبیل | گر دهد مهلت نفس یک دو میل

وان بقرآن اسم اللہ اے جوان | یکه از وی ابتدا آمد بیگمان

حافظ این نظم را بشنو کنون | تا ترا وقف باشد شگون

میم وقف لازم است مگذار ازو | گر گذشتی هم کفر است اندرو

طا چو وقف مطلق آمد مرترا شه | مگذرست زو هرکجا یابی درا

جیم جائز گر گذشتی هم رواست | لیک استادن درو اولی تراست

زا مجوز ایستی اندر خوش است | لیک بگذشتی بسے اولی ترست

صاد را وقف مرخص خوانده اند | ایستند دروے اگر درمانده اند

قاف وقف و توقف کن دران | لیک رخصت شد گذشتن هم ازان

ضاد را وقف ضروری گفته اند | لیک این معنی بسے رخصت اند

لا اگر باشد علامت اندرو شه | نیست وقفے مرترا مگذار ازو شه

گفت اسمعیل بهرت حافظا | تا بدانی وقفها را بے خطا

پس بدین ترتیب خوان احزاب را | گشت روشن از نبی اصحاب را

مولوی یعقوب چرخی اے فتا | کرده بود این نسخه از بهر خدا

او ز حافظ دین بخاری باکمال | این سند میداشت اے صاحب جمال شه

همچنین منزل بمنزل اے جوان | آمد از پیغمبر این ترتیب هان

که بهر ختم قرآن باصفا | کرد این ترتیب آن شاه هدے

روز جمعه پس ز الف لام میم | خوانده تا انعام آن خلاق عظیم

روز شنبه ز اول انعام هان | تا باخر توبه خوانده بیگمان

روز یکشنبه ز یونس کان بود | تا سر طه تلاوت مے شود شه

از سر طه دوشنبه را بخواند شه | چون قصص آخر شده پس باز ماند شه

در سه شنبه عنکبوت آغاز کرد | تا ص آخر خوانده قرآن باز کرد

چهار شنبه ز زمر خوانده بیگمان | این طریق ختم او بودست هان

پنجشنبہ را شروع از دا قصہ ختم قرآن مے نمود آن شاہ ما
اینچنین ترتیب احزاب ست بان از محمد بر ہمہ اصحابیان
ہر کہ قرآن را بدین ترتیب خواند حاجتش گشتہ روا دل شاد ماند
بہر ہر حاجت کہ خوانی ختم این سرخرو مانی تو در دنیا و دین
حاجت سازد روا بے شک خدا از برائے جان پاک مصطفےٰ
یاد کن بعد ختم اے خوش لقا یاد عاے خیر اسمعیل را
بشنو ترتیب اگر فہمی اے جان من گر تو حافظ ہستی این را حفظ کن (نام مصنف)
روز جمعہ خوان ز سورہ فاتحہ پنج و یا سیپارہ دان تا مائدہ
روز شنبہ خوان ز سورۂ مائدہ تا بہ یونس پنج سیپارہ شدہ
روز یکشنبہ ز یونس اے جوان تا بہ اسرائیل باکم چار دان
روز دوشنبہ ز اسرائیل خوان تا بہ شعرا چار یا بالا بدان
خوان سہ شنبہ را ز شعرا نامدار تا بہ والصافات شد سیپارہ چار
چارشنبہ را ز والصافات خوان تا بسورت قاف سہ بہ نیم دان
پنجشنبہ را ز سورۂ قاف گیر ختم کن قرآن اے روشن ضمیر
یا و بالا چار سیپارہ بدان نظم اسمعیل را کن حرز جان
ہر کہ خواند اینچنین قران را در میان حفظش گہے ناید خطا
ہم ثواب و مژدہ باید بے شمار یک شمردن کے توانم از ہزار

فضیلت تلاوت قرآن شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ جو شخص قرآن شریف کی تلاوت نماز کے اندر کھڑا ہو کر کرے اوسکو ہر حرف کے بدلے میں سو نیکیوں کا ثواب ہوگا اور جو بیٹھ کر پڑھے ہر حرف پر پچاس نیکیوں کا ثواب ہوگا اور جو شخص نماز میں نہو اور باوضو تلاوت کرے پچیس نیکیوں کا ثواب پاویگا اگر بے وضو پڑھیگا تو دس نیکیوں کا ثواب ہوگا۔ افضل یہ ہی کہ رات کو اکثر تلاوت کرے کہ اوس وقت جمعیت دل کو زیادہ ہوتی ہے۔

رسالہ مسترشد	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مشتاق الحروف

سب تعریفین اللہ کے واسطے ثابت ہے اور صلوٰۃ و رحمت نبی پر جو ہے حقا
سبحانہ نازل کرے اوس نبی پر اور اپنے رسول پر کہ ساتہ اوسکے خطوط و آیات قرآن کے بھیجا اور
قبول کر لیا ہے وہ نبی مقبول محمد ہین اور اوسکے آل اور اصحاب پر اللہ سبحانہ باران رحمت
کا برساوے اور قرآن کے قاریون پر اور قرآن کے دوستدارون پر باران رحمت
کا برساوے بعد اسکے علی جونپوری فائدہ عام کے واسطے حروف قرآنی کے مخارج
کا بیان اس طور پر کرتا ہے اور اوسکا ایک نقشہ بطرز جدید اسطرح سے لکھتا ہے کہ ہر ایک
کی سمجھ مین باسانی آجاوے اور بسبب مختصر ہونے کے ہر کوئی ان ورقون کو اول
سے آخر تک دیکھ جاوے اور یاد کر لے اور حروف کی صفات اور تجوید کے سارے
قاعدون کے دریافت کرنے کا جسکو شوق ہو وہ شرح سندی جزری وغیرہ
کتابون مین دیکھے مخرج حروف کے معتبر قول کے موافق سترہ ہین اور مخرج کے
پہچاننے کا طریق یہ ہے کہ جس حرف کا مخرج دریافت کرنا ہو اوسکو ساکن کرے اور
اوسکے شروع مین ہمزہ ملاوے اسطرح سے اَب اَج اَت جس مقام مین آواز موقوف ہو
وہی اوس حرف کا مخرج ہے اب ہم مخرج کا بیان مقدمہ جزری اور اوسکی معتبر شرح کے
موافق شروع کرتے ہین پہلا مخرج حلق اور منہ کا جوف یعنے دہ میان اور خالی ہے یہ
سو الف حرف جوف کا ہے کہ مطلق جوف سے نکلتا ہے اور منہ کے کسی جز سے لگاؤ نہین
رکھتا اور الف کی دونون بہن کہ واو اور یا ہین وہ دونون بھی جوف سے نکلتے ہین اور یہ
الف اور واو اور یا تینون مد کے حروف ہین کہ ہوا پر تمام ہوتے ہین اب جاننا چاہیے
کہ جسوقت واو ساکن ہو اوسکے پہلے پیش اور یا ساکن ہو اوسکے پہلے زیر تب انکو مدہ واو
حروف مد بولتے ہین اور الف ہمیشہ مدہ رہتا ہے یعنے خود ہمیشہ ساکن رہتا ہے اور اوسکے
پہلے زبر ہوتا ہے تو تینون حرف مد کے ہین کہ انکی آواز ہوا پر تمام ہوتی ہے منہ اور
حلق کے کسی جز پر نہین ٹھہرتی سو الف کا حال بدلتا ہی نہین اور اوسکا مخرج ہمیشہ

جوف سے ہے اور واو و یا جب مدہ ہوتے ہیں تب اونکا مخرج بھی جوف ہوتا ہے اور نہیں تو
اون دونوں کے بھی دو مخرج جدا ہیں جیسا کہ معلوم ہوگا اور سیبویہ کہتے ہیں کہ الف ہمزہ
کے مخرج سے نکلتا ہے یعنے الف ہمزہ کے مقام سے شروع ہوتا ہے اور ہوا پر تمام ہوتا
اور وہ واو و یا جو مدہ ہے اونکے ادا کرنے کی حقیقت یہ ہے کہ اونکی آواز کا شروع اونکے
مخرج سے ہوتا ہے اسطرح پر کہ واو اور یا شتابی سے بعد اسکے ہوا پر تمام ہوتا ہے مانند
یالیتنی اور اِنّی آنا کے اور الف جوف سے اور سیبویہ کے قول کے بموجب ہمزہ کے مخرج
سے شروع ہوتا ہے اور ہوا کی تمامی پر تمام ہوتا ہے مانند ما کے اور یہ بات اوسپر
کھلتی ہے جو کہ بیچ سے مستند قاری سے سنتا ہے فائدہ مخرج کے بیان میں یہ قاعدہ
مقرر ہے کہ جس حرف کا مخرج مقدم ہوتا ہے یعنے سینے سے نزدیک ہوتا ہے اوسکا
ذکر پہلے کرتے ہیں اسی قاعدے کے بموجب بیچ میں سے ہمزہ سے میم تک ترتیب کے
ساتھ بیان کیا ہے اور ہم بھی اسی ترتیب کے ساتھ بیان کرتے ہیں خوب یاد رہے
جو حرف پہلے مذکور ہوگا وہ بہ نسبت دوسرے کے سینے سے نزدیک ہوگا گو کہ ایک
بال ہی برابر ہو اور جو پیچھے مذکور ہوگا وہ بہ نسبت پہلے کے سینے سے دور ہوگا منہ کیطرف
سینے سے گو بال ہی برابر ہو فائدہ اب ایک بات بڑے فائدہ کی ہے اوسکا یاد رکھنا
بہت ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جب آدمی کسی لفظ کے بولنے کا ارادہ کرتا ہے تب اللہ
تعالی کے حکم سے زبان آدمی کی جو اوسکے ارادے کی تابع ہے جس لفظ کا ارادہ کرتا ہے
اور جس حرف کا خیال اوسکے دل میں جمتا ہے اوسکے مخرج پر خود بخود پہونچ جاتی ہے اور
اس ملک کے آدمی کے خیال میں چونکہ اس ملک کی زبان کے موافق حرفونکا خیال جما ہے
جب قرآن کے حرفوں کو عرب کے مخرج سے غافل ہوکے ادا کرنا چاہتے ہیں تب زبان
اس ملک کے مخرج پر خود بخود پہونچ جاتی ہے مثلا جیم کا مخرج عربی زبان میں بیچ بیچ
زبانکا اور اوپر کے تالو سمت ہے اور ہندی زبان میں جیم کا مخرج ثنایا کی ٹھلیا کی جڑ اور زبانکی
نوک سے ہے تو جب اس ملک کا آدمی کتاب میں جیم کا مخرج پڑھکے عرب کے مخرج
سے غافل ہوکے جیم کہنا چاہتا ہے تب جیم ثنایا کے ٹھلیا کی جڑ اور زبان کی نوک سے

بے اختیار ادا ہوتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم ادا ہوا ایسا ہی سب حرفون کا حال ہے پس
بہتر یہ ہے کہ مثل لڑکون کے ناواقف بنکے اپنے ملک کی آواز کا خیال چھوڑ کے عرب کے
مخرج کا خیال کرے جیسا کہ کتاب مین لکھا ہے حرف کو ادا کرے تاکہ حرف صحیح نکلے اور جس
زبان مین قرآن اوترا ہے اوس زبان مین پڑہا جاوے اور اللہ تعالی کی اطاعت اور
رسول مقبول کا اتباع پورا پورا نصیب ہو کیونکہ اسلام کے سارے فرقون کا اتفاق ہے
کہ قرآن عربی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہین پس غفلت کی بلا مین بہت سے
لوگ گرفتار ہین اسواسطے اس مضمون کا گوش گذار کرنا ضرور ہوا دوسرا مخرج اقصی
حلق کا یعنے حلق کی تمامی سینہ کی طرف سو اقصای حلق سے نکلتا ہے ہمزہ اور ہا اور
تیسرا مخرج بیچ حلق کا ہے سو اوس سے عین اور حائے حطی نکلتے ہین
کہتے ہین بے نقطہ کو چوتھا مخرج ادنا حلق کا ہے یعنے حلق کی تمامی منہ کیطرف سو
ادنا حلق مخرج غین اور خائے معجمین کا ہے معجمہ کہتے ہین نقطہ دار کو پانچوان مخرج
اقصای زبان کا ہے یعنے تمامی زبان کی حلق کیطرف اور وہی زبان کی جڑ ہے اور اقصی
زبان کا اوپر کے تالو سمیت جو زبان کی جڑ کی برابر ہے مخرج قاف کا ہے چھٹا مخرج وہی
اقصی زبان کا قاف سے کچھ نیچے منہ کیطرف اور نیچے زبان کے بیچ اور جڑ کو ہلا
اوپر کے تالو سمیت جو اوسکے برابر ہے مخرج کاف کا ہے اور ان دونون کو لہویہ
ہین اسواسطے کہ لہاۃ کے پاس سے نکلتے ہین لہاۃ بلام مفتوح ایک گوشت کا ٹکڑا ہے
جو حلق کے اوپر کہانا اور پینے کی راہ پر ہوتا ہے اور اسکو ہندی مین گہانٹی یا کوا کہتے
ہین ساتوان مخرج بیچ بیچ زبان کا ہے اوپر کے تالو سمیت جو اوسکے برابر ہے سو وہ
مخرج جیم اور شین کا ہے اور اوس یا کا ہے جو مدہ نہین ہو فائدہ واو الف یا کو حرف
علت کا کہتے ہین اور واو کو پیش کی بہن الف کو زبر کی بہن یا کو زیر کی بہن کہتے ہین یعنی
واو پیش کے موافق اور الف زبر کے موافق اور یا زیر کے موافق ہو تو جب حرف علت کا
جو مذکور ہوا ساکن ہوا اور اوسکے پہلے حرف کی حرکت اوسکے موافق ہو تب اوسکو مدہ کہتے
ہین حرکت کہتے ہین زبر زیر پیش کو آٹھوان مخرج زبان کے دونون طرف کے کنارے نہین

ایک طرف کا کنارہ خواہ داہنا ہو خواہ بایان مخرج ضاد معجمہ کا ہو اور ضاد معجمہ نکلتا ہے
زبان کے دو کنارون مین سے ایک کنارے سے جو زبان کی جڑ کے نزدیک ہے جبکہ نزدیک
ہون دونون سے ایک کنارہ اضراس سے جسکی ہندی داڑھ اور چوبھڑ اور کچلی ہے وہ داڑھ اور
کنارہ داہنے کا ہو یا بائین کا اور بائین سے اکثر نکالتے ہین اور یہ آسان ہے اور داہنے
سے کم نکالتے ہین اور یہ دشوار ہے مگر دونون طرف سے نکالنا درست ہے یہان
مراد ہے اوپر کی داڑھ سے فائدہ آدمی کے بتیس دانت ہین سولہ اوپر کے مسوڑھون
سے لگے ہوئے اور سولہ نیچے کے مسوڑھون سے لگے ہوئے اور ہر ایک کا نام جدا جدا
مقرر ہے ثنیہ اور ثنایا یہ دونون اگلے چارون دانتون کا نام ہے جو دو اوپر کے
ثنایا علیا اور دو نیچے کے ثنایا سفلی کہلاتے ہین اور رباعیہ را مفتوح اور یا
کی تخفیف کے ساتھ چار دانت ہین کہ چارون پہلو مین چارون ثنایا کے ایک ایک ملے
ہوئے ہین اور ناب کی جمع انیاب ہے اور اضراس بیس دانت کہلاتے ہین اسمین سے
ضواحک چار وہ بھی ایک ایک چارون پہلو مین چارون انیاب کے ملے ہوئے ہین اور
طواحن بارہ ہین کہ ضواحک کے چارون پہلوؤن مین سے ہر پہلو کی طرف تین تین
ہین اور نواجذ چار ہین کہ طواحن کے آخر مین انکے چارون پہلو سے ایک ایک ملے ہوئے
ہین فائدہ مخرج مخرج لام کا ہے زبان کے دونون کنارون مین سے ایک کنارے
کا ادنا ادنا کہتے ہین زبان کے کنارے کو منہ کیطرف سو مخرج لام کا زبان کے ادنا سے
زبان کے کنارے کی تمامی تک جو زبان کی جڑ کی طرف ہے اور اوپر کے تالو کے
اس مسوڑھے سمیت جو ضاحک اور ناب کے اوپر ہے وہ مسوڑھا نہین جو رباعیہ اور
ثنیہ کے اوپر ہے یعنے جیسا کہ مخرج ضاد کا زبان کے اوس کنارے سے ہے جو زبان کی جڑ
کے نزدیک ہے ویسا مخرج لام کا زبان کے اوس کنارے سے لیکے جو منہ کیطرف ہے
زبان کے کنارے کی تمامی تک ہے جو زبان کی جڑ کی طرف ہے اور اسکی حقیقت یہ ہے
کہ زبان کے ادنا کنارے سے اور مسوڑھے مذکور سے لام نکلتا ہے اور زبان کے

کنارہ کی تمام تک زور پڑتا ہے اور لام حرف منحرفہ میں سے ہو گیا کیونکہ ادا کرتے وقت
زبان اوپر کی طرف پلٹتی ہے دسوان مخرج نون کا مخرج زبان کا کنارہ یعنے
سرے اور اوپر کے تالو سمیت برابر اوسکے پاس ہے یعنے نون کے مخرج کو لام کے
مخرج سے کچھ نیچے اوتارتے لیتے منکی طرف اوتارے اور زبان کے سرا اور دونون
ثنایاے علیا کے سرے میان سے جو اوسکے برابر ہے ادا کرے گیارہوان
مخرج راے مہملہ کا مخرج ہے اور وہ نون کے مخرج سے نزدیک ہے لیکن
وہ زبان کی پشت میں داخل زیادہ ہے نون سے یہ ہے کہ مخرج را کا زبان کی پشت
ہے زبان کے سر کی طرف سے اور دونون ثنایاے علیا کے سرے سے متصل ہے
اوسکے برابر ہے نون کے مخرج کے قریب لیکن وہ زبان کے سر کی اور کی زبان
کی پشت سے نکلتی ہے اور نون زبان کے سر کی طرف سے ادا ہوتی طرف نکلتا ہے اور لام
کیطرح را بھی حروف منحرفہ میں سے ہے بارہوان مخرج طاے مہملہ اور دال مہملہ
اور تاے فوقانیہ کا مخرج ہے جس تا کے اوپر دو نقطہ ہین اوسکو تاے فوقانیہ کہتے
ہین یہ تینون زبان کے کنارے کے درمیان مین اور ثنایاے علیا کی جڑ کے درمیان
مین جو کچھ ہے اوس سے نکلتے ہین اور انکے نکلنے کے وقت زبان کا کنارہ اوپر
تالو کی طرف چڑھنے والا ہوتا ہے - تیرہوان مخرج حروف صفیرہ حرفونکا مخرج ہے
اور حروف صفیرہ یعنے صاد اور سین مہملتین اور زاے معجمہ زبان کے کنارے کے
یعنے سرے کے درمیان اور ثنایاے سفلی کی جڑ کے درمیان میں جو کچھ ہے اوس سے
یہ تینون نکلتے ہین یعنے دونون کے درمیان سے نکلتے ہین چودہوان مخرج
مخرج ظا اور ذال معجمتین اور ثاے مثلثہ یعنے تین نقطہ والی کا ثنایاے علیا
ہے اس طور سے کہ یہ تینون نکلتے ہین زبان کے کنارے اور ثنایاے علیا کے
کنارے سے پندرہوان مخرج فا کا اوسکا بیان یہ ہے کہ نیچے کے ہونٹ کے
شکم اور ثنایاے علیا کے کنارے سے فا نکلتی ہے سولہوان مخرج
دونون ہونٹھ ہین اور انسے تین حرف نکلتے ہین واو اور باے موحدہ اور میم اس

طور سے کہ واو کے ادا ہوتے وقت دونون ہونٹھ لپٹتے نہین بلکہ کھلے رہتے ہین
اوسکے ادا کی حقیقت یہ ہے کہ پیش کے طور دونون ہونٹھ آگے کو نکلتے ہین اور انکے
درمیان مین سوراخ رہتا ہے چاہے واو کو زبر زیر پیش ہو چاہے جزم اور تشدید
ہر وقت یہی حال ہے اور با اور میم کے ادا ہوتے وقت دونون ہونٹھ تلے
اوپر لپٹ جاتے ہین۔ سترھوان مخرج خیشوم یعنے ناک کا بانسا اور خیشوم
غنہ کا مخرج ہے فائدہ غنہ کے معنے لغت مین نرم کرنا آواز کا اور ناک کی آواز اور مجودین
کی بولی مین اوس صفت کو غنہ کہتے ہین جو نون اور میم ساکن مین اخفا اور ادغام کی
حالت مین پائی جاتی ہے اور اوسکی حقیقت کھلی ہے ناک کو پکڑکے دبا کے آواز کیجئے
مین آوے نون اور میم اخفا اور ادغام کی حالت مین اپنے اصل مخرج سے پھر کے ناک
کے بانسے سے نکلتے ہین جیسا کہ واو اور یا جو مدہ ہوتے ہین سو جوف سے نکلتے ہین اور
جو مدہ نہین ہوتے وہ جوف سے پھر کے اپنے اصلی مخرج مین پھر پہنچتے ہین فائدہ
مخرج حروف کے خوب سمجھ مین آجانیکے واسطے جو ہمنے نقشہ مخارج کا لکھنا چاہا
تو ایک ہی نقشے مین سب حرفون کے مخارج کا سمجھانا مشکل معلوم ہوا کیونکہ ہر حرف
کے نکالتے وقت زبان کا مقام اور دانت اور ہونٹھ کا حال بدلا کرتا ہے اسیواسطے
آٹھ نقشے لکھنے کی حاجت ہوئی تسپر بھی بعضے بعضے نقشون مین تین زبان لکھنے کی
حاجت پڑی اب ان نقشون کو اس رسالے کے مضمون سے ملا ملاکے سمجھین سمجھاوین
اور ہر بار ایک حرف کے ادا کے وقت زبان کے پست اور بلند ہونے کی صورت
بھی لکھدی اب ان نقشون کی صورت شروع ہوئی۔ دیکھو نقشہ نمبر ۱ صفحہ ۸۸-

دوسرا نقشہ- اس نقشہ میں اوپر کے اضراس سے جو پانچ دانت ایکطرف ہیں اور زبانکے
حلق سے ملا ہوا یا مین دونوں طرف ضاد معجمہ نکلا ہوا اور زبان کو انفتاح اور اطباق ہوا ہے
یعنے زبان اوپر کے تالو کیطرف بلند ہوئی اور اوپر کے تالو سے لگی ہوا اور زبان کے سرے دا
ثنایای علیا کی جڑ سے طا اور دال اور تا نکلتے ہیں اور زبان کو اطباق ہوا ہے

ساتواں نقشہ۔ اس نقشہ میں مستفلہ
حرفوں کے ادا کرتے وقت جو مرقق یعنی
باریک ہیں زبان کو انحطاط ہوتا ہے یعنی زبان
نیچے کے تالو کی طرف پست ہوتی ہے اور الف
اور واو اور یا جو مدہ ہیں جس طرح قالوں سو
جوف سے نکل کے ہوا پر تمام ہوتے ہیں۔

آٹھواں نقشہ۔ اس نقشہ میں استعلا کے
حرف جو خص ضغط قظ کے الفاظ میں
آتے ہیں اور وہ پُر ہیں ان کے ادا کرتے
وقت زبان کو ارتفاع ہوتا ہے یعنی زبان
تالو کی طرف کو بلند ہوتی ہے اور تالو علیا
کے کنارے اور نیچے کے ہونٹ تک پہنچتا ہے
خالی ہے
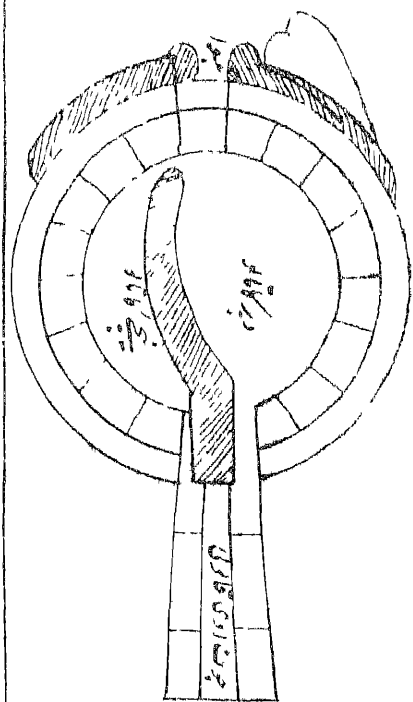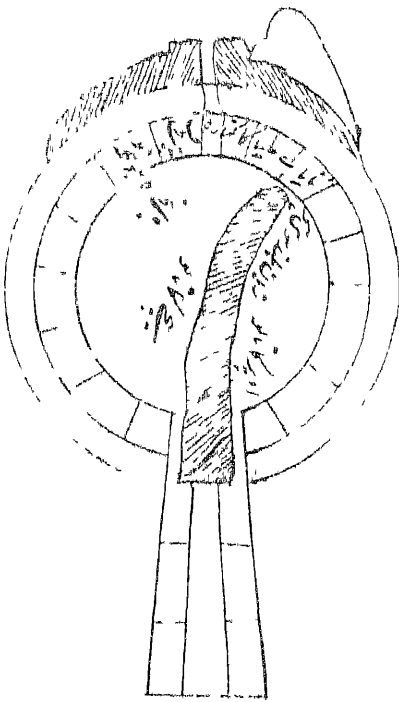
وصلی اللہ علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ وذریاتہ اجمعین

بعد حمد رب العالمین و نعت سید المرسلین کے حاجی محمد ہاشم علی مہتمم مطبع ہاشمی
خدمت مین بہائی مسلمانون کے التماس کرتا ہے کہ فضائل پڑہنے اور پڑہانے قرآن
کے بہت ہین مختصر کر کے لکہتا ہون کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ قرآن شریف
پڑہنے والے کو ایک ایک حرف کی بدلے دس دس نیکیان ملینگی چنانچہ ترمذی
شریف اور دارمی مین روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑہے ایک حرف قرآن مجید سے پس اوسکو نیکی ہے برابر
دس نیکیون کی کہتا ہون مین الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک
حرف ہے اور میم ایک حرف ہے اور حدیث صحیح مین ہے تم مین اچہا وہ شخص ہے جو
سیکہے اور سکہاوے قرآن کو۔ ابن صلاح کہتے ہین کہ قرآن کا پڑہنا کرامت خاص ہے انسان کے
واسطے فرشتون مین یہ وصف حاصل نہین ہے اسلیے مشتاق سننے کے انسان سے ہوتے
ہین حدیث شریف مین آیا ہے جو شخص قرآن پڑہے اور اوسپر عمل کرے تو اوسکے ماں
باپ کو قیامت مین تاج پہنایا جائیگا کہ اوسکی روشنی سورج کی روشنی سے بہت اچہی ہوگی
حدیث صحیح مین مذکور ہے کہ بس کہال مین قرآن ہو آگ اوسمین اثر نکرے یعنے جسکو قرآن
شریف یاد ہوگا اوسکے دل مین آگ اثر نکریگی جنت مین شاد ہوگا آداب تلاوت کیہ
مسواک اور وضو کے مکان پاک مین باخلوص نیت رو بقبلہ بیٹہے اور مسجد ہو تو بہتر ہے
اور قرآن شریف اونچی جگہ رکہا ہو جیسے رحل وغیرہ پر رکہے اور پہلے اعوذ اور بسم اللہ کہکے
ساتہ خضوع و خشوع قلب کے ترتیل سے ادا کرے اور سواے سورۂ توبہ کے
ہر سورۂ کے اول مین بسم اللہ کہہ لیا کرے اور اسی طرح اگر اثناے تلاوت مین کوئی بات
کرے تو جب تلاوت شروع کرے بسم اللہ کہہ لے اور تصور کرے کہ مین خدا سے
کلام کرتا ہون اور گویا کہ اوسکو دیکہتا ہون اور جو یہ نہو سکے تو جانے کہ وہ مجہے دیکہتا ہے اور
اوامر و نواہی فرماتا ہے اور آیت بشارت پر خوش ہووے اور آیت ترہیب پر ڈرے

اور رد وے اور اگر رد نا نہ آوے تو نا آشنے پر رد وے اور اگر ... [illegible]
صورت رونیکی نہ ہووے اور بے وضو قرآن چھونے کو جیسے ... [illegible]
درست ہے اور پڑھنا بے وضو جائز ہے اور بعض کتابوں میں جو ... [illegible]
او سپر فتوے نہیں بلکہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ بے وضو والے کو ... [illegible]
مکروہ ہے اور خلاصہ میں ہے کہ یہ قول اکثر علما کا ہے اور اسیطرح ... [illegible]
سے بھی جو کپڑا متعلق بدن چھونے والے سے ہو ... [illegible]
صحت اور اعراب کا بہت خیال رہے نہیں تو نیکی برباد گناہ لازم ہو جاتا ہے ... [illegible]
بعض مواضع میں اختلاف اعراب سے خوف کفر ہے اور نماز فاسد ہو جاتی ہے بسبب فساد معنی کے
جیسے سورہ فاتحہ میں انعمت کی تے کو زبر ہے معنی اوسکے ہیں انعام کیا تونے سو اگر پیش پڑھیگا
تو معنی بگڑ جائیں یعنی انعام کیا میں نے اور سیپارہ الم کے ۱۵ رکوع میں واذ ابتلی ابراہیم ربہ
ابراہیم کی میم کو زبر اور ربہ کی بے کو پیش ہے معنی یہ ہیں اور جب جانچا ابراہیم کو اوسکے
رب نے اور جو میم کو پیش اور بے کو زبر پڑھے تو اولٹے معنی ہو جائیں یعنی جانچا ابراہیم
نے اپنے رب کو معاذ اللہ اور سیپارہ سیقول کی ۱۷ رکوع میں ہے قتل داؤد جالوت
کی اخیر دال کو پیش ہے اور جالوت کی تے کو زبر معنی یہ ہیں مارڈالا داؤد نے جالوت کو جو
دال کو زبر اور تے کو پیش پڑھے تو اولٹا جائیں یعنی مارڈالا داؤد کو جالوت نے نعوذ باللہ
سیپارہ تلک الرسل کی ۳ رکوع میں ہے واللہ یضاعف عین کو زیر ہے معنی یہ ہیں اور
اللہ دونا کرتا ہے اور جو زبر پڑھے تو کفر کے معنی ہو جائیں یعنی اللہ دونا کیا جاتا ہے
سیپارہ سبحان الذی کے پہلے رکوع میں ہے وما کنا معذبین ذال کو زیر ہے معنی یہ
ہیں اور ہم عذاب نہیں کرتے اور جو ذال کو زبر پڑھے معنی برے ہو جائیں یعنی ہم عذاب
کیے نہیں جاتے اور سورہ طہ سولہویں سیپارہ کی ۱۵ رکوع میں ہے وعصی آدم ربہ میم کو پیش
اور بے کو زبر ہے معنی یہ ہیں اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی اور جو میم کو زبر اور بے
پیش پڑھے کفر کے معنی ہو جائیں یعنی نافرمانی آدم کی اوسکے رب نے نعوذ باللہ اسیطرح
بہت جگہ ہے اور اسیطرح حروف اور الفاظ کے گھٹانے اور بڑھانے سے معنی بگڑ جاتے ہیں

اور جو سبب کفر کے ہو جاتے ہیں اسواسطے لازم ہے کہ معلم اور استاد کامل خصوص حافظ سے
قرآن پڑھے اور اپنی صحیح کر لے تاکہ ناظر وہی الفاظ و اعراب میں غلطی
نہ پڑھے اللہ تعالی ہم سبکو توفیق خیر عنایت فرماوے اور خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین جاننا
چاہیے وقف اسکو کہتے ہیں کہ آخر کلمہ پر ٹھہرے اور سانس بھی توڑنا سو اگر آخر کلمے پر ٹھہریں اور دم
نہ توڑیں تو اسکا نام سکتہ ہوگا اور وقف تین طرح ہے اول اسکان یعنی ساکن کرنا آخر کا اور یہ قسم اور
اقسام کا اصل ہے اسواسطے کہ غرض وقف سے بجہت گرانی حرکت قاری پر تخفیف ہے اور یہ قسم
سب جگہ جاری ہوتی ہے یعنی زبر زیر پیش خواہ بنائی ہو خواہ اعرابی حالت پیش اور زیر اعرابی یا بنائی
حرکات اور تنوین دونوں کو گراتے ہیں جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ دِیْنٌ قَلِیْلٌ وَّلَا نَصِیْرٍ اور زبر اعرابی میں جب
دیکھو تو حرکت گراتے ہیں جیسے قَالُوا الْحَقَّ اور تنوین تو حرکت باقی رکھتے ہیں اور تنوین کو
الف بدلتے ہیں خواہ رسم بالف ہو جیسے عَلِیْمًا خواہ نہیں جیسے بِنَاءً اور حالت پیش اور
زیر بنائی اور زیر حرکت گراتے ہیں مثل مِنْ قَبْلُ وَاٰخِرُ جَنّٰتٍ وَّهٰؤُلَاءِ دوسرے روم اور
وہ حرکت کا آہستہ آواز سے حرکت ادا کرنا ہے کہ قاری آپ سنے اور انتہا پاس والا
اور یہ پیش و زیر بنائی اور پیش و زیر اعرابی میں ہوتا ہے مثل مِنْ قَبْلُ وَهٰؤُلَاءِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ وَمِنْ نَصِیْرٍ اور زبر خواہ بنائی ہو خواہ اعرابی اوسمیں نہیں مثل تَبَّتْ وَالسَّحَرَ اور سیبویہ
نے سب جگہ درست رکھا تیسرے اشمام اور وہ ہونٹوں سے پیش کیطرف اشارہ کرنا آخر کلمہ موقوف
علیہ میں ساکن کرنیکے بعد اور یہ پیش بنائی اور اعرابی دونوں ہوتا ہے مثل مِنْ قَبْلُ وَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ
اور اوسکو اندھا نہیں معلوم کرسکتا کیونکہ یہ اشارہ ہے اور اشارہ کو اندھا کیونکر دیکھ سکے مگر بہرا دریافت
کرسکتا ہے اور امام سجاوندی نے وقف کو چھ قسم فرمایا ہے م علامت وقف لازم کی ہے کہ وصل میں
معنی بگڑتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک وصل میں کفر کا ڈر ہے ط علامت وقف مطلق کی ہے یعنے
بے قید ہے لزوم و جواز و رخصت اور یہ وقف وہاں ہے کہ جہاں ٹھہرنا اور سانس توڑنا مستحسن
اور صواب ہے اور اگر ملا لیں مابعد سے تو بھی معنی بگڑتے نہیں ج علامت ہے وقف جائز کی کہ ٹھہرنا اور
ملانا دونوں درست مگر ٹھہرنا بہتر ز رمز ہے وقف مجوز کی کہ قطع اور وصل دونوں درست مگر وصل بہتر
ہے ص نشانی ہے وقف مرخص کی یعنی اگر سانس ٹوٹ جاوے تو ٹھہرنیکی رخصت ہے اور نہیں تو نہیں لا مراد ہے لا وقف یعنے

ان نہ ٹھہرنا چاہیے سو اگر ٹھہرا ہو اور وہان کوئی بھولے سے ٹھہر گیا ہو اور سکا ٹوٹ گیا تو اوسکو پھر
ہے ساتھ وصل کے مابعد سے اور اسکو وقف قبیح کہتے ہین اور اگر آیت پر ہو تو بہی وصل چاہیے اور
اسکو وقف غیر حسن کہتے ہین کہ اسکو تعلق ہے مابعد سے معنوی ہے جیسے رب العالمین الرحمن الرحیم اور
کلام ہے مگر وقف غیر مستحسن لیکن اگر یہان ٹھہر جاوین تو اعادہ نہین کرنا چاہیے کہ اول سے باین سو
لا یا وسکو بصورت چھوٹے طے کے لکہتے ہین یا بین صورت کہ اشارت ہے آیت کا اور اسکو وقف تام کہتے ہین
سطر کا تعلق لفظی خواہ معنوی اپنے مابعد سے نہین ہے سو اگر اکیلی ہو ٹھہرنا چاہیے اور اگر اوسکی ساتھ کوئی علامت
دم یا جواز وغیرہ کچہہ اور ہو تو وہ ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے مین تابع اوس علامت مذکورہ کی ہے سوال
فرق ہے لا مین اور اوسمین جہان کچہہ سو جواب جس جگہ لا ہو پھر گر ٹھہرنا چاہیے جس جگہ کچہہ نہین اگر وہان
طرا ٹھہرین تو اعادہ بوصل ہے اور متاخرین نے سات وقف ویرانی حرف عبارت قدیم قیل و لیتی یعنے
ربون نے وقف کیا ہے لیکن اولی وصل ہے لیکن مرکز اشارہ ہے کہ لکہ سے یعنے جو وقف اوپر گذرا ہے یہان بہی ہے
ل ایسا ہے قد بوصل ہے یعنے وصل یہان ہو سکتا ہے مگر ترک وصل اولی اور وقف حسن ہے صلی رمز ہے وصل اولی کا
فشانی ہو سکنہ کی اور لفظ سکتہ بہی لکہتے ہین یہان تہوڑا ٹھہرو سانس توڑ واسے سبب قرآن کیا ہے کہ
قریب وقف ہے اور سکتہ قریب بوصل قلہ رمز ہے قیل لا وقف علیہ یعنے بعضون نے کہا ہے کہ یہان وقف
ہے اور بعضون نے نہین وقفان سات پر اور تہ بامی ہین قف رمز ہو امر سے بمعنی وقف یکن یعنی یہان
ٹھہرنا اولی ہے اور بعضوں نے یوقف علیہ سے بہی وقف مشابہہ ہے اسپر وقف کیا جاتا ہے ولا سم اشارے
ماعة فی ہذا الوقف یعنے یہ وقف قاریون سے سنا نہین اور بعضون نے کہا ہے لا رمز ہے نفی ہے اور سین
با وندی اور میم مدلل ہے یعنی یہ وقف سجاوندی ور مدلل ہے نہین ہے قیم رمز ہے معانقہ ہے اور اوسکے
سطے تین نقطے لکتے ہین یا بین صورت نہ اسواسطے کہ معانقہ مین تین نقطے ہوتا ہے اور رمز اس وقت کا
نقطونپر لکہا جاتا ہے کہیں پہلے پر وقف بہتر ہے اور کہین دوسرے پر اور یہ وقف سوا تیکے قدمین سے
دیکے اور اشارہ جگہ متاخرین کے نزدیک اور اس وقف کو وقف مراقبہ بہی کہتے ہین اسواسطے
وقف کے بدلے وقف دوسرا ہے اور وقف مراقبہ بہی نام ہے یعنی انتظار یعنے یہان
ظار رہتا ہے کہ قاری کس وقف پر ٹھہرتا ہے یہان بیان اوقاف کا بطریق اختصار لکہا
اور جو چاہے کہ تفصیل جانے بڑی کتابونکی طرف رجوع کرے و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب
العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ہـ تمام شد رسالہ نفع قاریان

وہ سورتیں جن میں ناسخ و منسوخ نہیں ہے

سورۂ فاتحہ	سورۂ یوسف	سورۂ یونس	سورہ حدید	سورۂ رحمن	سورۂ الصف	سورۂ جمعہ
سورۂ حجرات	سورۂ ملک	سورۂ تحریم	سورۂ مرسلات	سورۂ الحاقہ	سورۂ نوح	سورۂ جن
سورۂ نبا	سورۂ انفطار	سورۂ نازعات	سورۂ مطففین	سورۂ انشقاق	سورۂ فجر	سورۂ بروج
سورۂ بلد	سورۂ والشمس	سورۂ واللیل	سورۂ الم نشرح	سورۂ والضحیٰ	سورۂ [illegible]	سورۂ علق
سورۂ فیل	سورۂ بینہ	سورۂ زلزال	سورۂ القارعہ	سورۂ تکاثر	سورۂ والعادیات	سورۂ ہمزہ
سورۂ کوثر	سورۂ قریش	سورۂ ماعون	سورۂ تبت	سورۂ فلق	سورۂ والعصر سورۂ [illegible] سورۂ والناس	

وہ سورتیں جن میں ناسخ و منسوخ دونوں ہیں

سورۂ البقرہ	سورۂ آل عمران	سورۂ نساء	سورۂ مائدہ	سورۂ انفال
سورۂ انبیاء	سورۂ توبہ	سورۂ ابراہیم	سورۂ مریم	سورۂ نور
سورۂ حج	سورۂ فرقان	سورۂ شوریٰ	سورۂ طور	سورۂ ذاریات
سورۂ احزاب	سورۂ سبا	سورۂ [illegible]	سورۂ مجادلہ	سورۂ شعرا
سورۂ عصر	سورۂ تکویر	سورۂ مزمل	سورۂ واقعہ	سورۂ مدثر

وہ سورتیں جن میں صرف منسوخ ہو اور ناسخ نہیں

سورۂ رعد	سورۂ انعام	سورۂ ہود	سورۂ یونس	سورۂ حجر
سورۂ اعراف	سورۂ نحل	سورۂ کہف	سورۂ طٰہٰ	سورۂ عنکبوت
سورۂ مومنون	سورۂ اسریٰ	سورۂ نمل	سورۂ قصص	سورۂ ق
سورۂ روم	سورۂ سجدہ	سورۂ ص	سورۂ لقمان	سورۂ فاطر
سورۂ والصافات	سورۂ دخان	سورۂ حم سجدہ	سورۂ زمر	سورۂ ق
سورۂ جاثیہ	سورۂ زخرف	سورۂ احقاف	سورۂ محمد	سورۂ نجم
سورۂ ممتحنہ	سورۂ قمر	سورۂ معارج	سورۂ دہر	سورۂ طارق
سورۂ قیامہ	سورۂ تین	سورۂ غاشیہ	سورۂ عبس	سورۂ کافرون

وہ سورتیں جن میں صرف ناسخ ہو منسوخ نہیں

سورۂ فتح	سورۂ طلاق	سورۂ اعلیٰ	سورۂ حشر	سورۂ تغابن	سورۂ منافقون

جدول منازل فمی بشوق

ف	م	ی	ب	ش	و	ق
ف سورۂ فاتحہ منزل اول سورۂ فاتحہ سے روز جمعہ آخر سورۂ نساء تک	م سورۂ مائدہ منزل دوم سورۂ مائدہ سے بروز شنبہ آخر سورۂ براۃ تک	ی سورۂ یونس منزل سوم سورۂ یونس سے بروز یکشنبہ آخر سورۂ نحل تک	ب بنی اسرائیل منزل چہارم سورۂ بنی اسرائیل سے بروز دوشنبہ آخر سورۂ فرقان تک	ش سورۂ شعرا منزل پنجم سورۂ شعرا سے بروز سہ شنبہ آخر سورۂ یٰسین تک	و سورۂ والصافات منزل ششم سورۂ والصافات سے بروز چہارشنبہ آخر سورۂ حجرات تک	ق سورۂ قاف منزل ہفتم سورۂ قاف سے بروز پنجشنبہ آخر قرآن شریف تک

جدول اسامی تیس ۳۰ پارۂ قرآن مجید

۱ الم	۲ سیقول	۳ تلک الرسل	۴ لن تنالوا	۵ والمحصنات
۶ لا یحب اللہ	۷ واذا سمعوا	۸ ولو اننا	۹ قال الملاء الذین	۱۰ واعلموا
۱۱ یعتذرون	۱۲ وما من دابۃ	۱۳ وما ابرئ نفسی	۱۴ ربما یود الذین	۱۵ سبحان الذی
۱۶ قال الم	۱۷ اقترب للناس	۱۸ قد افلح المؤمنون	۱۹ وقال الذین	۲۰ امن خلق
۲۱ اتل ما اوحی	۲۲ ومن یقنت	۲۳ وما لی	۲۴ فمن اظلم	۲۵ الیہ یرد
۲۶ حم	۲۷ قال فما خطبکم	۲۸ قد سمع اللہ	۲۹ تبارک الذی	۳۰ عم یتساءلون

تراویح کا بیان

تراویح بیس رکعت عشا کے بعد اور وتر کے پہلے رمضان کی چاند رات سے آخر تک
جماعت کے ساتھ اور بغیر جماعت کے بھی مردوں اور عورتوں کیواسطے سنت موکدہ ہے
جب چاہے کہ تراویح ادا کرے تو بیس رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنی دو رکعت کی نیت
باندہے اور تمام کرکے دونوں طرف سلام پھیرے اور چار رکعت کے واقف بیٹھے اور تین مرتبہ تسبیح پڑہے
سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْهَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ
وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا
وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ بعد اسکے دونوں ہاتھ چھاتی کے برابر اوٹھاوے اور یہ مناجات پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ
يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ
يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؎ یا یہ مناجات پڑہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِهِدَايَةِ الْقُرْاٰنِ
وَعَافِنَا بِعِنَايَةِ الْقُرْاٰنِ وَاعْفُ عَنَّا بِكَمَالِ الْقُرْاٰنِ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا سَكَرَاتِ الْمَوْتِ
بِتَكْرِمَةِ الْقُرْاٰنِ وَثَقِّلْ مِيْزَانَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِحُرْمَةِ الْقُرْاٰنِ وَاحْشُرْنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مَعَ الْقُرْاٰنِ اِنَّكَ اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْمَنَّانُ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰى مَقَاصِدِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؎ اسیطرح چار چار رکعت کے بعد یہی تسبیح یا ہر دو
مناجات مسطورہ میں سے کوئی مناجات پڑہے اور جب بیس رکعت تمام ہوں تب
وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام وتر کو باواز بلند پڑہے اور مقتدی چپ
رہے اور رکوع و سجدے میں مثل جماعت کے امام کی اطاعت کرے۔ امام رکعت
اولی میں بعد فاتحہ کے سبح اسم یا انا انزلناہ پڑہے اور دوسرے میں قل یا ایہا الکافرون
اور تیسرے میں اخلاص اور آہستہ سے دعاے قنوت پڑہ کے ختم کرے —

طریقہ نماز برائے حفظ قرآن مجید

جو کوئی قرآن شریف حفظ کرنا چاہے اور اوسے یاد نہ ہوتا ہو تو نماز بترکیب ذیل پڑھے
خدا کے فضل سے بخوبی یاد ہو جاوے۔ جمعے کی پہلی رات میں چار رکعت نماز پڑھے اور
اگر ہو سکے تو آخری رات کے وقت ورنہ مجبوری اول شب میں اور پہلی رکعت میں
بعد سورہ حمد کے سورہ یٰسین اور دوسری میں بعد فاتحہ کے سورہ حٰم دخان اور تیسری
میں بعد الحمد کے الم تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہے اور چوتھی میں بعد سورہ حمد کے سورہ تبارک الذی
جب التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے تو اللہ تعالیٰ کی نہایت خوب تعریف کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور نبیوں پر درود بھیجے بہت اچھی طرح اور جمیع مسلمانوں کے لیے بخشش مانگے جس زبان
میں چاہے یا یہ۔ باصدق نیت اور خلوص دل سے کئی بار پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
عَدَدَ خَلْقِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْھَاشِمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ
الْکِرَامِ وَعَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ وَاغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِیْمَانِ۔ اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ
اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ
وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ
یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ
اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ
بِہٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِہٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ بَدَنِیْ فَاِنَّہٗ
لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اس عمل کو تین یا پانچ یا سات جمعے تک کرے اللہ تعالیٰ قبول فرما دیگا
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے مجھے اوس ذات کی جسنے مجھے ساتھ حق کے بھیجا
اس دعا کی قبولیت میں ہرگز شک نہیں اور یہ دعا مسلمانوں کی ضرور قبول ہوتی ہے نقل کیا اسکو ترمذی
اور حاکم نے۔ اور یہ دعا جناب رسول خدا صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تعلیم فرمائی تھی فقط

خطبہائے جامع نام سورتہائے فرقانیہ

وہ خطبے جنمیں قرآن پاک کی تمام سورتوں کے نام عمدہ طرز سے مندرج ہیں مناسب تمام ہیکہ اس مجموعہ میں درج کیے گئے تاکہ انکے یاد کرنے سے حافظوں اور شائقوں کو فائدہ حاصل ہو

خطبہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اول

الحمد لله الذي فتح بفاتحة الكتاب كلامه القديم ✦ واودع في البقرة وآل عمران
والنساء احكام التحليل والتحريم ✦ وامد للقرباء مائدة تنعيم وجعل الانعام من نعامه
وفضل السماء ✦ ورفعها عن الاعراف واختصنا بانفال الغنائم وقبل توبة من اناب
بقلب سليم ✦ فالنجاة ليونس وهود وليوسف وازال رعد الخوف عن ابراهيم
وشرف الحجر بمن تلا النحل وايده باسرائيل واخبر عن اصحاب الكهف في الرقيم
وبشر عيسى ابن مريم بطٰه امام الانبياء عليهم الصلوة والسلام ✦ وفرض الحج
على المؤمنين وهداهم بنور الفرقان وهداية المستقيم ✦ واعجز الشعراء عن معارضته
وكانوا عدد النمل وكل في ضلاله يهيم ✦ وقص القصص على بيت العنكبوت على غاره
وامن بالعرب والروم وفاق لقمان الحكيم ✦ فكم سجد لله في كل مسجد ونور ذهب الاحزاب
وسبا عيال المشركين وكان فاطرا لكل افاك اثيم ✦ فسبحان الله من مدد يس بالصافات
فصاد زمر الاعداء ابناء بيد ذي الطول لا اله الا هو العزيز الحكيم ✦ وايده بقوم فصلت
سبلهم فهم ذئاب المشركين وكان امرهم شورى بينهم فابطلوا زخرف الجاهلية ودخا
ن الشرك وافناء القديم ✦ واذا كانت الرسل جاثية في احقاف الحشر سأل محمد
الشفاعة مع الفتح المبين والفضل العميم ✦ وكثر حجرات الكافرين بجبل قاف انزل
ونصر بالذاريات وفضل على صاحب الطور موسى الكليم ✦ والنجم اذا هوى انشق له القمر
والرحمن تقربوا المخلصون بالعز والتكريم ✦ وايده في كل واقعة باس الحديد فقطع المجادلة
فالقى بهم وجعل لهم في الحشر العذاب الاليم ✦ فاوقع الامتحان في صفهم كل جمعة والمنافقون

بالتغابن والخزي العظيم واحل الطلاق والتحريم فهو مالك الملك ذو الفضل العميم
من جعل امره بين الكاف والنون الحاقة كلماته لمن سال عنها بالتفهيم وارسل نوحا
الى قومه وعم الانس والجن بدعوة المزمل المدثر المنبئ عن قيامة الانسان والمرسلات
بالنبأ العظيم الموقع في النازعات من عبس عليه لما كورت شمس الكفر وانفطرت قلوب المطففين
ولم يزن بالقسطاس المستقيم فيا ويلهم اذا انشقت السماء ذات البروج وظهر الطارق بامر
ربك الاعلى المدبر الحكيم هنالك تغشاهم الغاشية اذا طلع فجر الصدق لمن اتى الله
بقلب سليم وظهرت للمتقين في البلد شمس الايمان واختفى ليل الشرك البهيم تمام العهد
اذ كمل الخمس والوتر والضحى على لسان من اختصه بشرح الصدر واوصف بجميل
الخلق العظيم واقسم بالتين انه اكمل المخلوقين من علق وشرف امته بليلة القدر
لمن يريد الفخر والتعظيم ولم يكن الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين منفكين عنه
بل زلزلهم بالعاديات القارعة لكل مليم ولم يغن عنهم التكاثر في العصر وويل لكل همزة
كاصحاب الفيل وكفار قريش ومانع الماعون مما وعد من العذاب الاليم فجل من اعطى
المصطفى نهر الكوثر فتمناه المؤمنون ومنعه الكافرون وايده عليهم بالنصر فتبت يدا ابي
كل كفار اثيم ولم يفز بالاخلاص الا من امن برب الفلق والناس واتبع هداه الى
صراط مستقيم وتمت كلمت ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم

خطبہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	دوم

صدق الله الكريم الذى فتح بفاتحة الكتاب سورة البقرة ليتخذ ال عمران رجالا و
نساء وفضلهم تفضيلا ومد مائدة انعام فضله ورزقه ليعرف اهل الاعراف انه
كريم وفضله على اهل التوبة من خلقه وجعل ليونس في بطن الحوت سبيلا وانجا هودا
من كربه وحزنه كما خلص يوسف من جبه وسجنه ويسبح الرعد بحمده والملائكة من
خيفته واتخذ الله ابراهيم خليلا ثم جعل لحجر النحل شرابا مختلفا الوانه وفي لها

يخفى لطفه سبحانه واتخذت منه كهفا مشيدا بنيانه واوحى الى مريم فتمثل لها
تمثيلا بشرا سويا وفضل طه امام الانبياء عليهم السلام بين المصلين وبالحج والعمرة و
الكتاب المكنون فدعاهم الى الاسلام فقد افلح المؤمنون الذين اتخذوا نور الفرقان دليله
وصدق محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله الذين تحرت الشعراء عن بعض صفته وشبهة النمل
برسالته وبعثه وبين قصص مدة مكثه ونسجت العنكبوت على باب الغار سترا له
وملأ قلوب الروم رعبا من شدة بأسه وحزبه ولقن لقمان الحكمة من بعض علمه
وحكمه واهدى اهل السجدة الى الاسلام باسمه وهزم الاحزاب وسباهم واخذهم
اخذا وبيلا ولقبه فاطر السموات يس ونفذ حكمه في الصافات وبين صاد
صدقه باظهار المعجزات وفرق زمر المشركين بالآيات البينات وصب على آل قومهم
واهجرهم هجرا جميلا فلم يهتدوا سبيلا وغافر له غافر الذنب ما تقدم من ذنبه
وما تأخر وفصلت له كتاب المشركين لما كان امرهم شورى بينهم وبين سيد المرسلين
وزخرفت له الجنة فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين وترى كل امة جاثية
ثم انذر اهل الاحقاف محمد صلى الله عليه وآله وسلم فلم يهتدوا الى السلام سبيلا و
واذل الذين كفروا من اهل الكتاب لشدة القتال واقر بالفتح المبين وعمر حجرات
جنان القلوب بنور الايمان وقاف لسلامة حاط العالم بالذاريات المطيبة بروائح
الهداية والايقان وكلم الله موسى على جبل الطور بينا فتفرق بهم ساعة النجم وانشق
القمر فاوقع الرحمن وافتنا الصلح على بساط الصلح فعجب الحديد من شدة بأس المجادلة
في امته ولكنه وعد في الحشر باحسن مقيلا وامتحنه في صف الانبياء وصلى بهم
اماما في تلك جمعة وملئت قلوب المنافقين من التغابن بغضا وحسدا او
طلق وحرم من في تبارك فسبحان من اعطاه الملك وعلم بالقلم ونزل القرآن
ترتيلا وكم الحاقة لو مدينا اذا سأل سائل بعذاب واقع ليس له دافع ونجى

نوحا من غرق الطوفان وانت طائفة من الجن فيستمعون القرآن واما الملك
ركوعا وسجودا فاوحى اليه يا ايها المزمل قم الليل الا قليلا وقم ليدثر يوم القيامة من
شفيع على الانسان اذ ارسل المرسلات تجرى دمعهم ثم الينا كالسحاب يتسالون
الكبار وما تفقهم من النازعات اذا عبس مالك عليهم ويلا لهم العذاب الا كلما
وكورت الشمس وانفطرت السماء وسيرت الجبال وكانت نبأ مهيلا فويل للمطففين
اذا انشقت السماء وطويت ذات البروج وطرق طارق الصوت نبح القاه وتجلى
الملك الاعلى لفصل الغاشية فيومئذ الا فجر ولا بلد ولا شمس ولا ليل ولا ظلمة
ظلمة لها فطوبى للمصلين الضحى عند انشراح صدورهم اذا انا هدى وانا التين و
الزيتون وتلك الانهار والاشجار والاطيار احمدوا وادعوا واشكروا الربهم وقل
اقرأ باسم ربك الذي خلق هذه النعم لاصل هذه الدنيا لانهم اجمعين ليلة القدر وتنزل
البينات ولم يكن الذين كفروا يوم الزلزلة من نافع ولا صديق وسوقهم الزبانية كما
العاديات الى سوء الجحيم يقارعهم العذاب الاليم ويقال لهم الهكم التكاثر هذا عصر
العذاب الاليم وويل لكل همزة واصحاب الفيل من النار لانهم لم يهتدوا سبيله قالت
قريش لما امنوا من خوف الحشر ارايت الذي يكذب بالدين كيف يطردون نهر الكوثر
وحشر الكافرون وسيقوا الى النار وبئس القرار وجاء نصر الله والفتح المبين
وتبت يدا ابي لهب حيث لم يجد سورة الاخلاص سبيله وقل اعوذ
برب الفلق من شر ما خلق ومن شر الشيطان وما وسق وقل اعوذ برب
الناس ملك الناس من شر الوسواس الخناس الذي فسق وسبحان الله بكرة
واصيلا وصدق محمد البشير النذير والسراج المنير المطهر اطاهر
ابو القاسم محمد صلى الله عليه وآله وسلم كلما صدر تسبيح وتهليل ۝

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم	رسالہ فضائل القرآن	بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے واضح ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے
اچھا وہ شخص ہے جو سیکھے اور سکھاوے قرآن کو اور فرمایا کہ میری امت کے لیے افضل عبادت
قرآن پاک کی تلاوت ہے کہ اوسکے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور گناہ [illegible]
بخشیں اور حکمت شرح صدر الٰہی عنایت ہوتی ہے اسی سے نور معرفت کا الہام ربانی باعث قرب خدا اور نور قلب
شفاعت [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن [illegible] پڑھے اوس کے واسطے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی برابر
دس نیکیوں کے ہے [illegible] ہر حرف کے [illegible] لکھی جاتی ہیں فرمایا آپ نے نہیں کہتا میں کہ الم
ایک حرف ہے [illegible] بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے [illegible] حرف الم کہنے سے
تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں [illegible] حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا بیشک [illegible] دلوں کو زنگ لگتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ
جلا اوسکی کیا ہے فرمایا موت کو بہت یاد کرنا اور قرآن شریف پڑھنا۔ خلاصہ یہ کہ غفلت اور گناہوں کی کثرت
قلب انسان زنگ آلود ہو جاتا ہے اور اوسکی صفائی کے لیے قرآن کریم کا پڑھنا بہت ضروری اور مفید ہے۔ اور
حضرت ابی امامہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ ارشاد
فرماتے تھے پڑھو قرآن کیونکہ بیشک وہ آئیگا قیامت کے دن شفاعت کرنیوالا پڑھنے والوں کے لیے پس تلاوت
کلام ربانی غنیمت جانو اور ہمیشہ مداومت کرو کہ فردائے قیامت میں تمہارے کام آئے۔ اور حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کے دل میں قرآن
پاک کی کوئی چیز نہیں ہے اوسکا دل مثل ویران گھر کے ہے۔ اور فرمایا آپ نے کہ جو شخص پڑھے قرآن اور عمل کرے اوس پر جو
اوس میں ہے اوسکے ماں باپ کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائیگا جس کی روشنی آفتاب سے اچھی ہوگی۔ اور فرمایا آپ نے کہ
جس سینے میں کلام اللہ ہوگا اوس میں آگ اثر نہ کریگی۔ مراد [illegible] قلب مومن ہے۔ اور ابن صلاح فرماتے
ہیں کہ قرآن کی تلاوت انسان کے لیے ایک خاص کرامت ہے جو فرشتوں کو بھی حاصل نہیں اور اسی لیے فرشتے انسان
سے اسکے سننے کے مشتاق رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ [illegible] سے پیدا ہوئے

سے ہزار برس پہلے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰسٓ پڑھی جب ملائکہ نے وہ قرآن
سنا کہنے لگے خوشی ہو اوس امت کو جس پر یہ نازل کیا جائیگا اور خوشی ہو اون سینوں کو جو اوسے یاد کرینگے
اور خوشی ہو اون زبانوں کو جو اوسے پڑھینگی۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص
شروع سورہ کہف کی دس آیتیں یاد کریگا اللہ تعالیٰ اوسکو دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھیگا اور
خواص و فضائل ہر سورہ کے کتب احادیث و تفاسیر میں کثرت سے مندرج ہیں جسکو شوق
ہو کتب موصوفہ میں دیکھے اس مختصر میں گنجائش تحریر نہیں امیدوار ہے حال الحاج قرآن شریف
کا کہ ناکارہ کیسہ ہو اللہ تعالیٰ اس سبب سے سب مسلمانوں کو بچاوے اور ذوق تلاوت کا عنایت کرے
والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ واصحابہٖ
وازواجہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

رسالہ آداب التلاوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح ہو کہ جب انسان قصد تلاوت کرے تو لازم ہے کہ بعد مسواک
اور وضو کے مقام پاک میں بیٹھے اور منہ قبلے کی طرف کرے اگر مسجد ہو تو اور بھی بہتر ہے اور قرآن
شریف کو کسی پاک اور بلند چیز پر مثل رحل وغیرہ کے رکھے اور پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کہکر
خلوص نیت اور حضور قلب سے ترتیل کے ساتھ تلاوت کرے اور ادا سے حروف کا تا امکان
بہت خیال رکھے خصوصاً نماز میں کیونکہ اکثر حروف کے خلاف مخرج ادا ہونے سے نماز فاسد ہوتی
ہے اور معنی بدل جاتے ہیں اور یہ سبب معصیت ہے جیسا کہ کتب فقہ میں مذکور ہے۔ اور چاہیے کہ جب
نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو اوسی وقت سجدہ کرے اور غیر نماز میں بعد تلاوت بھی سجدہ کرنا چاہیے
ہے۔ اور عظمت قرآن مجید کی دل سے کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کلام پاک کی عظمت یاں تک بیان
فرمایا ہے کہ اگر ہم اوتارتے اس قرآن کو پہاڑ پر تو پہاڑ خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتا اور لازم ہے
کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی بزرگی اور بڑائی دل میں رکھے اور سمجھے کہ میں اسوقت بادشاہ دو جہاں
خالق زمین و آسمان سے ہمکلام ہوں اور غفلت مطلق نکرے بلکہ یہ تصور کرے کہ میں اللہ جل شانہٗ
کے سامنے حاضر ہوں اور دیکھتا ہوں اور جو یہ نہو سکے تو خیال کرے کہ وہ مجھے دیکھتا ہے اور امر و نہی
فرماتا ہے پس آیات بشارت پر خوش ہو اور آیات وعید پڑھکر خوف سے ڈرے اور روتا ہو تو چاہیے

سنکر بلکی پر روئے اور توبہ و استغفار کرے اور جہاں آیتیں رحمت اور دعا قبول ہونیکی بابمیں ہون
وہان رحمت طلب کرے اور دعا مانگے اور جن مقامات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بطور جواب کے
فرمایا کرتے تھے وہی کہنا چاہئے۔ مثلاً جب سورۂ قیامہ کی آخر آیت اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ
یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی پڑہے تو سُبْحَانَکَ بَلٰی کہے اور جب سورۂ مرسلات کی آخر آیت فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ
یُؤْمِنُوْنَ پڑہے تب اٰمَنَّا بِاللّٰہِ کہے اور جب سورۂ تین کی آخر آیت اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ
پڑہے تو کہے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ۔ اور سورہ فاتحہ کے آخر میں آمین کہے۔ اور قرآن
شریف بے پروائی سے ہرگز نہ پڑہے تاکہ ممکن ہو تدبر اور ذوق و شوق اور حضور سے پڑہے۔ اور
پڑہنے میں جلدی نکرے اگرچہ معنی نہ سمجھتا ہو تب بھی قرآن شریف کی تعظیم کے لحاظ سے ٹھہر ٹھہر
کے پڑہے اور جب زیادہ پڑہنے سے کسل و ماندگی معلوم ہو تب پڑہنا موقوف کرے۔
اور قرآن شریف باواز بلند پڑہنا افضل ہے خصوصاً جہاں سننے والے مشتاق ہوں۔ حدیث شریف
میں وارد ہے کہ سامع اور قاری دونوں ثواب میں یکساں ہیں۔ اور اگر کوئی شخص باواز بلند پڑہتا
ہو تو دوسروں کو اسکا سننا واجب ہے بغیر کسی عذر معقول کے اگر نہ سنیں گے تو گنہگار رہینگے اسیواسطے
جہاں لوگ نہ سن سکتے ہوں یا سوتے ہوں اور انکے جاگنے کا خیال ہو تو آہستہ پڑہنا بہتر ہے ورنہ
پڑہنے والا گنہگار ہوگا اور لازم ہے کہ تلاوت کے وقت کلام دنیوی اور خورد و نوش اور سب کاموں سے
محفوظ رہے اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو قرآن مجید بند کرکے کلام کرے اور پھر اعوذ باللہ پڑہکے
شروع کرے اور اس امر کا خیال رکھے کہ غلطی نہونے پائے کیونکہ اعراب کی غلطی سے اکثر کفر ہو جاتا
ہے جیسے کہ سورۂ فاتحہ میں اَنْعَمْتَ کی تی پر بجائے زبر کے غلطی سے پیش پڑہے تو کفر ہوتا ہے
اور اسی طور سے سترہ مقام علمانے لکھے ہیں جو اس مجموعے میں مندرج ہو چکے ہیں اور قرآن
شریف خوش آوازی اور قراءت سے پڑہنا چاہیے بشرطیکہ راگ اور گانے کے طور پر نہو جائے اور وقت
طلوع آفتاب و زوال و غروب کے قرآن شریف پڑہنا نہ چاہیے اور مقام نجس یا کثیف میں مثل حمام اور
کھیت کے پڑہنا مکروہ ہے۔ اور یاد کرنا قرآن شریف کا اسقدر کہ جس سے نماز ہو جائے سب مسلمانوں پر فرض
عینی ہے اور تمام قرآن کا یاد کرنا فرض کفایہ ہے۔ اور قرآن پاک کے چھونے کے بارہ میں قول صحیح یہ ہے
کہ بے وضو جائز نہیں ہاں پڑہنا البتہ جائز ہے۔ اور جنبی اور حائض اور نفساء کو چھونا ہرگز جائز نہیں اور